سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پیاری
دُعاؤں اور ان کے فوائد کا مجموعہ

خزینۂ رحمت



خزینۂ رحمت

مکتبۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری
دُعاؤں اور اُن کے فوائد کا مجموعہ

خزینۂ رحمت

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی، کراچی

فون:93-021-34921389 Ext:1284

سب سے افضل عمل

سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے محوِ گفتگو تھے کہ وحی آئی "یہ شخص جو آپ کے ساتھ بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے۔" وہ عصر کا وقت تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس صحابی رضی اللہ عنہ کو اِس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا، یَارَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جو اِس وقت میرے لیے زیادہ مُناسب ہو، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِشْتَغِلْ بِالتَّعَلُّمِ یعنی علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے قبل اِنتقال فرما گئے۔ راوی کا کہنا ہے کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میں اُسی کے کرنے کا حکم فرماتے۔

(تفسیرِ کبیر)

فہرس

آدابِ دُعا

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(قرآن مجید. سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ پارہ بمبر ۲)

ترجمہ:- دُعا قبول کرتا ہوں پُکارنے والے کی جب مجھے پُکارے۔ (کنز الایمان)

دُعا عرضِ حاجت ہے اور اِجابت (قبولیت) یہ ہے کہ پروردگار عزوجل اپنے بندے کی دُعا پر **لَبَّیْکَ عَبْدِیْ** فرماتا ہے دلی مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے۔ کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے کبھی بندے کی حاجت دنیا میں رَوا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں۔ کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے۔ کبھی بندہ محبوب ہوتا اس کی حاجت رَوائی میں اس لیے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصۂ دراز تک دعا میں مشغول رہے۔ کبھی دعا کرنے والے میں صِدق و اخلاص یعنی قبولیت کے شرائط نہیں پائے جاتے لہٰذا دعا قبول نہیں ہوتی۔ (تفسیر خزائن العرفان، سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ پارہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۵۲، مطبوعہ پاک کمپنی اردو بازار لاہور.)

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا آیت کریمہ میں ''اِذَا'' ظرفِ زمان ہے۔ یعنی جس کسی [1] وقت بھی بندہ اپنے معبود عزوجل کی بارگاہ میں اِلتجا کرتا ہے اللّٰہ تعالیٰ اُسے

---

[1] یعنی ہر وقت دعا کی جا سکتی ہے چاہے انتقال کرنے والے کی نمازِ جنازہ ہونے سے پہلے یا بعد نمازِ جنازہ البتہ ان اوقات میں ممانعت ہوگی جن کے بارے میں ممانعت آئی ہے۔

قبول فرماتا ہے۔ کسی کو یہ شُبہ اور وہم نہ ہو کہ ہم سالہا سال سے دعا کر رہے ہیں مگر ہماری دُعا اِجابت سے ہمکنار نہیں ہوتی لہذا شبہ کا اِزالہ کرتے ہوئے مفسرِ قرآن حضرت علاّمہ مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اِجابتِ دُعا یہ ہے کہ پروردگار عزوجل اپنے بندے کی دُعا پر **لَبَّیكَ عَبْدِی** فرماتا ہے۔ رہا دلی مراد کا پورا ہونا یا نہ ہونا تو اُس کے احوال مختلف ہیں۔

دلی مراد کا پورا نہ ہونا اگر چہ بار بار دُعا کرتا ہے اس کی ایک بہت بڑی وجہ۔

حرام خوری دُعا کیلئے قینچی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ پراگندہ گرد آلود بال لمبے لمبے سفر کرتا ہے (یعنی حالت ایسی کہ دُعا کرے تو قبول ہو) آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہتا ہے۔

اے میرے رب (یعنی دُعا کرتا ہے) حالانکہ حالت اُس کی ایسی ہے کہ، اس کا کھانا حرام، اور پینا حرام، لباس حرام اور حرام ہی کی غذا پاتا ہے تو اُن وجوہ سے دعا کیسے قبول ہو۔ (مسلم شریف کتاب الزکوٰۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الخ رقم الحدیث ۱۰۱۵، صفحہ نمبر ۵۰۶/۵۰۷، مطبوعہ دارِابن حزم بیروت.)

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ دُعا کے دو بازو یعنی پَر ہیں ﴿۱﴾ **اَکْلِ حَلال** (حلال کھانا) ﴿۲﴾ **صِدقِ مَقَال** (یعنی سچ بولنا) اگر دُعا ان سے خالی ہو تو قبول نہیں ہوتی۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الاول، الجلد الرابع صفحہ نمبر ۲۲۸ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور.)

اِجابتِ دُعا کے احوال پر مزید تشریح :-

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دُعا کو قبولیت حاصل ہو جاتی ہے لیکن مقصود **بِالفِعل** اور **فِی الفُور** (فوراً) تقدیرِ الٰہی کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا یعنی تقدیرِ الٰہی تو وقتِ مُعَیَّن (مقررہ وقت) میں جاری ہو چکی ہے لہٰذا مقصود کا فوراً حاصل نہ ہونا عدمِ قبولیت اور محرومی کی وجہ

سے نہیں ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صَلاحِ وقت (قَرِینِ مَصلحت) تاخیر میں ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُس کی دعا آخرت کے واسطے ذخیرہ کرلی گئی ہو کہ آخرت میں بندہ زیادہ محتاج اور فقیر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے۔ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ

یعنی مجھ سے مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔

(قرآن مجید، سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰، پارہ نمبر ۲۴)

اس آیتِ کریمہ میں مطلق اجابت کا وعدہ ہے۔ وقت، دُعا اور بندے کی خواہش کے ساتھ اِجابت مُقَیَّد نہیں ہے۔ کیونکہ اجابت کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے یعنی جس وقت اور جس طریقے پر ہو چاہے دعا قبول کرے نہ کہ اُس وقت میں جس میں بندہ چاہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اجابت کو اپنے اختیار میں رکھا ہے بندے کے اختیار میں نہیں اور جاننا چاہیے کہ اس میں بندے کی عین بہتری ہے کیونکہ بندہ نادان ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی بہتری کس چیز میں اور کس وقت ہے؟ بعض اوقات اس طرح دُعا کی اجابت ہوتی ہے کہ مانگی ہوئی چیز کی مثل یا اس جیسی کوئی اور چیز جو مانگنے والے کے حال کے مناسب ہو عطا کی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی کسان بادشاہ سے تیز رو (تیز رفتار) گھوڑا طلب کرے اور بادشاہ اُسے بیل دیدے کوئی بھی عقلِ سلیم رکھنے والا یہ نہ کہے گا کہ بادشاہ نے اُس کی حاجت کو پورا نہیں کیا۔ کیونکہ بادشاہ نے اُس کے حال کے مناسب اُسے عطا کیا۔ (کیونکہ کسان کے لئے گھوڑے سے بیل بہت مفید ہے کہ کھیتی باڑی کے سلسلے میں معاون و مددگار ہوگا) بعض اوقات اِجابت اس طرح ہوتی ہے کہ طلب کی ہوئی چیز کے برابر بُرائی اور معصیت کو اللہ تعالیٰ اس بندے سے دور کردیتا ہے اِجابت کے یہ تمام معنی حدیثوں میں وارد ہیں۔ (شرح فتوح الغیب)

اِجابت کا ایک اور معنٰی جو تسکینِ خاطر کا سبب ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے ہیں کہ فُلاں بندہ آپ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے اس کی حاجت کو پورا فرما (حالانکہ اللہ تعالیٰ حاجت منداور اُس کی حاجت سے خوب باخبر ہے) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ میرے بندے کوسوال کرتا ہوا چھوڑ دے کہ میں اس کی آواز و دُعا کو سننا پسند کرتا ہوں۔(شرح فتوح الغیب)

خوش ہمی آید مرا آوازِ او وآں خدا یا گفتن وآں زارِ او

ترجمہ:۔پسند آتی ہے مجھ کو اُس کی آواز اور اس کا ''اے خدا'' کہنا اور اس کی گریہ وزاری۔

حضرت یحٰیی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔عرض کی! الٰہی میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تو قبول نہیں فرماتا۔حکم ہوا: اے یحٰیی میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔اس واسطے تیری دُعا میں تاخیر کرتا ہوں۔

(اَحۡسَنُ الۡوِعَاءِ لِاٰ دَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الثانی،قبول دُعا میں دیر الخ صفحہ نمبر ۳۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی.)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ ؕ

(قرآن مجید،سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰ ،پارہ نمبر ۲۴ .)

ترجمہ:۔اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ (کنز الایمان)

دُعا عبادت کی روح اور اس کا مغز ہے کیونکہ انتہا درجہ کی عاجزی اور نیاز مندی کو عبادت کہتے ہیں اور اس کا ظہور صحیح معنوں میں اسی وقت ہوتا ہے جب انسان مصائب میں گھرا ہو۔دوست ساتھ چھوڑ گئے ہوں۔ ہر تدبیر ناکام ہو چکی ہو۔حالات کی سنگینی نے اس کی قوت وطاقت کو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو۔جب ہر طرف سے امیدیں منقطع کر کے

اپنے رب کریم کے درِ اقدس پر آ کر وہ سرِ نیاز جھکا دے۔ اس کی زبان گنگ ہو، دل دردمند کی داستاں اشک بار آنکھیں سنا رہی ہوں اور اس کو یقین ہو کہ وہ اس قادرِ مطلق کے سامنے پیش ہو رہا ہے اور اپنی مشکل کو بیان کر رہا ہے جس کے سامنے کوئی مشکل، مشکل ہی نہیں۔ نیز اسے یہ پختہ اعتماد ہو کہ یہاں سے کبھی کوئی سائل خالی نہیں گیا میں بھی کبھی خالی اور محروم نہیں لوٹایا جاؤں گا۔ جو عجز و نیاز، غایت تذلُّل، خشوع و خضوع اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے اس کی مثال کہاں ملے گی! یہ ہے دعا کی لذت و چاشنی اگر کوئی سمجھے۔ (تفسیر ضیاء القرآن، سورۃ المؤمن آیت نمبر ٦٠، پارہ نمبر ٢٤، الجلدالرابع صفحہ نمبر ٣١٤ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی۔)

دُعا کی اھمیّت :- حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ ۝ ترجمہ:- دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، رقم الحدیث ٣٣٨٢، الجلد الخامس صفحہ نمبر ٢٤٣ مطبوعہ دارالفکر بیروت۔)

دُعا مومن کا ھتھیار ھے :- تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝

(اَلمستدرک علی الصحیحین، کتاب الدُعاء الخ، باب الدُعاء سلاح المؤمن الخ رقم الحدیث ١٨٥٥، الجلد الثانی صفحہ نمبر ١٦٢ دارالمعرفہ بیروت۔)

ترجمہ:- دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

دوسری حدیث مبارک میں ہے کہ ارشاد فرمایا:- کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں۔ جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق وسیع کر دے (لہٰذا) رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دُعا سلاحِ مؤمن (مومن کا ہتھیار) ہے۔

(مسند أبی یعلی الموصلی، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ١٨٠٦، الجلدالثانی صفحہ نمبر ٢٠١/٢ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔)

دُعا کا دروازہ کھلنا رحمت کا دروازہ کھلنا ہے

نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَاسُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًايَعْنِىْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْئَالَ الْعَافِيَةَ ٥

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۳۵۵۹، الجلد الخامس صفحہ نمبر ۳۲۲ دار الفکر بیروت)

دُعا دافعِ بلا ہے :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلا اُترتی ہے پھر دعا اُس سے جاملتی ہے تو دونوں کُشتی لڑتے رہتے ہیں قیامت تک یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ (طبرانی، حاکم)

عبادات میں دُعا کا مقام: - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبادات میں دعا کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی۔

(تنبیہ الغافلین، باب الدُعاء صفحہ نمبر ۲۱۶ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت.)

پیارے اسلامی بھائیو! دعا ایک نعمتِ عظمیٰ ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو کرامت فرمائی، حل مشکلات میں اس سے زیادہ کوئی چیز مؤثر نہیں اور دفعِ بلا و آفت میں کوئی بات اس سے بہتر نہیں ایک دُعا سے بندے کو پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

﴿۱﴾ عابدوں کے گروہ میں داخل ہوتا ہے کہ **دُعا فِی نَفْسِہٖ** عبادت بلکہ سِرِ عبادت ہے۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ٥ ترجمہ:- دُعا ہی عبادت ہے۔

(کتاب السنن، کتاب الوتر، باب الدُعاء، رقم الحدیث ۱۴۷۹، الجلد الثانی صفحہ نمبر ۱۰۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت. ترمذی شریف، کتاب التفسیر، باب سورۃ المؤمن، رقم الحدیث ۳۲۵۸، الجلد الخامس صفحہ نمبر ۱۶۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت.)

﴿٢﴾ دعا کرنے والا اپنے عجز و احتیاج کا اظہار اور اپنے پروردگار عزوجل کے کرم و قدرت کا اعتراف کرتا ہے۔

﴿٣﴾ امتثالِ امرِ شرع (شرع کے حکم کی تعمیل) کرتا ہے کہ شارعِ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس پر تاکید فرمائی اور دعا نہ مانگنے پر غضب الٰہی کی وعید سنائی۔

﴿٤﴾ اتباعِ سنّت کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات دُعا مانگتے اور دوسروں کو بھی تاکید فرماتے۔

﴿٥﴾ دفعِ بلا اور حصولِ مدّعا ہے کہ داعی (دعا کرنے والا) اگر بلا سے پناہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ پناہ دیتا ہے اور جو وہ کسی بات کی طلب کرتا ہے تو اپنی رحمت سے اُس کو عطا فرماتا ہے یا آخرت میں ثواب بخشتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ بندے کی دعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی۔ ﴿١﴾ یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ ﴿٢﴾ یا دنیا میں اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے یا ﴿٣﴾ اس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے (اور اس کی شان یہ ہوتی کہ) جب بندہ اپنی اُن دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مستجاب نہ ہوئی تھیں تو تمنا کرے گا۔ کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (آخرت) کے واسطے جمع رہتیں۔

(اَحۡسَنُ الۡوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الاول، فضائل دُعا صفحہ نمبر ٨/٧ مطبوعہ مکتبۃالمدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی.)

دعاؤں میں اپنے اسلامی بھائیوں کو بھی شامل رکھیں

اللہ تعالیٰ ارشاد ہوتا ہے:-

وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِ هِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ ۝

(قرآن مجید، سورۃ الحشر آیت نمبر ١٠، پارہ نمبر ٢٨.)

ترجمہ:- اور جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔(کنز الایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو بطور استحسان ارشاد فرمایا کہ جہاں بعد میں آنے والے مسلمان اپنے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں وہاں وہ پہلے والے مسلمانوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کرتے ہیں کیونکہ یہ سودمند عمل ہے اگر دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت فائدہ مند نہ ہوتی تو اس عمل کو بطورِ استحسان بیان نہ فرمایا جاتا کیونکہ کلامِ الٰہی میں فضولیات کی کوئی گنجائش نہیں۔

جس طرح ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے لئے دعا کرنا فائدے سے خالی نہیں اسی طرح دوسرے مالی یا بدنی اعمال کا ثواب پہنچانا بھی فائدے سے خالی نہیں ہے۔

عدم موجودگی میں دُعا اور اس کا فائدہ

حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے ارشاد فرمایا:- ایک مسلمان آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرے تو وہ دعا مقبول ہوتی ہے۔(اور) اس (دعا کرنے والے) کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے۔ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے۔ آمین (یعنی تیری دعا قبول ہو) اور تجھے بھی وہی نعمت عطا ہو۔ (مسلم شریف، کتاب الذکر و الدعاء الخ باب فضل الدعاء للمسلمین الخ، رقم الحدیث ٢٧٣٣، صفحہ نمبر ١٤٦٢ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت.)

مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت کرنے پر نیکیوں کی بشارت

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ جو سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے اِستغفار کرے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔(طبرانی فی الکبیر راوی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

ابو شیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ

ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہے۔ قیامت کے دن جب وہ اُن کی مجلسوں پر گزرے گا۔ ایک کہنے والا کہے گا یہ وہ ہے جو تمہارے لئے دنیا میں دعائے خیر کرتا تھا۔ پس وہ اُس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ الٰہی میں عرض کرکے اُسے بہشت میں لے جائیں گے۔

(اَحسَنُ الوِعَاء لِآدابِ الدُّعَاءِ،الفصل الثانی،عام مسلمانوں کے حق میں دُعا کے فضائل الخ صفحہ نمبر ۲۶/۲۷ مطبوعہ مکتبة المدینہ کراچی.)

دُعانہ کرنے پر مذمّت :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ معنیٰ بعض احادیثِ قدسی میں بھی آتے ہیں۔

الحدیث القُدسی :- عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ! قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ! مَنْ لَّا یَدْعُوْنِیْ اَغْضَبُ عَلَیْہِ o

ترجمہ:- یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اُس پر غضب فرماؤں گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) (اَحسَنُ الوِعَاء لِآدابِ الدُّعَاءِ،الفصل الاول،فضائل دُعا،صفحہ نمبر ۵/۶ مطبوعہ مکتبة المدینہ شهید مسجد کھارادر کراچی.)

منقول ہے کہ چار آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

اوّل ❁ درود وسلام میں بخل کرنے والا۔

دوم ❁ اذان کا جواب نہ دینے والا۔

سوم ❁ نیک کام میں کسی کی مدد نہ کرنے والا۔

چہارم ❁ نمازوں کے بعد اپنے اور تمام مؤمنین کے لئے دعا نہ کرنے والا۔

(تنبیہ الغافلین،باب الدعا،صفحہ نمبر ۲۱۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت.)

حدیث شریف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ حیا والا کرم والا ہے اس سے حیا فرماتا ہے کہ اس کا

بندہ اس کی طرف ہاتھ اُٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے (بلکہ) جو دعا نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ حصہ اول صفحہ نمبر ١٢١ مطبوعہ مشتاق بُک کارنر،الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔)

آدابِ دُعا:-اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

(قرآن مجید،سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۵،پارہ نمبر ۸)

ترجمہ:-اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔(کنز الایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! دُعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار عزوجل کو حقیقی قادر اور حاجت رَوا اعتقاد کرتا ہے۔اسی لئے حدیثِ مبارک میں وارد ہوا "اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۝" تضرُّع سے اظہارِ عجز و خشوع مراد ہے۔اور اَدبِ دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستّر درجہ زیادہ افضل ہے۔

اس میں علماءؒ کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اِخفا بعض کہتے ہیں کہ اِخفا افضل ہے کیونکہ وہ رِیا سے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اِظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبتِ عبادت پیدا ہوتی ہے۔ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اِخفا افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشۂ ریا نہ ہو اظہار افضل ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان،سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۵،پارہ نمبر ۸،صفحہ نمبر ۲۸۳ مطبوعہ پاک کمپنی اردو بازار لاہور۔)

دوسری بات آیت کریمہ میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (مُعْتَدِین) یعنی حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا اس کی تشریح کرتے ہوئے صاحبِ تفسیر ضیاءُ القرآن نے فرمایا!

اِعْتَداء کہتے ہیں حد سے تجاوز کرنے کو یہاں اس دُعا کرنے والے کو مُعْتَدِیْ (حد سے تجاوز کرنے والا) کہا گیا ہے جو ایسے اُمور کے لئے دُعا کرے جو عقلاً یا شرعاً ممنوع ہوں۔ مثلاً نبوت کے مرتبہ تک رسائی کی دعا، کسی حرام چیز کے لئے دُعا یا مسلمانوں کے حق میں بددُعا یا جو آدابِ دُعا کو نظر انداز کردے۔

(تفسیر ضیاء القرآن، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۵ پارہ نمبر ۸، الجلد الثانی صفحہ نمبر ۳۹ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی۔)

پیارے اسلامی بھائیو! قبل اس کے کہ آدابِ دعا پر کچھ عرض کیا جائے پہلے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ سماعت فرمائیں آپ **اَحسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاءِ** کی شرح **ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ** میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

آدابِ دعا جس قدر ہیں سب اسبابِ اِجابت ہیں ان کا اجتماع انشاء اللہ العزیز مورثِ اِجابت (قبولیت کا سبب) ہوتا ہے بلکہ ان آدابِ دعا میں بعض بمنزلہٗ شرط ہیں جیسے حضورِ قلب (یعنی دل کا حاضر ہونا کہ غیر کی طرف دھیان نہ ہو) اور **صَلوٰۃُ عَلَی النَّبِیّ صَلّی اللہ علیہ وسَلّم** (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا) اور بعض دیگر وہ محسنات و مستحسنات یعنی آراستہ وخوبصورت کرنے والے ہیں **ثُمَّ اَقُوْلُ** (یعنی پھر میں کہتا ہوں کہ) یہاں کوئی ادب ایسا نہیں جسے حقیقۃً شرط کہیے بایں معنی (یعنی اس معنی میں) کہ اجابت اس پر موقوف ہو کہ اگر وہ نہ ہو تو اجابت زنہار (یعنی قبولیت ہر گز) نہ ہو۔

اب یہ حضورِ قلب ہی ہے کہ جس کی نسبت خود حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔

الحدیث :- وَاعْلَمُوْ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ ٥

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدُعاء الخ باب لایقبل دعاء الخ

رقم الحدیث ۱۸۶۰، الجلد الثانی صفحہ نمبر ۱۶۴ دارالمعرفہ)

خبردار ہو! بے شک اللہ تعالیٰ دُعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔

حالانکہ بارہا سوتے میں جو محض بلا قصد زبان سے نکل جائے وہ مقبول ہوجاتا ہے لہذا حدیثِ صحیح میں ارشاد ہوا کہ جب نیند غلبہ کرے تو ذکر و نماز ملتوی کردو۔ مبادا (ایسا نہ ہو کہ) چاہو استغفار اور نیند میں نکل جائے بددُعا تو ثابت ہوا کہ یہاں شرط بمعنیٰ حقیقی نہیں بلکہ یہ مقصود ہے کہ اِن شرائط کا اجتماع ہو تو وہ دعا بروجہِ کمال ہے اور اس میں توقّعِ اِجابت کو نہایت قوّت اور اگر شرائط سے خالی ہو تو فی نفسہٖ ہو رَجائے قبول (قبول کی اُمید) نہیں البتہ کرم و رحمت یا توافقِ ساعتِ اجابت (قبولیت کی گھڑی کے اتفاق کی وجہ سے) قبول ہوجانا دوسری بات ہے یہ فائدہ ضرور ملاحظہ رکھیئے۔

ادب نمبر ۱ :- دُعا کرتے وقت دل کو حتی الامکان خیالاتِ غیر سے پاک کرے۔

ادب نمبر ۲ :- اعضاء کو خاشع (عاجزی والا) اور دل کو حاضر کرے حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا نہیں سنتا اے عزیز حیف (افسوس) ہے کہ زبان سے اُس کی قدرت و کرم کا اقرار کرے اور دل دوسروں کی عظمت و بڑائی سے پُر ہو۔

بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر علیہ السلام سے شکایت کی کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی جواب آیا۔ ان کی دعا کس طرح قبول کروں کہ وہ زبان سے دعا کرتے ہیں اور دل ان کے غیروں کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

ادب نمبر ۳ :- دعا کے وقت باوضو قبلہ رُو مؤدّب دو زانو بیٹھے (جس طرح نماز کے قعدہ میں بیٹھتے ہیں) مگر قبلہ رو بیٹھنے میں بعض مواقع مستثنیٰ ہیں جیسے مجلس میں سب قبلہ رُو بیٹھے ہیں علماء و مشائخ میں سے کوئی جب دعا کریں گے تو اُن کا رخ لوگوں کی طرف ہوگا

اور پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہوگی۔

یونہی امام کے لئے بھی ہے کہ دائیں یا بائیں مڑ جائے اور اگر اس کی محاذ میں مقتدی نماز نہ پڑھ رہا ہو تو مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر سکتا ہے اس حالت میں بھی پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہوگی۔

یونہی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر جب کوئی خوش نصیب حاضری دیتے وقت دعا کرے گا تو اُس وقت بھی پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہوگی۔

ادب نمبر ٤:- نگاہ نیچی رکھے ورنہ معاذ اللہ زوالِ بصر یعنی آنکھ کی بینائی کے زائل ہونے کا خوف ہے۔ اگرچہ یہ وعید حدیثِ مبارک میں دعائے نماز کے لئے وارد ہے مگر علماً اسے عام فرماتے ہیں۔

ادب نمبر ٥:- بہ کمالِ ادب ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر سینے یا شانوں یا چہرے کے مقابل لائے یا پورے اُٹھائے یہاں تک کہ بغل کی سپیدی (یعنی پسینہ کی وجہ سے قمیض کا وہ حصہ جو بغل کے ساتھ ہوتا ہے سپید ہو جاتا ہے) ظاہر ہو یہ اِبتہال (یعنی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگنا) ہے۔

ادب نمبر٦:- ہتھیلیاں پھیلی رکھے یعنی اُن میں خم نہ ہو جس طرح پانی کو چلّو میں لیتے وقت خم ہوتا ہے کیونکہ آسمان قبلۂ دُعا ہے ساری کفِ دست (ہتھیلی) مُواجۂ آسمان (آسمان کے سامنے) ہے۔

ادب نمبر ۷:- دونوں ہاتھ کھلے رکھے کپڑے وغیرہ سے پوشیدہ نہ ہوں۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا میں سردی کے سبب صرف ایک ہاتھ نکالا تھا۔ اِلہام ہُوا ایک ہاتھ اُٹھایا ہم نے اس میں رکھ دیا جو رکھنا تھا دوسرا اُٹھاتا تو اُسے بھی بھر دیتے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ: حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۲۱
مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار لاھور)

ہاتھ اُٹھانا اور رب کریم کے حضور پھیلانا اظہارِ عجز وفقر کے لئے مشروع (شرع کے

موافق) ہوا۔ لہٰذا ہاتھوں کا چھپانا اس کے مُخِل (خلل ڈالنے والا) ہوگا جیسے نماز میں منہ چھپانا مکروہ ہوا کہ صورتِ توجہ کے خلاف ہے اگرچہ رب تعالیٰ سے کچھ نہاں (چھپا ہوا) نہیں۔

ادب نمبر ۸:- دعا کے لئے اوّل وآخر حمدِ الٰہی بجالائے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں۔ تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔

ادب نمبر ۹:- اول وآخر نبی کریم ﷺ اور ان کی آل واصحاب پر درود بھیجے کہ درود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

بیہقی اور ابو الشیخ سیدنا حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلدُّعَآءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ ○ (اَحْسَنُ الوِعآءِ لِآداب الدُعا، الفصل الثانی آداب دُعا و اسبابِ اجابت میں، صفحہ نمبر ۱۴ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ترجمہ:- دُعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

اے عزیز! دُعا طائر ہے اور درود شہپر۔ لہٰذا طائرِ بے پَر کیا اُڑسکتا ہے۔ حمدِ الٰہی اور درود شریف دونوں کے لئے دُعا اول وآخر پڑھنے کا کہا گیا لہٰذا یوں سمجھیئے کہ ابتداءً ایک حقیقی ہے اور ایک اضافی یونہی انتہا لہٰذا حمدِ الٰہی ابتداءِ حقیقی پر محمول ہوگی اور درود کا پڑھنا ابتداء اضافی پر محمول ہوگا لہٰذا پہلے حمدِ الٰہی کرے پھر درود پڑھے۔

ادب نمبر ۱۰:- دُعا کے شروع میں پہلے اللہ عزوجل کو اُس کے محبوب اسماء سے پکارے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسم پاک **اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ** پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا کہ جو شخص اسے تین بار کہتا ہے فرشتہ ندا کرتا ہے۔ مانگ کے ارحم الراحمین

تیری طرف متوجہ ہوا۔(اَحْسَنُ الوِعآءِ لِاٰداب الدُعا،الفصل الثانی آداب دُعاو اسبابِ اجابت میں،صفحہ نمبر ۱۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ایک مرتبہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سفر کے لئے طائف (ملک حجاز کا ایک قصبہ) میں ایک خچر کرائے پر لیا خچر والا ڈاکو تھا۔ وہ آپ کو سوار کر کے لے چلا اور ایک ویران وسنسان جگہ پر لے جا کر آپ کو خچر سے اتار دیا اور ایک خنجر لے کر آپ کی طرف حملے کے ارادے سے بڑھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہاں ہر طرف لاشوں کے ڈھانچے بکھرے پڑے ہیں آپ نے فرمایا! اے شخص تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے لیکن مجھے اتنی مہلت دے دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ اس بدنصیب نے کہا کہ اچھا تو نماز پڑھ لے۔ مگر تیری نماز تجھے بچا نہ سکے گی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو وہ مجھے قتل کرنے کے ارادے سے قریب آ گیا اس وقت میں نے دعا مانگی اور **یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ** کہا۔ غیب سے آواز آئی۔ اے شخص! تو اس مردِ کامل کو قتل مت کر یہ آواز سن کر وہ ڈاکو ڈر گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا لیکن جب اُسے کوئی نظر نہ آیا تو دوبارہ اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے آگے بڑھنا چاہا میں نے پھر پکارا۔

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے)

لیکن اُس ڈاکو پر کچھ اثر نہ ہوا لہذا جب میں نے تیسری مرتبہ پکار کر کہا **یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ**۔ آپ فرماتے ہیں ابھی میں نے یہ الفاظ ختم ہی کئے تھے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار نظر آیا اور اُس کے ہاتھ میں ایسا نیزہ تھا جس کی نوک پر آگ کا شعلہ تھا۔ اس آنے والے شخص نے میرے دیکھتے ہی دیکھتے ڈاکو کے سینے میں اس قدر زور سے نیزہ مارا کہ نیزہ اس ڈاکو کے سینے کو چھیدتا ہوا اس کی پشت کے پار نکل گیا اور یوں اس ڈاکو کا قصہ تمام ہوا پھر وہ اجنبی سوار مجھ سے کہنے لگا کہ جب تم نے پہلی مرتبہ **یَا اَرْحَمَ**

الرَّاحِمِیْنَ کہاتو میں ساتویں آسمان پر تھا جب تم نے دوسری مرتبہ پکاراتو میں آسمانِ دنیا پر تھا اور جب تم نے تیسری مرتبہ پکارا تو میں تمہارے پاس امداد و نصرت کے لئے حاضر ہو گیا۔ (الاستیعاب فی معرفة الأصحاب،الحرف الزامی،باب زید،الجلد الثانی صفحه نمبر ۵۴۶/۷ مطبوعه دار الجیل بیروت)

پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں حاجت بر آنے کے لئے پانچ مرتبہ **یَا رَبَّنَا** کہنا بھی نہایت مؤثّرِ اجابت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو شخص عجز کے وقت پانچ بار **یَا رَبَّنَا** کہے اللہ تعالیٰ اُسے اس چیز سے جس کا خوف رکھتا ہے امان بخشے اور جو چیز چاہتا ہے عطا فرمائے۔(اَحسَنُ الوِعآءِ لِاٰداب الدُعا،الفصل الثانی آداب دُعا الخ صفحه نمبر ۱۶ مطبوعه مکتبة المدینه شهید مسجد کهارادر کراچی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

اَلِزُمُوْا بِیَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ٥

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات،بابٌ الخ رقم الحدیث ۳۵۳۶،الجلدالخامس صفحه نمبر ۳۱۱ مطبوعه دار الفکر بیروت)

ترجمہ:- تم ”**یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ**“ کے کلمات کو اپنے اوپر لازم کر لو۔

ادب نمبر ۱۱: - اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور اس کی کتابوں خصوصًا قرآن پاک اور ملائکہ وانبیاءِ کرام بالخصوص سید المرسلین علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاءُ اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے وسیلے سے دعا کریں کہ محبوبانِ خدا کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ یونہی اپنی عمر کا وہ نیک عمل جو خالِصًا لِوَجہِ اللہ کیا ہو اس کے ذریعے توسّل کریں کہ جالبِ رحمت (رحمت کا لانے والا) ہے۔ نیک اعمال کے ذریعے توسّل کرنا جائز ہے جیسا کہ بخاری شریف کتاب الآداب کی حدیث سے ثابت ہے جو اہلِ علم سے مخفی نہیں۔ یونہی محبوبانِ خدا کے وسیلے سے دعا کرنا بھی ثابت جیسا کہ خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تعلیم فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ لِتُقْضٰی لِیۡ حَاجَتِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ (ابن ماجه شریف، کتاب الصلوٰة،باب ماجاء فی صلاة الحاجة،رقم الحدیث ۱۳۸۵،الجلدالثانی صفحه نمبر ۱۵۶/۷ مطبوعه دارالمعرفه) قال ابو اسحٰق هٰذا حدیث صحیح

ترجمہ:-اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں۔اے محمد ﷺ میں نے آپ کے ذریعے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے۔اے اللہ میرے لئے حضور ﷺ کی شفاعت کو قبول فرما۔

ادب نمبر ۱۲:-دعا مانگنے میں حاجتِ آخرت کو مقدم رکھے کہ امرِ اہم کی تقدیم ضروری ہے۔

غوثِ اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیفِ لطیف ''فتوح الغیب'' جس کی شرح حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے فارسی میں کی اور اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد یوسف بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ نے کیا اس انمول کتاب سے ایک تحریر لکھی جاتی ہے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ دعا میں طالب کس چیز کو طلب کرے۔

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ! لَا تَطْلُبَنَّ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ شَیْئًا سِوَی الْمَغْفِرَةِ لِلذُّنُوْبِ السَّابِقَةِ وَالْعِصْمَةِ مِنْهَا فِی الْاَیَّامِ الْآتِیَةِ وَ اللَّاحِقَةِ وَالتَّوْفِیْقِ لِحُسْنِ الطَّاعَةِ وَامْتِثَالِ الْاَمْرِ وَالْاِنْتِهَآءِ عَنِ النَّوَاهِیْ وَالرِّضَآءِ بِمُرِّ الْقَضَآءِ وَالصَّبْرِ عَلٰی شَدَآئِدِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرِ عَلٰی جَزِیْلِ النَّعْمَآءِ وَالْعَطَآءِ ثُمَّ الْوَفَاتِ بِخَاتِمَةِ الْخَیْرِ وَاللُّحُوْقِ بِالْاَنْبِیَآءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِیْنَ وَ حُسْنَ اُولٰئِكَ

رَفِیقًا ○ (شرح فتوح الغیب)

ترجمہ:- حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

(اے دُعا کرنے والے) گزشتہ گناہوں سے مغفرت اور موجودہ اور آئندہ آنے والے زمانے میں گناہوں سے نگہداشت کے سوا کچھ نہ مانگ اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق طلب کر۔ اچھی طاعت وعبادت کے لئے اور شریعت کے احکام پر عمل کرنے کے لئے نافرمانیوں سے بچنے کے لئے تلخی قضا پر راضی رہنے اور بلا کی سختیوں پر صبر کرنے کے لئے اور زیادتی نعمت وعطا کی ادائیگی شکر کے لئے اور اللہ تعالیٰ سے طلب کر خاتمہ بالخیر اور ایمان کے ساتھ مرنے کو اور انبیآء وصدّیقین اور شہدّاء وصالحین جو اچھے رفیق ہیں ان کے ساتھ آخرت میں اکٹھا ہونے کو (اپنی دُعا کا جزو لازم بنالے)

اداب نمبر ۱۳: -دُعا میں تکرار چاہیئے کہ تکرارِ سوال صدق طالب پر دلیل ہے اور یہ اُس کریم حقیقی کی شان ہے کہ تکرارِ سوال سے ملال نہیں فرماتا بلکہ نہ مانگنے پر غضب فرماتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

دَرْ خبر اَست اَز سرورِ کائنات مُفخر موجودات رحمت عالمیاں صَفْوَت آدمیاں تتمۂ دور زمان کہ یکے از بندگان گنہگار پریشان روزگار دست اَز اِنابت بامُیدِ اجابت بَدرگاہ خداوند جَلَّ وعَلَا بردار اَیزَدْ تعالیٰ دَرْو نظر نکُنَد بازش بخواند بار دیگر اِعراض فرماید بازش بہ تضرع وزاری بخواند، حق سُبحانہٗ تعالیٰ گوید۔ یَامَلاَئِکَتِی قَدِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِیْ ○ دعوتش را اجابت کردم واُمیدش بر آوردم کہ از بسیاری دُعا وگریۂ بندہ همی شرم

(گلستان)

ترجمہ:- حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ کائنات مُفخّر موجودات رحمۃ اللعٰلمین

مخلوق میں سب سے زیادہ برگزیدہ نبی آخرالزمان نے فرمایا۔

گنہگار بندہ زمانے کا پریشان رجوع کا ہاتھ قبولیت کی امید میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرماتا۔ بندہ دوبارہ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اعراض فرماتا ہے۔ بندہ پھر گڑگڑاتے ہوئے گریہ وزاری کرتے ہوئے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (جو تمام عیوب سے منزہ ومبّرا ہے) فرشتوں سے فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! مجھے حیا آئی اپنے بندے سے کہ اُس کا میرے سوا کوئی نہیں۔

اس کی دعا کو میں نے قبول کیا اور اس کی امید کو میں نے پورا کیا کہ بندے کی دعا اور بہت گریہ وزاری سے میں حیا فرماتا ہوں۔

ادب نمبر ۱۴:- دعا فہم معنی کے ساتھ ہو لفظِ بے معنی قالبِ بے جان ہے لہٰذا عربی میں دعا جو اجابت سے زیادہ قریب ہوتی ہے وہ جب ہی مفیدِ کامل ہے جب کہ معنی بھی سمجھ میں آئیں چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو عربی نہ سمجھتا ہو اور عربی دعا کا معنی سیکھ کر بہ تکلّف اس کی طرف خیال لے جانا مُشتوشِ خاطر ومُخلِ حضور ہو (یعنی دل کی پریشانی اور حضورِ قلبی میں خلل ہو) تو دعا کرنے والا اپنی ہی زبان میں اللہ تعالیٰ کو پکارے کہ حضور ویکسوئی اہم امور ہیں۔

ادب نمبر ۱۵:- آنسو بہانے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت ہے اگر رونا نہ آئے تو رونے کا سا منہ بنائے کہ نیکوں کی صورت بھی نیک ہے ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں ہو نہ کہ دوسروں کے دکھانے کے لئے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ ایسا کرنا حرام ہے۔ لہذا یہ نکتہ یاد رہے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا مجھے خوفِ خدا سے بہنے والے آنسو پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

ادب نمبر ۱۶:- دُعا عزم وجزم کے ساتھ ہو یہ خیال نہ کرے کہ قبول ہو یا نہ ہو اسی

طرح دل میں فاسد وسوسے نہ لائے۔

یقین کامل :- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو گئے ہم میں سے کسی نے کہا۔اے ابوعثمان! ہمارے لئے دعا کیجئے آپ بیمار ہیں اور مریض کی دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ اُنھوں نے ہاتھ اُٹھائے ان کے ساتھ ہم نے بھی ہاتھ اٹھالیئے۔حمد وثنا کے بعد قرآن پاک کی چند آیات تلاوت کیں۔درود شریف پڑھا اس کے بعد دعا کی پھر فرمایا مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے دُعا قبول فرمالی۔ ہم نے پوچھا! آپ کو کیسے خبر ہوئی۔فرمایا! واہ اگر حسن بصری مجھ سے کوئی بات کہیں تو میں تصدیق کروں اور جب اللہ تعالیٰ نے قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے تو پھراس کی تصدیق کیوں نہ کروں کہ قرآن میں ہے۔

اُدۡعُوۡنِیۡ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ

(قرآن مجید،سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰ ،پارہ نمبر ۲۴ .)

ترجمہ:- مجھ سے دعا کرمیں قبول کروں گا۔ (کنزالایمان)

ادب نمبر ۱۷ :- تندرستی وخوشی وفراخ دستی کی حالت میں دعا کی کثرت کرے۔تاکہ سختی ورنج میں بھی دعا قبول ہو۔

الحدیث :- **مَنۡ سَرَّہٗ اَنۡ یَّسۡتَجِیۡبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنۡدَ الشَّدَآئِدِ وَالۡکُرَبِ فَلۡیُکۡثِرِالدُّعَآءَ فِی الرَّخَآءِ ○**

(اَحۡسَنُ الۡوِعَآءِ لِاٰدَابِ الدُّعَآءِ،الفصل الثانی،آداب دُعا الخ،صفحہ نمبر ۳۸ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شھید مسجد کھارادر کراچی.)

ترجمہ:- جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول فرمائے تو اُسے چاہیئے کہ آسائش کے وقت دُعا کی کثرت کرے۔

ادب نمبر ۱۸ :- دعا میں تکبّر اور شرم سے بچے۔مثلاً تنہائی میں دعا نہایت تضرُّع و

اِلحاح (عاجزی وانکساری گڑگڑاتے ہوئے) سے کررہا تھا کہ کوئی آ گیا تو آنے والے کو دیکھ کر اس حالت کو شرم کی وجہ سے موقوف کردینا۔ یہ سخت حماقت اور بے وقوفی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانا موجبِ ہزاراں (ہزار کی جمع) عزت ہے۔ نہ کہ معاذ اللہ خلافِ شان وشوکت۔

ادب نمبر ۱۹: ۔دعا تنہائی میں کرے تاکہ ریا کا شبہ ہی نہ رہے اگر بغیر ریا لوگوں کے ہمراہ دعا کرے تو کوئی حرج نہیں بالخصوص بڑے بڑے اجتماعات میں نجانے کس بندۂ خدا کی آمین پر سب کا بیڑا پار ہوجائے۔

اگر مجمع میں ریاکاری کا اندیشہ ہو تو احتراز کرے اور تنہائی میں اپنے لئے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے اور اس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے کہ دعا کرتے وقت اپنے نفس کے ساتھ والدین، اساتذہ، علماءو مشائخ اور اسلامی بھائیوں کو بھی شامل رکھے، اس کی فضیلت پہلے بیان کی جاچکی۔

دُعا اور تنہائی:۔ الحدیث:۔ پوشیدہ کی ایک دعا علانیہ کی (۷۰) ستر دعا کے برابر ہے۔ (ابوالشیخ، دیلمی راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

ادب نمبر ۲۰: ۔دُعا میں صرف مُدَّعا پر نظر رکھے بلکہ نفسِ دُعا کو مقصود بالذّات جانے کہ دعا خود عبادت ہے بلکہ مغزِ عبادت ہے۔ مقصد ملنا یا نہ ملنا درکنار لذّتِ مُناجات نقدِ وقت ہے لہذا بظاہر مقصود نہ پائے لیکن پھر بھی دُعا میں کوتاہی نہ کرے۔

ادب نمبر ۲۱: ۔دُعا کرنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے کہ وہ خیر وبرکت جو بذریعہ دُعا حاصل ہوئی اشرف الاعضاء یعنی چہرے سے ملاقی (ملاقات کرنے والی) ہو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جب تم اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اٹھا کر دعا وسوال کرو (دعا کے بعد) انھیں منہ پر پھیر لو کہ اللہ تعالیٰ حیا وکرم والا ہے جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے

حیا فرماتا ہے پس اس خیر کو اپنے مونہوں پر مسح کرو (یعنی ربِّ کریم ہاتھ خالی نہیں پھیرتا۔ یا تو وہی خیر جس کی طلب کی گئی یا دوسری نعمت بتقاضائے حکمت مرحمت فرماتا ہے لہٰذا بنظر اُس نعمت وبرکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ (احْسَنُ الْوِعَآءِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا:۔

كَانَ اَكْثَرُ دُعَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربنا آتنا الخ، الجلد الثامن صفحہ نمبر ۸۳ مطبوعہ دار طوق النجاۃ بیروت. مسلم شریف، کتاب الذکر والدُعآء الخ، باب فضل الدعاءِ باللّٰھُمّ الخ رقم الحدیث ۲۶۹۰، صفحہ نمبر ۱۴۴۵ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت.)

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دُعا (یعنی مُتذکّرہ دُعا) فرمایا کرتے۔

ادب نمبر ۲۲ :۔ حتی الوسع اوقات واَماکن اِجابت کی رعایت کرے۔ یعنی وہ اوقات اور مقامات جو اِجابتِ دُعا کے اسباب ہیں جہاں تک کوشش ہو اُن کو ملحوظِ خاطر رکھے۔ اس کی تفصیل کتاب **(احْسَنُ الْوِعَآءِ لِآدَابِ الدُّعَآءِ) ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ** دیکھیے۔ (اَحْسَنُ الوِعآءِ لِآداب الدُعا، الفصل الثانی آداب دُعا، الخ، صفحہ نمبر ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شھید مسجد کھارادر کراچی)

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، الجلدالثامن صفحہ نمبر ٦٩ مطبوعہ دارطوق النجاۃ بیروت. مسلم شریف، کتاب الذکر والدعآء، باب مایقول عندالنوم الخ رقم الحدیث ٢٧١١، صفحہ نمبر ١٤٥٤ مطبوعہ دارابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- الٰہی میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ مبارک میں موت اور زندگی سے مراد سونا جاگنا ہے۔ رب تعالیٰ کا اسم اقدس مُمیت بھی ہے اور مُحیی بھی یعنی تیرے ہی نام پر میرا سونا ہے اور تیرے نام پر جاگوں گا یعنی میں کسی وقت نہ تو تجھ سے لاپرواہ ہوں اور نہ تجھ سے غافل اللہ تعالیٰ ہی ہمیں یہ قال بھی نصیب فرمائے اور یہ حال بھی۔

جب بستر پر جائے تو پہلے بستر کو کسی کپڑے سے جھاڑے یہ اس صورت میں ہے جب کہ بستر پہلے سے بچھا ہوا ہو البتہ اگر اُسی وقت بستر بچھایا ہے تو اب جھاڑنے کی حاجت نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے قبلہ رُو داہنی کروٹ پر لیٹے پھر چت لیٹے اور اس کے بعد پھر بائیں کروٹ پر پھر دوبارہ داہنی کروٹ پر اس طرح لیٹ کر سو جائے کہ داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے ہو داہنی کروٹ پر سونے سے غفلت زیادہ نہیں ہوتی۔ اور وقت پر آنکھ کھل جاتی ہے کیونکہ دل بائیں طرف ہے لہٰذا داہنی کروٹ پر بھی آرام فرمائیں آپ کو غفلت آتی ہی نہیں۔ یاد رہے کہ یہ تمام معمولات ہمارے پیارے آقا و مولا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں لہٰذا ان معمولات پر عمل کرنا ہمارے لئے باعثِ اجر و ثواب ہے اور غفلت و کوتاہی کرنا ثواب سے محرومی کا سبب ہے۔ آخر میں یہ بات یاد رکھیں کہ پیارے مصطفےٰ ﷺ کی پیاری سنت کے مطابق لیٹنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قبر کی یاد تازہ ہوتی ہے کیونکہ قبر میں میت کو اسی ہیئت پر لٹایا جاتا ہے۔

باوضو سونا مستحب ھے :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ جب تم بستر پر جانے کاارادہ کروتو وضوکرلوجس طرح نماز کے لئے وضوکرتے ہو۔

(بخاری شریف، کتاب الدعوات،باب اذابات طاھرًا،الجلدالثامن صفحہ نمبر۶۸ مطبوعہ دارطوق النجاۃ بیروت.مسلم شریف،کتاب الذکر والدُعآء،الخ باب مایقول عندالنوم الخ رقم الحدیث ۲۷۱۰،صفحہ نمبر۱۴۵۳ دارابن حزم بیروت.)

نیند سے بیدار ھونے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ o

ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الدعوات،باب مایقول اذانام،الجلدالثامن صفحہ نمبر۶۹ مطبوعہ دارطوق النجاۃ بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا میں نینداور بیداری کے لئے ممات وحیات کے الفاظ آئے ہیں اس میں حکمت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان جن کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا چنانچہ مسلمان بندہ جب صبح بیدار ہوکر یہ دعا پڑھتا ہے تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ میرا رب جس طرح سونے کے بعد بیدار کرنے پر قادر ہے اسی طرح وہ قادرِ مطلق مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

دوسری حکمت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ جب بیدار ہوتے ہی اس دعا کو پڑھے گا تو اپنی زندگی کو بے مقصد نہ جانے گا۔ اور موت کو یاد رکھے گا۔ یعنی اس بات کی فکر کرے گا کہ جب تک حیاتِ دنیا کا چراغ منوّر ہے موت کے لئے تیاری کرے۔(**اِلَیْهِ النُّشُوْرُ o**) سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب ہماری زندگی کا چراغ گُل ہوجائے گا تو ہم عالمِ دنیا سے عالمِ برزخ کی طرف پھر قیامت کے دن اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں پیش

ہوں گے اگر ہمارے اعمال اچھے ہوں گے تو فبہا ورنہ ہمارے لئے عذابِ الٰہی ہوگا لہٰذا ہم اس وقت کو یاد کریں اور گناہوں سے اجتناب کرکے نیکیوں کا ارتکاب کریں وہ مسلمان جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنی قیمتی زندگی کو(اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ) (قرآن مجید،سورۃ النسآء آیۃنمبر ۵۹پارہ نمبر ۵.) کے مطابق گذارنے کے بجائے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو لغویات وخرافات میں برباد کرتا ہے۔ وہ اس سے نصیحت پکڑے۔ ورنہ جب موت آگھیرے گی تو پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا

﴿۱﴾ بِسۡمِ اللّٰهِ ۝ ترجمہ:۔اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

(راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ. مصنف ابن أبی شیبه، کتاب الدُعا،باب مایدعوبه الرجل یقوله اذادخل الکنیف،رقم الحدیث ۲۹۹۰۲الجزء٦ صفحه نمبر ۱۱٤ مکتبه الرشدریاض)

﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ۝

ترجمہ:۔اے اللہ میں ناپاک جنّوں (نرومادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(بخاری شریف، کتاب الدعوات،باب الدُعاء عندالخلاء،الجلد الثامن صفحه نمبر ۷۱مطبوعه دارطوق النجاة بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے ان دونوں دعاؤں میں سے کسی ایک کو پڑھ لیں۔لیکن دونوں دعائیں پڑھ لی جائیں تو بہت ہی اچھا ہے۔ جب پہلی دعا آپ نے پڑھی تو حدیث کے مطابق شیاطین اور بیت الخلا میں داخل ہونے والے کے سِتر کے درمیان پردہ ہوجائے گا۔

الحدیث :۔ترجمہ۔جب کپڑے اتارے تو جنوں کی آنکھیں اوراس کی برہنگی کے درمیان پردہ یہ ہے کہ(**بِسۡمِ اللّٰه**) کہے۔(مصنف ابن شیبه، کتاب الدُعا، مایدعوبه

الرجل ئاذا الخ، رقم الحدیث ۲۹۷۳۵، الجزء ۶، صفحہ نمبر ۹۳، مکتبہ الرشد ریاض)

اور پھر جب دوسری دُعا پڑھی تو اس دُعا میں اللہ تعالےٰ سے پناہ طلب کی جارہی ہے کیوں کہ شریر جن اور شیاطین (مذکر ومؤنث) ہر ایک ہمیں نظر نہیں آتے، اور ناپاک جگہیں ان کا بسیرا ہیں تو لازمی تھا کہ ایسے ایذا پہنچانے والے شریر جنوں کے شر اور فساد سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو ایسی ذاتِ مقدسہ کی پناہ میں دیں جو زبردست قوت و طاقت کا مالک ومختار ہو۔

گویا نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی کہ جب تم بیت الخلاء میں داخل ہو جو شریر جن و شیاطین کا ڈیرہ ہے اور ان سے تمہیں اذیت پہنچنے کا اندیشہ ہے پھر وہ تمہیں نظر بھی نہیں آتے اور جو دشمن نظر نہ آئے وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ لہٰذا تم ایسی ہستی کی پناہ تلاش کرو جو تمہارا حقیقی حافظ وناصر ہے۔ اور وہ ذات بابرکات رب ذوالجلال کی ہے پس معلوم ہوا کہ جو بندہ تعلیماتِ رسول اللہ ﷺ پر عمل کرتے ہوئے بیت الخلا میں داخل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے۔

بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد کی دعا

﴿۱﴾ غُفْرَانَكَ ○ ترجمہ:۔(اے اللہ) میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

﴿۲﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیّت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(مصنف ابن شیبہ، کتاب الدُعا، مایدعوبہ الرجل اذا الخ، رقم الحدیث ۲۹۹۷، الجزء ۶، صفحہ نمبر ۱۱۵، مکتبہ الرشد ریاض)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا دعائیں بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد پڑھی جائیں صرف ایک دعا پڑھ لی جائے تو کافی ہے۔ لیکن اگر دونوں کو پڑھ لیا جائے تو نورٌ

علیٰ نور ہے۔غور کیجئے جب پہلی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ جو غفار ہے اس کی بارگاہ میں عرض کیا گیا اے ایمان والوں کی بخشش فرمانے والے میں بھی ایمان والا ہوں اور تیری رحمت کا محتاج ہوں۔اے اللہ مجھے بخش دے میری مغفرت فرما دے اور بندہ عاجز کا عمل بھی یہی ہونا چاہئے کہ ہمیشہ بندہ نواز سے اپنی مغفرت کی اِلتجا کرتا رہے گویا دُعا پڑھ کر بندہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اے اللہ نہ تو میں تیری ذاتِ باقی کو بھولا ہوں اور نہ ہی اپنی ذاتِ فانی کو پس تجھے صفتِ غفار سے یاد کیا اب تو اپنی رحمت سے مجھے گناہوں کی زحمت سے بچا کر اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما اور میری مغفرت فرما کر حیاتِ جاودانی عطا فرما۔

اور جب دوسری دُعا پڑھی تو دعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ اس ذاتِ مقدسہ کا شکر ادا کیا۔ جو ساری خوبیوں کا مالک ہے اور اسے ہر برائی و عیوب سے منزّہ اور مبّرا مانا اور اس کے ساتھ یہ اعلان بھی کیا کہ اے میرے رب مجھے قضائے حاجت کی وجہ سے جو تکلیف تھی تو نے ہی اسے دفع کیا۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

﴿۱﴾ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ o

ترجمہ:۔اے اللہ میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔

﴿۲﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَاo

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ کے نام سے باہر نکلے اور اللہ پر جو ہمارا رب ہے ہم نے بھروسہ کیا۔(ابو داؤد شریف، کتاب الأدب، باب مایقول الرجل اذا دکل بیتہ، رقم الحدیث ۵۰۹۶، الجلد الرابع صفحہ نمبر ۴۲۱ دار احیا التراث. راوی حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کریں تو

ہمارے لئے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اور آخرت میں بھی بفضلِ خدا مامون ہوں گے۔ جب بندہ اس دعا کو پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ اے میرے مالک ومولا میں تجھ سے گھر میں آنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ گویا عبد اپنے معبود سے التجا کرر ہا ہے کہ میری ذات سے میرے گھر میں فتنہ وفساد پھیلے اور نہ دوسرا میری ذات کو ہدف کا نشانہ بنائے۔

اسی طرح پھر بندہ عرض کرتا ہے کہ اے مالک ومختار جہاں میں تجھ سے گھر میں آنے کی بھلائی مانگتا ہوں ساتھ ہی گھر سے باہر جانے کی بھلائی بھی مانگتا ہوں گویا نیاز مند بندہ اپنے بے نیاز رب سے یہ التجا کرر ہا ہے کہ گھر سے باہر نکلنے پر دنیا کی شہوتیں اور لذتیں اور شیطانی جال میرا انتظار کرر ہے ہیں۔ یا الٰہ العالمین میں عاجز وناتواں ہوں تو مجھے تمام شہوانی وشیطانی شر سے محفوظ فرما کیوں کہ میرا نکلنا اور داخل ہونا تیرے نام کے ساتھ ہے پس تو اپنے نامِ مبارک کی برکت سے مجھے تمام برائیوں وفحاشیوں سے محفوظ ومامون فرما اور آخر میں یہ کہہ کر کہ تو ہی ہمارا رب (پالنے والا) ہے اور ہمارا تجھ پر ہی بھروسہ ہے اپنی عرض کو کامل واکمل کرتا ہے۔

جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام کرنا چاہیئے اگر چہ صرف بیوی ہی گھر میں ہو آج کل بڑی عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو باہر تو سلام کرتے ہیں لیکن وہ بیوی جو اس کی رفیقۂ حیات ہے اس پر سلامتی کے لئے دعا نہیں کرتے۔ یعنی اسے سلام سے محروم رکھتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ بیوی کو سلام کرنا منع نہیں ہے بلکہ وہ بھی اس کی حقدار ہے۔

اگر گھر میں کوئی بھی موجود نہ ہو تو یوں سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ ٥ ترجمہ:- اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔

کیا عجب ہے کہ سلام قبول ہو جائے اور جواب میں سلامتیوں اور رحمتوں سے نوازا جائے۔ کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں موجود ہوتی

ہے۔(ردالمحتار و مرقاۃ بحوالہ سُنّی بھشتی زیور)

اگر ایسے وقت گھر میں داخل ہو کہ احباب سو رہے ہوں تو آہستہ سے سلام کرے۔ آواز بلند نہ کرے جیسا کہ ابتدا میں بیان کیا گیا کہ گھر میں داخل ہو تو پہلے دُعا پڑھے پھر داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرے۔سلام کرنے کے بعد کا ایک عمل تحریر کیا جاتا ہے جس پر عمل کیجئے کہ وہ رزق کی کشادگی کے لئے بڑا مفید ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آ کر اپنی مفلسی ومحتاجی کو بیان کیا۔آپ نے فرمایا جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو اگر وہاں کوئی موجود ہو اس کو سلام کہو اگر کوئی موجود نہ ہو تو مجھ پر سلام بھیجو۔ اور ایک بار سورۃ اخلاص پڑھو اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مال و زر عطا فرمایا کہ اس نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی اعانت کی۔(یعنی مالی امداد کی) (بحوالہ قرطبی)

گھر سے نکلتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِo

(ابو داؤد شریف، کتاب الأدب، باب مایقول اذا خرج من بیتہ، رقم الحدیث ۵۰۹۵، الجلد الرابع صفحہ نمبر ۴۲۰ دار احیاء التراث بیروت. راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:-اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور نہ قوت ہے (نیکیاں کرنے کی)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! گھر سے مراد رہنے کی جگہ ہے خواہ وہ گھر ہو جس میں بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں یا مسجد کا حجرہ یا خانقاہ وغیرہ جہاں صوفیاء طلباً اور مشائخ وغیرہ رہتے ہیں غرض کہ ہر شخص اپنے ٹھکانے سے نکلتے وقت مذکورہ بالا دُعا پڑھ لیا کرے۔

(مرآۃ المناجیح، کتاب اسماء اللہ تعالیٰ، باب الدعوات فی الاوقات الفصل الثانی،

الجزء الرابع صفحه نمبر٤٨ضیاء القرآن لاهور.)

جب کوئی مسلمان اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھ لیتا ہے تو غیبی فرشتہ دُعا پڑھنے والے کو خطاب کرتے ہوئے جو کلمات کہتا ہے حدیث مبارک میں ان کلمات کو یوں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

الحدیث :-(اے دُعا پڑھنے والے) تجھے ہدایت و کفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا۔ پھر شیطان دور بھاگ جاتا ہے اور اس سے دوسرا شیطان کہتا ہے۔ تجھے اس شخص سے کیا تعلق ہے جسے ہدایت و کفایت دی گئی اور جو محفوظ کیا گیا۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الأدب، باب مایقول ءاذاخرج من بیته، رقم الحدیث ٥٠٩٥، الجزء الرابع صفحه نمبر ٤٢٠ داراحیاء التراث بیروت.)

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے صاحبِ مرٰۃ علیہ الرحمہ فرتے ہیں۔

اس دعا کو پڑھنے پر غیبی فرشتہ کہتا ہے کہ (اے دُعا پڑھنے والے) تو نے (بِسمِ اللّٰه) کی برکت سے ہدایت پائی اور (تَوَکَّلُ عَلَى اللّٰه) کے وسیلہ سے کفایت اور (لَاحَوْلَ) کے واسطہ سے حفاظت۔ تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم جس قدر اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کریں گے اسی قدر ہم پر انوار و تجلیات، انعام و اکرام کے بادل برسیں گے۔

(مرآۃ المناجیح، کتاب اسماء اللّٰه تعالیٰ، باب الدعوات فی الاوقات الفصل الثانی، الجزء الرابع صفحه نمبر٤٨ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور.)

مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دُعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ترجمہ:- تم پر سلامتی ہو۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الأدب، باب کیف السلام(ملخصًا)، رقم الحدیث ٥١٩٥، الجزء الرابع صفحه نمبر ٤٤٩ مطبوعه داراحیاء التراث بیروت. راوی حضرت ابو هریره رضی الله عنه)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ملاقات کے وقت سلام کرنا سنّت ہے سلام کے لئے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ** بھی کہہ سکتے ہیں مگر جمع کا صیغہ یعنی **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہنا افضل ہے۔اس کے علاوہ جتنے طریقے اغیار کے سلام کرنے کے ہیں ان سے بالکل پرہیز کیا جائے۔اور جو عام طور پر مسلمانوں میں دیگر طریقے رائج ہو گئے ہیں۔ مثلاً آداب عرض وغیرہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بے شمار فضائل بیان کیے ہیں چند احادیث تحریر کی جاتی ہیں۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الأدب، بـاب کیف السلام، رقم الحدیث ٥١٩٥/٦، الجزء الرابع صفحه نمبر٤٤٩مطبوعه دار احیاء التراث بیروت.) نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہا۔حضو صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه** کہا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔وہ بیٹھ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کیلئے بیس نیکیاں پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ** کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں (معاذ بن انس کی روایت میں ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ** ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے لئے چالیس نیکیاں ہیں۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر موقعہ ومحل پر سلام سے غفلت نہ برتیں تا کہ ہم نیکیوں سے محروم نہ رہیں۔قابلِ غور بات

ہے کہ اگر کسی کی خوشامد سے ہمیں چند روپوں کا فائدہ ہو تو ہماری زبان اس کی تعریف کرتے نہیں تھکتی مگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا ہماری زبان پر بھاری لگتا ہے حالانکہ اس میں ہمارے لئے اجر و ثواب ہے۔

مصافحہ کرتے وقت کی دُعا

مصافحہ کرتے وقت درود پڑھنا چاہیئے۔

﴿۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ٥

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اتار جو تیرے نزدیک مقرّب ہو۔

(مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، دربیان فوائد صلوۃ علی النبی، الجزء الاول صفحہ نمبر ۳۲۶ نوریہ رضویہ لاہور.)

﴿۲﴾ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ٥

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ (مشکوٰۃ)

فضائلِ مصافحہ: ۔ طبرانی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (یعنی سلام کے بعد مصافحہ) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک درخت کے پتے۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

امام مالک نے حضرتِ عطا خراسانی سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! آپس میں مصافحہ کرو دل کی کپٹ (کدورتیں رنجشیں) جاتی رہیں گی۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ الفصل الثالث صفحہ نمبر ۴۰۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی.)

ابن النجار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ دونوں کے گذشتہ گناہوں کو بخش دے گا۔

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم محبت کے ساتھ اپنے بھائی سے سلام و مصافحہ و معانقہ کریں۔ یہ نہ ہو کہ بظاہر تو شریعت پر عمل کریں اور دل میں کدورت اور حسد ہو کہ یہ ظاہر و باطن میں تضاد ہے۔ اور مومن کی شان کے خلاف ہے۔ کامل و اکمل مومن کی شان یہ ہے کہ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! سلام کے بعد مصافحہ کرنا چاہیئے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنّت ہے اور بزرگانِ دین کا اسی پر عمل رہا ہے ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ ارشاد فرمایا پوری تحیّت (سلام) یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(ترمذی شریف، کتاب الاستیئذان والآداب، باب ماجاء فی المصاتحة، رقم الحدیث ۲۷۴۰، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۳۳۵ دار الفکر بیروت.)

مصافحہ کا طریقہ:۔ مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی سے ملائے فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے۔ سنّت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے دونوں کے ہاتھوں کے درمیان کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو۔

(ردالمختار، کتاب الخطروالا باحة، باب الاستبراء وغیرہ، الجزء التاسع صفحہ نمبر ۶۲۸ مطبوعہ امدادیہ ملتان.)

بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت تکلّف سے کام لیتے ہیں اور انگلیوں ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ وہ اس بارے میں غور کریں کہ اس طرح مصافحہ کی سنّت ادا نہیں ہوتی دعوتِ فکر

ہے کہ اگر انہیں دنیاوی مال دیا جائے تو ایسے پکڑتے ہیں کہ چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل طریقے سے شریعت پر کاربند بنادے۔

مصافحہ کرتے وقت مصافحہ کرنے والے درود شریف پڑھیں کہ اس کے بڑے فضائل ہیں درود شریف جو آسان لگے وہ پڑھ لے اس میں کوئی قید نہیں ہے لیکن جو درود شریف پڑھنے کے لئے اس باب میں تحریر کیا گیا ہے اس کی بڑی فضیلت ہے اور مختصر بھی ہے۔ (درود صفحہ نمبر ٥٦) پر دیکھیے جس کی فضیلت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(مدارج النبوت، باب نهم ذکر حقوق آنحضرت علیہ السلام، دربیان فوائد صلوة علی النبی، الجزء الاول صفحه نمبر ٣٢٦ نوریه رضویه لاهور.)

اس سے بڑی اور کیا بات ہے کہ ہمیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب العزت ہمیں اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فرمائے۔

کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ٥ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تجھے ہنستا رکھے۔

(بخاری شریف، کتاب بدءَ الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده، الجزء الاول صفحه نمبر ٤٦٥ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب اپنے کسی بھائی کو خوش وخرم دیکھیں تو اس کے لئے یہ دعا کریں۔ جو تحریر کی گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائی کی خوشی وفرحت پر حسد نہ کرے بلکہ اس کے لئے دعا کرے کہ تیری زندگی یونہی راحت ومسرّت کے ساتھ بسر ہو یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس دُعا میں ہنسنے سے ٹھٹھا یا قہقہہ مراد نہیں ہے کیونکہ آواز کے ساتھ قہقہہ مارنا

مکروہ ہے۔ یہاں ضَحِک سے مراد تبسّم یا بغیر آواز کے ساتھ مسکرانا کہ دانت اور عام داڑھیں نظر آجائیں۔

حضرت شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمام حدیثوں سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی سے بڑی حالتوں اور اکثر اوقات میں تبسّم سے آگے تجاوز نہیں فرماتے تھے۔

ممکن ہے کبھی اس سے تجاوز بھی کیا ہو مگر ضَحِک (تبسّم) کی حد سے آگے نہ بڑھے ہوں گے لیکن یہ قہقہہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا کیوں کہ یہ مکروہ ہے۔ اور کثرت کے ساتھ ہنسنے اور اس میں زیادتی کرنے سے آدمی کا وقار جاتا رہتا ہے۔

بیہقی نے بروایت حضرت ابو ہریرہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک فرماتے تھے تو دیواریں روشن ہوجاتی تھیں۔ (مدارج النبوت، باب اول دربیان حسن وخلقت وجمال، بیان ضحک شریف، الجزء الاول صفحہ نمبر ۹ نوریہ رضویہ لاہور.)

سُبحَان اللہ! بیشک ایسے شان وکمال سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے متصف فرمایا کہ آپ تبسّم فرماتے تو دیواریں روشن ہوجاتیں ظلمتیں دور ہوجاتیں۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنا منہ کھول کر کسی کے قریب ہنسیں تو وہ ضرور کہے گا۔ اے بھائی ذرا منہ دور رکھیں بدبو آرہی ہے۔ لہٰذا یاد رہے کہ اُمتی اُمتی ہوتا ہے اور نبی نبی ہوتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

مغفرت کی دُعا دینے پر جواب

غَفَرَ اللہُ لَکَ۔ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تیری (بھی) مغفرت فرمائے۔

(مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ، باب فضل صلۃ أصدقاء الأب الخ رقم الحدیث ۲۵۵۰، الجزء ۴، صفحہ نمبر ۱۹۷۹ داراحیاء التراث بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جو مسلمان بھائی ہمارا خیر خواہ ہو تو ہمیں بھی لازم ہے کہ ہم بھی اس کے خیر خواہ ہوں۔ بلکہ جو ہم سے برائی کرے اس وقت بھی ہمارا عمل یہ ہونا

چاہیئے کہ ہم اسے بھلائی کے ساتھ جواب دیں۔

الحدیث :- طبرانی میں ہے کہ افضل ترین فضیلت یہ ہے کہ جو تجھ سے توڑے تو اس سے جوڑ۔ اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے دے۔ اور جو تجھے گالی دے تو اس سے درگذر کر۔

(مُکَاشَفَةُالقُلوب، الباب الثالث والحشرون فی صلة الرحم الخ، صفحه نمبر ٧٧ مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت.)

محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دُعا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ٥ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تجھے (احسان کرنے کی) جزائے خیر دے

(ترمذی شريف، كتاب البروالصلة،، باب ماجاء فی التجارب، رقم الحديث)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی سپاس گذاری میں شکر گذاری کا دامن نہ چھوڑیں وہاں ہمیں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ بظاہر اگر ہمارا کوئی بھائی ہم پر احسان کرے تو ہم اس کا بھی شکریہ ادا کریں۔ اور اس کے لئے دعائے خیر بھی کریں۔ احسان فراموشی سے کام نہ لیں۔

الحدیث :- مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ٥

ترجمہ:- جس شخص نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا (اپنے محسن کے لئے دعا کرنے کا فائدہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ دعا کرنے والے نے اس کا حق ادا کر دیا۔

(ترمذی شريف، كتاب البروالصلة، باب ماجاء فی قبول الهدية، الخ، رقم الحديث ١٩٦٢، الجزء الثالث صفحه نمبر ٣٨٤ دارالفكر بيروت.)

الحدیث :- ترمذی نے اُسَامَۃ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! جس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کے لئے یہ

کہا جَزَاکَ اللّٰہُ خَیرًا o تو پوری ثنا کردی۔

(ترمذی شریف، کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی الثناء بالمعروف،رقم الحدیث ۲۰۴۲،الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۱۷ دار الفکر بیروت.)

ھدیہ لیتے وقت کی دُعا

بَارَکَ اللّٰہُ فِیۤ اَھْلِکَ وَمٰلِکَ o (بخاری، راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تیرے اہل ومال میں برکت عطا فرمائے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ھدیہ دینا بڑی فضیلت کی بات ہے اس کی حِکمت ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ:-

الحدیث :- امام بخاری نے الادب المفرد میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! باہم ھدیہ دو کہ اس سے محبت ہوگی۔

(الادب المفرد،باب قبول الھدیة،رقم الحدیث ۵۹۷،صفحہ نمبر ۱۶۸ مطبوعہ دار الحدیث بوہڑ گیٹ ملتان.)

الحدیث :- ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! کہ ھدیہ دو کہ اس سے سینے کا کھوٹ دور ہوتا ہے۔ اور پڑوس والی عورت پڑوسن کے لئے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہو۔(بہار شریعت)

الحدیث :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے امام بخاری نے روایت کیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خوشبو کو واپس نہیں فرماتے اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاس پھول پیش کیا جائے تو واپس نہ کرے کہ اٹھانے میں ہلکا ہے اور بُو اچھی ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الھبة وفضلھا،باب مالایرد من الھدیة)

ھدیہ کا قبول کرنا سنّت ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم آپس میں ھدیے کو رواج دیں۔ تاکہ

ہمارے اندر آپس میں محبت ومودّت کی فضا قائم ہو۔اگرچہ تھوڑی سی چیز میسّر ہو تو وہی بطور ہدیہ دے دیں یہ نہ سمجھیں کہ ذراسی چیز کیا ھدیہ کی جائے یا کسی نے تھوڑی چیز ھدیہ کی تو اسے نظرِ حقارت سے نہ دیکھیں بلکہ خلوص کے ساتھ قبول کرلیں۔

سُبحَانَ اللّٰہ! اسلامی تعلیمات میں کتنی نعمتیں مضمر ہیں۔دیکھئے ہمیں تعلیم دی گئی کہ جو ہدیہ دے اس کے اہل وعیال مال ومنال کے لئے برکت کی دعا کریں۔کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو ھدیہ کی صورت میں خرچ کرنا بھی نیکی کا کام ہے اور جو شخص اپنا مال نیک کام میں خرچ کرے تو وہ مال اس کے لئے نعمت ورحمت ہے گویا مال میں برکت کی دعا کرے ھدیہ لینے والا یہ بات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ یا رب العالمین تیرے اس بندے نے مجھے ھدیہ دیا تیرے دیئے ہوئے مال کو تیرے محبوب کی تعلیم کے مطابق خرچ کیا تو اس کے مال میں اور زیادہ برکت دے۔تاکہ تیری راہ میں مال خرچ کرتا رہے۔اور اجر وثواب پاتا رہے۔بے شک جو اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

الحدیث :-اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ ٥

ترجمہ:- سخی اللہ تعالےٰ سے قریب ہے،لوگوں سے قریب ہے،جنّت سے قریب ہے۔آگ (جہنّم) سے دور ہے۔

(ترمذی شریف، کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی السخاء،رقم الحدیث ۱۹۶۸،الجزء الثالث صفحه نمبر ۳۸۷دار الفکر بیروت.)

ادائے قرض کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ٥ (المستدرک، کتاب الدُعاء والتکبیر الخ ،دُعاقضاء الدین،رقم الحدیث ۲۵۱۶،الجزء الثانی صفحه نمبر ۲۳۰ دار المعرفه بیروت.)

ترجمہ:- اے اللہ مجھے کفایت دے اپنا حلال رزق دے کر حرام رزق سے بچا اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کردے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بلاضرورت قرض بالکل نہ لیں۔

الحدیث :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں قرض لینے سے اجتناب کرو کیوں کہ وہ رات کے وقت رنج وفکر پیدا کرتا ہے۔اور دن کو ذلت میں مبتلا کرتا ہے۔

(بیھقی فی شعب الایمان)

اگر ضرورتاً قرض لے تو لیتے وقت واپس دینے کا ارادہ رکھے۔

الحدیث :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرض کو ادا کردے گا۔(یعنی اللہ تعالیٰ قرض خواہ کو راضی کردے گا)اور جو قرض لے کر ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا اور اسی حالت میں مرجاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو نے خیال کیا تھا کہ میں اپنے بندے کا حق تجھ سے نہیں لوں گا پھر مقروض کی کچھ نیکیاں قرض خواہ کو دی جائیں گی۔اور اگر مقروض نے نیکیاں نہ کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ لے کر مقروض کو دے دیئے جائیں گے۔(حاکم)

اس دعا میں مومن کے لئے بڑی نصیحت ہے کہ اگر وہ کبھی ضرورتاً قرض لے لے اور حالات سازگار نہ رہیں۔خستہ حالی کا ڈیرہ لگ جائے مگر پھر بھی وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس کی بارگاہ میں یہی عرض کرتا رہے کہ یاربّ العزّت تو ہی خیر الرازقین ہے۔میں تیری ہی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ تو مجھے حلال رزق اس کفایت کے ساتھ عطا فرما کہ میں قرض سے سبکدوش ہوجاؤں۔

غور کیجئے بندہ مؤمن اس معاشی بدحالی میں بھی حرام مال چوری، ڈاکے سے گریز کرتا

ہے اور اللہ تعالٰی ہی سے خوشی اور قرض کی سبکدوشی کے لئے عرض کرتا ہے۔ کیوں کہ مؤمن کی شان یہی ہوتی ہے کہ حالات کیسے بھی بگڑ جائیں لیکن وہ شریعت کا دامن نہیں چھوڑتا۔

ادائے قرض پر قرض خواہ کی دُعا

اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَي اللّٰهُ بِكَ۝

ترجمہ:- اللہ تعالٰی تجھے پورا ثواب عطا فرمائے کہ (تونے) میرا پورا قرض ادا کیا۔

(بخاری شریف، کتاب الوکالة، باب وکالة الشاهد الخ، رقم الحدیث)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا سے معلوم ہوا کہ قرض خواہ کو جب مقروض اس کا قرض واپس لوٹائے تو قرض خواہ مقروض کے لئے ثواب کی دعا کرے کیوں کہ مقروض کی وجہ سے قرض خواہ کو بے شمار ثواب ملا یہ اس کا بدلہ ہے۔

الحدیث :- ارشاد فرمایا گیا جس نے تنگ دست کو ایک معیّن مدّت کے لئے قرض دیا تو مقررہ وقت آنے تک قرض خواہ کے لئے ایک صدقہ (یعنی ایک ثواب کا ثواب ملے گا) ہے۔ (مسند امام احمد، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

جن کے رزق میں اللہ تعالٰی نے کشادگی دی ہے انہیں چاہئے کہ اپنے حاجت مند مسلمان بھائی کی حاجت کے وقت کام آئیں۔ اسی لئے قرض دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔

الحدیث :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ۝ ترجمہ:- ہر قرض صدقہ (ثواب کی چیز) ہے

(شعب الایمان، فی رجل مات وتک دینارًا، الخ، رقم الحدیث ۳۵۶۳، الجزء الثالث، صفحہ نمبر ۲۸۴ دار الکتب العلمیہ بیروت.)

لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ وہ شخص جو جوا کھیلنے کا عادی ہے۔ یا نشہ باز ہے یا دھوکہ باز غاصب ہے کہ قرض لے کر ادا نہ کریگا یا پہلے دو شخص جوا کھیل کر یا نشہ کر کے مال ختم کر دیں گے، ایسے آدمیوں کو قرض نہ دیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مقروض جب قرض خواہ کو قرض واپس لوٹائے تو قرض خواہ اس کے لئے ثواب کی دعا کرے کیوں کہ قرض لے کر واپس کر دینا یہ بھی بڑی سعادت ہے کہ قرض کا لوٹانا فرض ہے۔ اور قدرت کے باوجود نہ دینا حرام لہٰذا وہ حرام سے بچ کر قرض ادا کرتا ہے۔ جس میں اس کے لئے اجر و ثواب ہے۔ قرض لے کر ادا نہ کرنا بہت قبیح و شنیع فعل ہے۔ جس میں دنیا و آخرت کی ذلّت و رسوائی ہے۔

الحدیث :- ابوداؤد و نسائی شرید رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا اس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ جس سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے ان کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر قرض چھوڑ کر مر جائے اور اس کے ادا کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو۔

البتہ ہمارے اندر یہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی ہمارا بھائی واپس دینے کے قابل نہ ہو نہایت ہی مفلس و محتاج ہو تو ہم بھلائی سے کام لیں۔ اور قرض کو معاف کر دیں۔ بلاشبہ یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

الحدیث :- صحیح مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اُسے نجات بخشے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا معاف کر دے۔ (بہار شریعت)

(تفصیلی مسائل و فضائل کے لئے بہار شریعت حصہ یازد (۱۱) ہم دیکھئے)

غصہ آنے کے وقت کی دُعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝

ترجمہ:- میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری. راوی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! غصہ کیا ہے اس بارے میں اچھی طرح ذہن نشین رکھیئے کہ غصہ بذات خود نہ اچھا ہے نہ بُرا درحقیقت غصہ کی اچھائی اور برائی کا دارومدار موقع اور محل کی اچھائی اور برائی پر ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ قبرستان سے گذر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان قبرستان میں طنبورہ (ستار نما ساز) سے دل بہلا رہا ہے۔ آپ نے اس پر افسوس کیا اور فرمایا! اے نوجوان یہ عبرت کی جگہ ہے۔ بجائے اس کے کہ تم یہاں آکر عبرت حاصل کرتے یہاں غفلت کے کام میں مشغول ہو یہ بات سُن کر اس نوجوان کو غصہ آ گیا۔ اور طنبورہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر دے مارا۔ طنبورہ سر پر لگنے سے ٹوٹ گیا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کرنے پر اس نوجوان کو غصہ آ جانا بے موقع تھا۔ اس نوجوان کو بجائے غصہ کے نصیحت کو سُن کر اس پر عمل کرنا چاہیئے تھا۔ ایسے غصہ کو ہی حدیث میں برا کہا گیا ہے۔

کیوں کہ ایسے بے جا غصّے سے اکثر اوقات قتل بھی ہو جاتا ہے۔ بھائی بھائی کی جدائی ہو جاتی ہے میاں بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے لہٰذا ایسے بے موقعہ غصے سے اجتناب کرنا چاہیئے جب بے محل غصہ آئے تو اس سے بچنے کا طریقہ ہمیں بتایا گیا ہے۔ اور ایسے غصہ سے اپنے آپ کو محفوظ کر لینا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے آیئے احادیث شریف کی روشنی میں ہم استفادہ کرتے ہیں۔

الحدیث :۔ ارشاد فرمایا گیا:۔ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا جب کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے دوسری روایت میں آیا جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو فبہا ورنہ لیٹ جائے۔ (ابو داؤد شریف، کتاب الأدب، باب مایقال

عند الغضب، رقم الحدیث ۴۷۸۲، ۴۷۸۴، الجزء الرابع، صفحہ نمبر ۳۲۷/۲۸ دار احیاء التراث بیروت.)

جو ایسے بے محل اور شیطانی غصّہ آجانے پر اپنے آپ کو قابو میں رکھتا ہے بے شک وہ بہت بڑا پہلوان ہے۔ اور ایسے غصّہ پر قابو پا لینے میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے۔

الحدیث :- ارشاد فرمایا گیا: قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو کہ دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ قوی وہ ہے جو (بے محل) غصّہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ دوسری روایت میں فرمایا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے جس بندہ نے غصّہ کا گھونٹ پی لیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔ (بخاری و احمد بحوالہ بہار شریعت)

(تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ شانز (۱۶) دھم کا مطالعہ کریں)

ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ زمین و آسمان میں سب سے سخت ترین چیز کیا ہے؟

ارشاد فرمایا! ہر شے سے سخت ترین چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب ہے کہ اس سے دوزخ بھی لرزتی ہے۔

اس شخص نے عرض کیا! اللہ تعالےٰ کے غضب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ارشاد فرمایا! غصہ پر قابو پانا سیکھو کہ غصہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔

(مثنوی شریف)

یاد رکھیئے بے محل اور بے موقع غصہ جس کی شریعت نے مخالفت کی ہے اس غصہ کے آنے پر انسان شیطان کے لئے گیند کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کو جہاں چاہتا جیسے چاہتا ہے بھٹکائے پھرتا ہے یہ ہی وجہ ہے کہ غصہ میں انسان اپنے پرائے اور عزت و آبرو بلکہ ایمان و کفر میں بھی تمیز نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس برائی سے مامون فرمائے۔ لہٰذا ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی پناہ

طلب کی جائے بے شک وہی ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ فرمانے والا ہے۔

وسوسہ دُور کرتے وقت کی دُعا

اَللّٰہُ اَحَدُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ٥

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے، میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب دل میں وسوسہ آئے چاہے اعتقاد کے متعلق ہو یا اعمال کے تو اس دعا کو **کُفُوًا اَحَدٌ** تک پڑھ کر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھتکار دیں اور پھر **اَعُوْذُ بِاللّٰہ** پڑھیں جب تھتکارنے سے قبل کی دُعا پڑھے گا تو وہ تمام فاسد وسوسے جو عقائد کے متعلق ہوں گے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی احدیت وصمدیت کا بیان ہے۔ اور جب تعوّذ پڑھے گا تو وہ سارے وسوسے کافور ہو جائیں گے جو اعمال کے متعلق ہیں۔

یاد رہے کہ شیطان جہاں مسلمان کو قضا وقدر کے متعلق گمراہ کرنے کی کوششیں کرتا ہے وہاں وضو نماز وغیرہ دوسرے اعمال میں بھی وسوسے ڈالتا ہے۔ ولہان ایک شیطان ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کا وضو ہو اور اسے شک ہے کہ میرا وضو ہے یا نہیں تو دوبارہ وضو کرنا بہتر ہے نہ کرے تو بھی حرج نہیں۔ اور اگر شیطان لعین کے وسوسہ میں مبتلا ہو تو ہر گز وضو نہ کرے۔ کہ یہ احتیاط نہیں بلکہ شیطان کی پیروی ہے۔

(بہارشریعت، حصہ دُوم، وضو کے متفرق مسائل وضو توڑنے والی چیزیں، ملخصًا، ۱/۹۶ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی.)

اسی طرح نماز میں بھی شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔

الحدیث :۔ بخاری ومسلم وامام مالک وابوداوٗد وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز (ریح خارج کرتا ہوا) مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے نہ پہنچے جب اذان پوری ہو جاتی ہے چلا آتا ہے۔

پھر جب اقامت کہی جاتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب پوری ہو لیتی ہے پھر آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے۔ کہتا ہے فُلاں بات یاد کرو۔ فُلاں بات یاد کرو جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کتنی (رکعت) پڑھیں۔

(بخاری شریف، کتاب التہجد، باب اذالم یدر کم صلّٰی الخ، الجزء الاول صفحہ نمبر ۱۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی.)

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر نماز کو پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو جواب یوں دیتے ہیں کہ جناب کیا کریں ہم نماز پڑھتے تھے لیکن جب بھی ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو طرح طرح کے وسوسے ہمارے دلوں میں آنے شروع ہو جاتے چنانچہ ہم نے سوچا کہ ایسی نماز کیا پڑھیں جس میں وسوسے آئیں۔ ایسے لوگوں کے لئے عرض ہے کہ وہ قرآن واحادیث یا ائمہ کرام ہی کا کوئی قول ہمیں بتادیں جس میں یہ بات مذکور ہو کہ جب نماز میں وسوسے آئیں تو نماز چھوڑ دے تو وہ حضرات یہ قول ہرگز پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ قیاس فاسدہ کیسے کرلیا۔ کیا آپ مجتہد ہیں۔ ویسے بھی واضح حکم کے ہوتے ہوئے قیاس کی اجازت ہرگز نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نماز میں اپنے لشکر کی تیاریوں کے متعلق سوچتا ہوں۔ اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بحالت نماز سوچ وبچار کرنا چاہیئے بلکہ مقصود یہ بتانا ہے کہ چونکہ اس سے بچنا بہت دشوار ہے تو اگر نماز کی حالت میں کسی کام کے متعلق خیال آجائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دورانِ نماز

سوچ بچار کیا جائے بلکہ حتی المقدور وسوسوں کو دفع کرنے کی کوشش کرے۔ کہ نماز میں وسوسہ آنے پر اس کو دفع کر کے نماز میں انہماک رکھنا یہ بھی ثواب ہے۔ کہ وہ نمازی نفس امّارہ وشیطان سے جہاد کرنے والا ہے۔ کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نمازی کو نماز سے غافل کرنے والی ہیں۔

لہٰذا یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر نماز کے ارکان وغیرہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے اور اگر دورانِ نماز کسی بات کا خیال آجائے اور وہ سوچنے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن یاد آنے پر اسے دفع کرے اور نماز کی طرف توجہ لگائے۔ ہاں اگر نمازی نماز میں ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا تو اب سجدۂ سہو کرے گا۔ کیوں کہ ارکان میں تاخیر ہوئی آخر میں عرض ہے کہ ہمیں وسوسوں کو چھوڑنا چاہیئے نہ کہ نماز کو چھوڑ دیں۔

(فیوض الباری، ابواب التہجد، باب تفکر الرجل الخ (ملخصًا) الجزء الخامس پارہ ۵، صفحہ نمبر ۶۰/۵۹ مطبوعہ مکتبہ رضوان لاہور.)

(تفصیلی مسائل کے لئے فیوض الباری فی شرح صحیح بخاری پارہ پنجم دیکھئے)

تھکن کے وقت کی دُعا

﴿۱﴾ سُبْحَانَ اللّٰہِ	۳۳ بار	تمام پاکیاں اللہ تعالیٰ کے لئے
﴿۲﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	۳۳ بار	تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے
﴿۳﴾ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۳۴ بار	اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے

(بخاری شریف، کتب المناقب، باب مناقب علی رضی اللّٰہ عنہ، الجزء الاول، صفحہ نمبر ۵۲۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دعا میں تسبیح وتحمید وتکبیر سب کی تعداد ملکر سو (۱۰۰) بار ہوتی ہے۔ اسے تسبیح فاطمی بھی کہتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

مسند امام احمد میں بروایت حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا ثابت ہے۔ کہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں اس غرض سے آئیں کہ وہ حضور ﷺ سے ایک باندی حاصل کریں جو خدمت کرے۔ منقول ہے کہ سیّدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے دستِ مبارک چکی پیسنے اور پانی کھینچنے سے سرخ ہو گئے تھے اور ان کے چہرۂ مبارک کا رنگ جھاڑو دینے کے غبار سے اور کھانا پکانے کے دھوئیں سے متغیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ جب وہ آئیں تو حضور ﷺ کو گھر میں موجود نہ پایا۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:۔

میری صاحبزادی کیوں آئی تھیں بتایا گیا باندی مانگنے آئی تھیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ خود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ تم باندی چاہتی ہو۔ حالانکہ اس وقت کوئی باندی موجود نہیں ہے اور جب کہیں سے آئے تو بتانا ہم تمہیں عنایت فرمادیں گے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے فاطمہ دنیاوی محنت و مشقت بہت آسان ہے جس طرح بھی گزرے۔ اے فاطمہ حق تعالیٰ کی بندگی اور تقویٰ اختیار کرو اور اپنے شوہر کی خدمت گذاری کرو۔ میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو خادمہ سے بہتر ہے وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے ۳۳ مرتبہ اللہ کی تسبیح کرو اور ۳۳ مرتبہ اس کی حمد کرو اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

(مدارج النبوت)

اس حدیث سے ہمیں بہت سی نصیحتیں ملیں ایک یہ ہے کہ اگر شادی شدہ بیٹی اپنے والد سے گھریلو پریشانیاں ظاہر کرے تو والد کو چاہیئے کہ اسے تسلی دے اور صبر کی تلقین کرے۔ اگر صاحبِ حیثیت ہو تو اس کی اعانت کرے اور اسے آخرت کی فکر دلائے مگر آج کل معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ایسی صورت میں باپ اپنی بیٹی کو گھر روک لیتا ہے اور اس کے شوہر کو برا بھلا کہتا ہے۔ جس سے گھر اُجڑ جاتے ہیں۔ یہ نادانی کی بات ہے

کہ اپنی بیٹی کا گھر اجاڑ کر سمجھتا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کے ساتھ بھلائی کی ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بعض اُمراء اپنی جسمانی تھکن دور کرنے کے لئے خدمت گار رکھتے ہیں اور ان سے اپنی جسم کی مالش کرواتے ہیں، اپنے جسم کو دبواتے ہیں۔ اور بعض لوگ جو صاحبِ حیثیت نہیں وہ راتوں کو سڑکوں پر فٹ پاتھوں پر مالش والوں سے مالش کرواتے ہیں لیکن اس وقت وہ اپنے سَتر کا بالکل خیال نہیں رکھتے کہ ان کے گھٹنے بلکہ رانیں تک کُھلی رہتی ہیں اس فعل سے بچنا لازمی ہے کیونکہ اپنا سترِ عورت (جسم کا وہ حصہ جس کا چھپانا واجب ہے) دوسرے کے سامنے بلاضرورت کھولنا حرام ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اپنی معمولی سی تھکن کی خاطر ایک بڑے گناہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

خدمت گار یا عام مالش والوں کی وجہ سے صرف جسمانی طور پر راحت وسکون ملتا ہے۔ لیکن اللہ کے ذکر اور ثنا کرنے سے جسمانی کے ساتھ ساتھ روحانی راحت بھی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؏

(قرآن مجید، سورۃ رعد آیۃ نمبر ۲۸، پارہ نمبر ۱۳)

ترجمہ:۔ سن لو اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی میں دلوں کا چین ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تھکن دور کرنے کے ناجائز طریقوں سے محفوظ فرمائے اور شریعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

چھینک آنے پر دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؏ ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کو چھینک آئے تو متذکرہ دُعا پڑھے کہ یہ دُعا

سنت کی ادائیگی میں کفایت کرتی ہے۔

﴿۱﴾ صاحب مراۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کوئی چھینک آنے پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ** ۵ کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْشَآءَ اللّٰہ تعالیٰ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

﴿۱﴾ حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں جو کوئی چھینک آنے پر یوں کہے یعنی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ** تو اسے کبھی داڑھ اور کان کا درد نہ ہوگا۔

چھینک کے وقت اپنا پورا چہرہ یا پورا منہ کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لینا سنت ہے کہ اس سے رطوبت کی چھینٹیں نہ اڑیں گی اور اپنے یا دوسرے کے کپڑے خراب نہ ہوں گے اور چھینک کی آواز حتی الامکان پست کرنا بھی سنت ہے۔ لہذا چھینک کی آواز پست ہو اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کی بلند ہو۔ (مِرأۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتثاؤب، الفصل الثانی صفحہ نمبر ۳۹۶ ضیاء القرآن لاھور کراچی.)

بعض لوگ بلند آواز سے چھینکتے ہیں اُن کو احتیاط کرنی چاہئے بالخصوص لوگوں کے اجتماع میں اور اس سے زیادہ احتیاط مسجد میں کرنی چاہیئے۔

چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کے لئے دُعا

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ۵ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔

(بخاری شریف، کتاب الأدب، باب اذاعطس کیف یشمّتُ، الجزء الثامن، صفحہ نمبر ۵۰ مطبوعہ دار طوق النجاۃ بیروت.)

درس:- پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی چھینکنے پر الحمد للہ کہے تو سننے والے پر جواب دینا واجب ہے (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الأستبراء، الجزء التاسع، صفحہ نمبر ۵۹۳ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان.) یعنی وہ **یَرْحَمُکَ**

اللہ کہے۔

چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو اس وقت کی دُعا

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ؀ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

(مِراٰۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتثاؤب، الفصل الاول، الجزء السادس صفحه نمبر ۳۹۴ ضیاء القرآن لاهور.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! چھینک آنے پر جب کوئی الحمد اللہ کہے اور کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو چھینکنے والا مندرجہ دعا پڑھے کیونکہ فرشتے اُس کی چھینک کا جواب دیتے ہیں چھینکنے والا اُن کی نیت سے دُعا کرے۔ (مِراٰۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتثاؤب، الفصل الاول، الجزء السادس صفحه نمبر ۳۹۴ ضیاء القرآن لاهور.)

غائب شخص کی چھینک پر جواب دینے کی دُعا

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ اِنْ حَمِدْتَّ اللّٰہَ ؀

ترجمہ:- اگر تو نے اللہ کی حمد کی ہو تو اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

(مِراٰۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتثاؤب، الفصل الاول، الجزء السادس صفحه نمبر ۳۹۴ ضیاء القرآن لاهور.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! کسی شخص نے دیوار کے پیچھے چھینک ماری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مندرجہ دعا پڑھی البتہ اگر ایسے شخص کی آواز کے ساتھ **الحمدللہِ** کی آواز بھی آجائے تو پھر **یَرْحَمُكَ اللّٰہ** یا **یَرْحَمُهُ اللّٰہ** کہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ جو چھینک آنے پر اللہ کی حمد نہ کرے تو اُسے جواب نہیں دیا جائے گا جیسا کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

الحدیث :۔ حضرت عُبَید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی۔ فرمایا چھنکنے والے کو تین بار جواب دو پھر جو زیادہ کرے تو اگر چاہو جواب دو اگر چاہو تو جواب نہ دو۔ (ترمذی شریف، کتاب الأدب، باب ماجآء کَم یشمّت العاطس، رقم الحدیث ۲۷۵۳، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۳۴۲ دار الفکر بیروت.)

صاحب مراۃ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مسلمان کو تین چھینکوں کا جواب دینا سنت ہے مگر چوتھی چھینک کا جواب دینا سنت نہیں تمہاری مرضی پر ہے لیکن اگر جواب دیا تو اِن شآء اللہ ثواب ملے گا کہ مسلمان کو دُعا دینا عبادت ہے (دوسری بات یہ ہے کہ حدیثِ مبارک میں) یہ ارشاد نہ ہوا کہ خود چھینکنے والا چوتھی چھینک پر الحمد للہ کہے یا نہ کہے ظاہر یہ ہے کہ کہے کیونکہ حمد الٰہی بہتر ہی ہے۔ (مِراۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتثاؤب، الفصل الثانی، صفحہ نمبر ۳۹۳ ضیاء القرآن لاہور کراچی.)

چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس وقت کی دُعا

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ○

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

(ترمذی شریف، کتاب الأدب، باب ماجآء کیف تشمیت الخ، رقم الحدیث ۲۷۴۸، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۳۳۹ دار الفکر بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکا کرتے تھے (یعنی دیدہ دانستہ ناک میں تنکا ڈال کر) اس اُمید پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما دیں۔ **یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ** یعنی اللہ تم پر رحم کرے مگر تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے بجائے (**یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ○**) فرماتے پس معلوم ہوا کہ رحمت و مغفرت صرف مسلمانوں کے لئے ہے البتہ کفار کے لئے ہدایت کی دعا کر سکتے ہیں کہ وہ ہدایت

پاکر ایمان قبول کرلیں۔

جب کوئی چھینک کا جواب دے تو چھینکنے والے کی اسکے لئے دُعا

یَغفِرُ اللّٰہُ لَنَاوَلَکُمْ ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ ہماری اورتمہاری مغفرت فرمائے۔

(ترمذی شریف، کتاب الأدب، باب ماجآء کیف تشمیت الخ، رقم الحدیث ۲۷۴۹، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۳۴۰ دارالفکر بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! چھینکنے والے کو الحمد للہ کہنا سنت اور جو کوئی دوسرا سُنے اُس کو جواب دینا واجب پھر چھینکنے والے کو جواب دینے والے کے لئے دُعا کرنا مستحب ہے یعنی وہ دُعا کرے جو اوپر ذکر کی گئی۔

چونکہ چھینک اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیئے بس اس حمد سے اُس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کی لہذا سننے والے نے اُسے دُعا دی اس طور پر اُس نے چھینکنے والے پر احسان کیا لہذا احسان کا بدلہ احسان سے ادا کرتے ہوئے چھینکنے والے نے جواب دینے والے کو دعا دی غرض یہ کہ پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنّتوں میں حکمتوں کے خزینے پنہاں ہیں۔

جماھی کے وقت کی دُعا

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

ترجمہ:۔ نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اورنہیں قوت (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند وبالا عظمت والا ہے۔

الحدیث۔جب کوئی جماہی (یا جمائی) لیتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الأدب، باب اتثاؤب الخ، الجزء الثامن، صفحہ نمبر ۵۰ مطبوعہ دارطوق النجاۃ بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جماہی سُستی کی علامت ہے اس سے جسم میں جُمود طاری ہوتا ہے چھینک رب تعالیٰ کو پسند ہے اور جماہی شیطانی کو پسند ہے اس لئے حضرات انبیاءً کرام علیہم السلام کو جماہی کبھی نہیں آئی۔

جماہی دفع کرنے کی تین تدبیریں ہیں ﴿۱﴾ جب جماہی آنے لگے تو ناک کے ذریعے زور سے سانس نکال دے۔ ﴿۲﴾ یا نیچے کا ہونٹ دانتوں میں دبالے ﴿۳﴾ یا یہ خیال کرے کہ حضرات انبیاءً کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی۔ جب جماہی نہ رکے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا انگلیوں کی پشت منہ پر رکھ لے کیونکہ حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا کہ:۔

جب تم میں سے کوئی جماہی لینے لگے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے ورنہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔(مسلم شریف، کتاب الزاھدوالرقائق، باب تشمیت العاطس و کراھیة التثاؤب، رقم الحدیث ۲۹۹۵، صفحہ نمبر ۱۵۹۷ دارابن حزم بیروت۔)

بعض لوگ جماہی لیتے وقت منہ سے قہقہہ سے ملتی جلتی عجیب وغریب آواز نکالتے ہیں یہ ناپسندیدہ ہے لہٰذا اس سے احتیاط کی جائے بالخصوص مسجد میں یونہی بعض لوگ مسجد میں ڈکار اس قدر بلند آواز سے لیتے ہیں گویا کہ کوئی بکرا ذبح کیا جارہا ہے کھانسی کے متعلق بھی چاہیے کہ مسجد میں بلاعُذر نہ کھانسے بلکہ عُذر کی صورت میں بھی یہی کوشش کرے کہ کھانسی کی آواز بلند نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آدابِ مسجد کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ آخر میں عرض ہے کہ جماہی کے وقت کی دُعا مجھے کتابوں میں نہیں ملی حدیث مبارک کی روشنی میں یہ دُعا لکھ دی کہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جماہی میں شیطانی اثر پایا جاتا ہے لہٰذا شیطانِ لعین کو بھگانے کیلئے مذکورہ دُعا لکھ دی گئی ہے۔ جماہی لیتے وقت ہاتھ رکھ لینے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ گرد وغبار اور کیڑے مکوڑے منہ میں داخل نہ

ہوں گے کیونکہ اس وقت منہ کھل جاتا ہے۔

کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرِھَا وَ مُرۡسَاھَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ o

(قرآن مجید، سورۃھود آیۃ نمبر ۴۱، پارہ نمبر ۱۲ .)

ترجمہ:۔ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

علم میں اضافے کی دُعا

رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا o (قرآن مجید، سورۃطہ آیۃ نمبر ۱۱۴، پارہ نمبر ۱۶ .)

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (کنز الایمان)

کفر کی نشانی ﴿مثلاً مندر۔ گرجا۔ گردوارہ وغیرہ﴾ دیکھتے وقت کی دُعا

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ اِلٰھاً وَّاحِدً الَّا نَعۡبُدُ اِلَّا اِیَّاہُo (غنیۃ الطالبین)

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ معبود یکتا ہے ہم عبادت نہیں کرتے مگر صرف اسی کی۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! مندر ہندوؤں کی اور گرجا عیسائیوں کی اور گردوارہ سکھوں کی پوجا گاہ کا نام ہے۔ اور یہ لوگ بلا شبہ کافر ہیں اور ان کی پوجا گاہیں کفر کی نشانیاں ہیں۔ یہاں پر کفر وشرک ہوتا ہے لہٰذا ان کی عمارتوں کو دیکھ کر یہ دعا جو اوپر تحریر کی ہے پڑھی جائے۔

حضور غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت فرمائی کہ

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کفر کی کوئی بات دیکھے یا سُنے اور اس وقت مندرجہ بالا دعا پڑھے تو (اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ) دنیا میں جتنے مشرکین مرد و عورتیں ہیں ان سب کی تعداد کے برابر اس کے نامہٗ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مندروں کے گھنٹے اور سنکھ (ناقوس یعنی بڑی کوڑی جو مندروں میں بجائی جاتی ہے) کی آواز اور گرجا وغیرہ کی عمارت کو دیکھ کر بھی یہ دُعا پڑھے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، حصہ دُوم صفحہ نمبر ۲۶۸ مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار.)

اندازہ لگائیے کہ روئے زمین پر کتنے مشرک مرد و عورتیں ہوں گی کہ چھٹانک بھر زبان کو اتباعِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرکت دینے سے کروڑہا نیکیاں ہمارے نامہٗ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ اے عاجز انسان یہ نہ سوچ کہ دعا اتنی مختصر اور اجر و ثواب اتنا کثیر بس یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھ کہ جو ذاتِ مقدس ثواب عطا فرمانے والی ہے وہ ہر عجز و نقص سے منزہ و مبرا ہے۔ تو مانگتے مانگتے تھک جائے لیکن وہ ذاتِ مقدس دیتے دیتے نہ تھکے۔ اس کی رحمتوں کے خزانے لامحدود ہیں۔

مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا○ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا رأی مُبْتَلٰی، رقم الحدیث ۳۴۴۲، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۷۲ دار الفکر بیروت.)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا۔ اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

برادرم مولانا حسن رضا خان صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ایک طبیب کو لائے ۔ کیونکہ مجھے بخار بہت شدید تھا۔ اور کان کے پیچھے گلٹیں (گانٹھ یا غدود وغیرہ) ہوگئی تھیں ۔ ان دنوں شہر بریلی میں مرضِ طاعون بشدّت تھا۔ طبیب صاحب نے مجھے دیکھ کر کئی مرتبہ کہا۔ یہ وہی ہے (یعنی طاعون ہے) میں بالکل کلام نہیں کر سکتا تھا اس لئے انہیں جواب نہ دے سکا حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ طبیب صاحب غلط کہہ رہے ہیں ۔ نہ مجھے طاعون ہے اور نہ کبھی اِنشاءاللہ العزیز ہوگا۔ اس لئے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر وہ دُعا پڑھ لی ہے جو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر دُعا (**الحمد لِلّٰہ الذی عافانی الخ**) پڑے گا وہ اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ پھر اعلٰحضرت نے فرمایا کہ ہر انسانی و آسمانی بلا میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔ لیکن تین چیزوں میں یہ دُعا نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ **زکام**:- کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

﴿۲﴾ **کھجلی**:- کہ اس سے امراض جِلد یہ اور جذام وغیرہ کا انسداد ہو جاتا ہے۔

﴿۳﴾ **آشوب چشم**:- کہ یہ نابینائی کو دفع کرتا ہے۔

(ملفوظات اعلٰی حضرت رضی اللّٰہ عنہ، حصہ اول صفحہ نمبر ۳۳/۴ مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار .)

کیوں کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ ان تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو اس دُعا کو پڑھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اتنی آواز کے ساتھ نہ پڑھے کہ مصیبت زدہ سُن لے کیوں کہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنے سے اس کی دل شکنی ہوگی۔

نیا چاند دیکھتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ أَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ

وَرَبُّكَ اللّٰهُo(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب مایقول عندرؤیۃالھلال، رقم الحدیث ۳۴۶۲، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۸۱ دارالفکر بیروت.)

ترجمہ:- یاالٰہی اس چاند کو ہم پر برکت کے ساتھ اور ایمان و سلامتی اور اسلام (اے پہلی رات کے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ تعالٰی ہے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ہلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔لہٰذا پہلی رات کے چاند کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔مشرکوں کے معبودانِ باطلہ بے شمار تھے اور اب بھی انہوں نے اپنے بہت سے جھوٹے معبود بنائے ہوئے ہیں۔نمرود کے زمانے میں لوگ چاند کو ربّ مانتے تھے۔لیکن رسولِ اکرم ﷺ کا اُمّتی چاند دیکھ کر اسکے نہ صرف رب ہونے کا انکار کرتا ہے بلکہ مشرکوں کا بھی ردِّ بلیغ کرتا ہے کہ اے چاند تو ربّ نہیں ہے۔ بلکہ تیرا اور میرا ربّ، ربِ ذوالجلال ہے جو خالقِ کائنات ہے بہت سے لوگ تجھے معبود مان کر گمراہ ہوئے لہٰذا میں اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مالکِ حقیقی خداوندِ قدوس سے اپنے ایمان و اسلام کی سلامتی چاہتا ہوں۔اور عقائد کے علاوہ اُن اعمال کی آرزو رکھتا ہوں جن سے اللہ تعالٰی راضی ہو کہ میری زندگی کا مقصود رضائے الٰہی ہے۔کیونکہ میں اس نبی کریم ﷺ کا اُمّتی ہوں جس کی انگشتِ مبارکہ سے چاند دوٹکڑے ہوا۔

معلوم ہوا کہ اس دعا کو پڑھ کر بندۂ مومن اللہ تعالٰی کی وحدانیّت و ربوبیّت کی شہادت دیتا ہے۔اور حضور ﷺ کی عظمت وحشمت کا اظہار کرتا ہے۔

جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دُعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِo

ترجمہ:- میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس تاریک ہو جانے والے کی برائی سے۔

(ترمذی شریف، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المعوذتین، رقم الحدیث ۳۳۷۷، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۴۰ دارالفکر بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح دن میں اللہ تعالےٰ نے سورج کی حرارت سے اجالے کا انتظام کیا ہے۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ سورج کی حدّت فصلوں اور انسانوں کی ضروریاتِ زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح رات میں چاند کی چاندنی سے رَوشنی کا انتظام فرمایا۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ رات کا وقت آرام کے لئے ہے۔ لہٰذا اس وقت میں ٹھنڈی روشنی کا انتظام مناسب تھا جب چاند چھپ جاتا ہے تو تاریکیاں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں اور لٹیروں کی بن آتی ہے۔ یا تاریکی میں انسان برائی کی طرف جلد راغب ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی جارہی ہے کہ یا الٰہی مجھے ڈوبنے والے اور اپنے نفس کی برائی سے مامون ومحفوظ فرما۔

آئِینہ دیکھتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ○

(صحیح ابن حبان، باب الادعیة، رقم الحدیث، ذکر مایستحب للمرء الخ الجزء)

ترجمہ:- یا اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق) بھی اچھی کر دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُعا جو بظاہر مختصر ہے لیکن اگر اس کی معنوی گہرائیوں میں جائیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ یہ دعا اپنے اندر کتنی جامعیّت وافادیّت لئے ہوئے ہے۔ غور کیجئے کہ جب بندۂ مومن آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو بارگاہِ مصطفوی سے اسے یہ تعلیم دی گئی کہ یوں دُعا کرے (اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ الخ) سبحان اللہ! جب بندۂ مومن اپنا چہرہ آئینے میں دیکھتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کرتا ہے۔ کہ یا اللہ جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میری سیرت بھی اچھی بنا دے گویا یہ بتایا گیا کہ مومن کی شان یہ ہے کہ یہاں وہ اپنی صورت کو آئینہ میں دیکھتا ہے تو وہاں اپنی سیرت کے خوب تر

ہونے کی بھی التجا کرتا ہے۔ کیوں اصل الاصول چیز سیرت و کردار کا جامع کمالات سے متصف ہو جانا ہی ہے۔ اور یہ بات ہم میں جب ہی پیدا ہو سکتی ہے جب ہم اپنی سیرت کو سیرتِ نبوی کے آئینۂ مقدسہ میں ڈھال لیں۔

اللہ اکبر! ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیا تھا تو آپ نے مختصر مگر جامع الفاظ میں جواب عنایت فرمایا:۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔

یعنی قرآن پاک نے جن محاسن اوصاف اور مکارمِ اخلاق کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کمال درجہ متصف تھے۔ اور جن بیکار باتوں اور فضول کاموں سے بچنے کی ترغیب دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے پوری طرح منزّہ و مبّرا تھے۔ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام افعالِ جمیلہ و خصال حمیدہ کے مجسمۂ پیکر تھے۔ لہٰذا اُمّتیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور اپنے کردار کو اخلاقِ حسنہ سے مزیّن کریں۔ کیونکہ یہ سب سے بڑی سعادت ہے۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اِنَّ اَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

ترجمہ:۔ یقیناً مومنوں میں بلحاظِ ایمان زیادہ کامل وہ ہے جو اخلاق میں ان سے (یعنی دوسرے مؤمنوں سے) بہتر ہو۔

بیان یہ ہو رہا تھا کہ مومن آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنی سیرت کی بھی فکر کرے اور اُسے سنوارنے کی سعی کرے۔ مگر آج کا نوجوان جب آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے سراپا میں گم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی یہ فکر ہوتی ہے کہ میری صورت کی زینت میں کوئی کسر نہ رہ جائے۔ اس کے ہاتھ بالوں کو سنوارتے سنوارتے نہیں تھکتے۔ اور دُعاءِ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے فلمی گیت کی گنگناہٹ ہوتی ہے۔ یہ دُعا ہمیں اس بات کا درس دیتی ہے کہ بھائی اپنی سیرت کی بھی فکر کرا یسا نہ ہو کہ کہیں تیری خوبصورتی بدکرداری کی وجہ سے دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی کا سبب بن جائے۔ (العیاذ باللہ)

ستاروں کو دیکھتے وقت کی دُعا

رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(قرآن مجید، سورۃ آل عمران آیۃ نمبر ۱۹۱، پارہ نمبر ۴ .)

ترجمہ:- اے ہمارے رب تو نے اس کو بے کار نہ بنایا۔ پاکی تیرے لئے۔ پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جس نے ستاروں کو دیکھا اور اس کے عجائبات اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تفکّر کر کے آیت (رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ الخ) پڑھی تو اس کے نامۂ اعمال میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

ہوسکتا کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ انکی نیکیاں ستاروں کے برابر ہیں اور ہم صرف یہ مختصر دعا پڑھیں اور ہمیں ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں مل جائیں تو یوں ہمیں معاذ اللہ ان کی برابری حاصل ہو جائے گی۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی کسی ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا ہے تو پھر ما وشما کس گنتی میں ہیں۔ بلکہ اس کو یوں سمجھیئے کہ نیکیوں کی تعداد میں برابری سے ہمسری لازم نہیں آتی کہ تعداد کا برابر ہونا الگ بات ہے اوران کے ثواب کا کم یا زیادہ ہونا الگ بات ہے۔ مثلاً

حدیث پاک میں فرمایا گیا۔ کہ جو خانۂ کعبہ کے طواف کے قصد سے گھر سے چلے۔ اور

اونٹ پر سواری کرے تو جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے نیکی لکھتا ہے۔اور خطا مٹاتا ہے۔اور درجہ بلند فرماتا ہے۔

(بیهقی، راوی حضرت ابو هریره رضی الله عنه)

معلوم ہُوا کہ خانۂ کعبہ کی طرف اٹھنے والا ہر قدم نیکی کا مستحق اور خطا کی معافی اور درجہ کی بلندی کا باعث ہے۔مگر جس کا قدم جس قدر اخلاص کے ساتھ اٹھے گا اتنا ہی زیادہ قربِ خداوندی حاصل ہوگا۔لہٰذا وہ اتنا ہی زیادہ مرتبہ وفضیلت والا ہوگا۔سمجھنے کے لئے اس مثال کو لے لیں کہ لوہے کے چالیس گلاس ایک ایک کلو کے ہیں اور ایک ایک کلو کے چالیس گلاس سونے کے ہیں۔ بظاہر تو تعداد برابر ہے لیکن ان کی قیمت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔لہٰذا تعداد کی برابری دیکھ کر اگر کوئی لوہے کے گلاس والے کو سونے کے گلاس والے کے برابر سمجھ لے تو یہ اس کی نادانی ہوگی۔

مرغ کی بانگ سُن کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَo

(بخاری. راوی حضرت ابو هریره رضی الله عنه)

ترجمہ:-یاالٰہی میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔کیونکہ مرغ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے۔بے شمار پرندے اس دنیا میں موجود ہیں لیکن کسی دوسرے پرندے کے بولنے پر کسی دُعا کے پڑھنے کی روایت نہیں ملتی **(وَاللّٰهُ اَعْلَمُ)** مگر مرغ کے بولنے پر دُعا کی تعلیم دی گئی۔اور اس کی عِلّت یہ بتائی گئی کہ وہ فرشتہ دیکھتا ہے۔اور فرشتے نوری مخلوق ہیں۔گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔معصوم ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گدھے کے رینگنے (آواز) پر پڑھنے کی دُعا

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِo

(ترمذی. راوی حضرت ابوهريره رضی الله عنه)

ترجمہ:- میں اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

کُتّے کے بھونکنے پر پڑھنے کی دُعا

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِo

(ترمذی. راوی حضرت ابوهريره رضی الله عنه)

ترجمہ:- میں اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کُتّے کو بھونکتے اور گدھے کو رینکتے سُنو تو تعوّذ پڑھنی چاہیئے۔ مندرجہ بالا تعوّذ کے علاوہ دوسرا تعوذ بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی عِلّت یہ بتائی گئی۔ کہ یہ دونوں جانور شیطان کو دیکھتے ہیں۔

معلوم ہُوا کہ جب جانوروں کے شیطان کو دیکھنے پر اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہو تو یہ بات اولیٰ تر ہوئی کہ جب کسی کو شیطانی فعل کرتے دیکھے تو پناہ طلب کرے۔ اور حسبِ استطاعت برائی کرنے والے کو برائی سے روکے۔

طلبِ باراں کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَاo اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ۲o

ترجمہ:- یاالٰہی ہمیں پانی دے۔ یاالٰہی ہمیں بارش دے۔

(بخاری شریف، كتاب الاستسقآء فی المسجدالجامع وباب الاستسقآء فی خطبةالجمعه، صفحه نمبر ۱۳۷/۸ مطبوعه قديمی كتب خانه)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب قحط سالی ہو اور بارش کی ضرورت ہو تو مذکورہ دُعا پڑھے۔ اگر پہلی دُعا پڑھ لی تو بھی کافی ہے۔ مگر ہر ایک دُعا کو تین مرتبہ پڑھنا بہتر ہے۔

ابنِ ماجہ کی روایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ وہ قحط، ظالم بادشاہ اور شدّتِ موت (یعنی موت کی سختی) میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔

الحدیث :- صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو۔ بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین پر (وہ بارش) کچھ نہ اُگائے۔ معلوم ہُوا کہ معاملات و عبادات میں کوتاہی کی صورت میں قحط کی وعید ہے۔ چاہے وہ بارش نہ ہونے کی صورت میں ہو یا دیگر طریقوں سے۔

نمازِ استسقا:- اِستسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے۔ مگر جماعت سنت نہیں چاہے تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ پڑھے۔

نمازِ اِستسقا کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ برہنہ سر پیدل جائیں اور ننگے پیر ہوں تو بہتر ہے۔ نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقہ و خیرات کریں۔ اور تین دن پہلے سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں پر بھی توبہ کریں۔ صرف زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے توبہ کریں۔ اور جن کے حقوق ذمہ ہیں ان کو ادا کریں۔ یا معاف کرائیں۔ بوڑھوں، بچوں، کمزوروں کے توسّل سے دعا کریں۔ اور سب آمین کہیں۔ غرض کہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیّا کریں۔ اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دُعا کریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر (یعنی بلند آواز سے) کے ساتھ نماز پڑھائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتٰكَ پڑھے۔ اور نماز کے بعد زمین پر

کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے بعد جلسہ کرے۔ یا ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا و تسبیح و استغفار کرے۔ اور اِثنائے جلسہ میں چادر لوٹائے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کردے۔ خطبہ ختم کرکے لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کی طرف منہ کرکے دُعا مانگے۔ بہتر وہ دُعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں ان میں سے ایک دُعا بیان کی جاتی ہے۔

دُعا:- اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ ○ (ابوداؤد شریف، کتاب الاستسقآء، باب رفع الیدین الخ، رقم الحدیث ۱۱۶۹، الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۳۰ مطبوعہ داراحیاء التراث بیروت.)

ترجمہ:- یا اللہ ہمیں ایسی بارش کا پانی پلا جو خوب برسنے والی ہو۔ نفع پہنچانے والی ہو۔ نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ جلدی برسنے والی ہو۔ دیر سے آنے والی نہ ہو۔

الحدیث :- سنن ابوداؤد میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا کی (یعنی مذکورہ دُعا) آپ نے یہ دُعا پڑھی ہی تھی کہ بادل گھر آئے (یعنی بارش شروع ہوگئی)

بادل آتا ہوا دیکھتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَافِیْهِ○

ترجمہ:- یا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں (یعنی بادلوں سے برسنے والی وہ بارش جو جانی و مالی نقصان کا باعث بنے)

(ابوداؤد. راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بادل آتا دیکھے تو مُتذکرہ دُعا پڑھے۔ کیوں کہ تجربہ و مشاہدہ تو یہ ہے کہ بادل اپنے ساتھ بارش لے کر آتے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتے

کہ ان بادلوں سے برسنے والی بارش ہمارے لئے سودمند ہے یا کہ نقصان دہ۔ لہٰذا بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ اپنے معبود کی بارگاہ میں التجا کی جائے کہ اے تمام جہانوں کے پالنے والے اگر یہ بادل برسات کا باعث بنے تو ایسی بارش ہو جو مالی و جانی نقصان کا باعث نہ بنے۔ بلکہ ہمارے لئے مفید ترین ہو۔

بادل کے کھلتے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

ترجمہ:- تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(ابو داؤد راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بادل آئے اور بارش نہ ہو بلکہ بادل چھٹ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرے کیوں کہ ہو سکتا تھا کہ ان بادلوں سے برسنے والی بارش ہمارے لئے نفع بخش نہ ہوتی بلکہ نقصان دہ ہوتی لہٰذا بادل کے کھل جانے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اور ہمیشہ اس بات پر اعتقاد رکھے کہ احکم الحاکمین کے ہر فعل میں حکمتوں کے خزینے پوشیدہ ہیں۔

بارش کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ سُقْيًا نَّافِعًا○ ترجمہ:- یاالٰہی ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے۔

(سنن البیہقی الکبریٰ، کتاب صلوۃ الخسوف، باب طلب الاجابۃعندنزول الغیث، رقم الحدیث ۶۲۶۱، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۳۶۲ مکتبہ دار الباز مکہ المکرمہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بارش برسنا شروع ہو جائے تو مذکورہ دعا پڑھے۔ کیونکہ زیادہ بارش فصلوں۔ مکانوں اور بالخصوص وہ مکان جو کچّے ہوتے ہیں ان کے لئے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جب بارش ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہونے والی بارش کا نفع مانگے۔

بارش کی زیادتی کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَلْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِo

(بخاری شریف،ابواب الاستسقآء،باب الستسقآء فی المسجدالجامع،الجزء الاول ،صفحہ نمبر ۱۳۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ:۔ یاالٰہی ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا یاالٰہی ٹیلوں اور پہاڑوں اور نالوں اور درخت اُگنے کے مقامات پر (یعنی جہاں جانی و مالی نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب بارش اس قدر ہو جائے کہ اب اس کی زیادتی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُتذَکِّرَہ دُعا کے ذریعے التجا کرے تاکہ بارش کی زیادتی نقصان کا سبب نہ بن سکے۔

بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَo

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات،باب مایقول اذاسمع الرَّعْدَ،رقم الحدیث ۳۴۶۱،الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۸۱ دارالفکر بیروت.)

ترجمہ:۔ یاالٰہی تو اپنے غضب سے ہم کو قتل نہ فرما۔ اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس کے آنے سے قبل ہمیں عافیت دے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب بادل زور سے گرجتے ہیں اور بجلی کی کڑک کانوں کو لرزا دیتی ہے تو ایسے موقع پر ہونے والی بارش اکثر طوفان کی صورت اختیار کر لیتی ہے جو ہلاکت و تباہی کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا ایسے موقع پر مذکورہ دُعا پڑھے تاکہ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر آسمانی و زمینی بلاؤں سے عافیت دے۔

آندھی کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ ھا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا و خَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھا وَشَرِّمَآ فِیْھَا اُرْسِلَتْ بِہٖ ؁

(مسلم شریف، کتاب صلوۃالستسقآء،باب التعوّذعندرؤیۃالریح الخ رقم الحدیث ۸۹۹،صفحہ نمبر ۴۴۶دارابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- یاالٰہی میں تجھ سے اس (یعنی آندھی) کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس (آندھی) کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو کچھ اس میں ہے۔اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب آندھی چلے تو مذکورہ دُعا پڑھے۔اگر اندھیرا بھی چھا جائے تو سورۃ **مُعَوَّذَتَین** (یعنی سورۃ الناس و سورۃ الفلق) بھی پڑھے۔

سورج گھن اور چاند گھن کے وقت کی دُعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؁ (بخاری راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا)

ترجمہ:-اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔(بلا شبہ تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ایامِ جاہلیت میں سورج یا چاند گہن (جسے گرہن بھی کہتے ہیں) ہو جاتا تو کفّار و مشرکین اس موقع پر ایسے اعتقاد کا اظہار کرتے تھے جس میں بُوئے شرک پائی جاتی تھی۔اس کے برعکس ہمارے آقا و مولیٰ نے ایسے موقع پر اللہ کی بڑائی بیان کرنے اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی تعلیم فرمائی۔تا کہ شرک کا ردِ بلیغ ہو۔ اور اس بات کا اظہار ہو کہ تمام طاقتیں اور قوّتیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت میں ہیں۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔کوئی عبادت کے لائق نہیں نماز کے علاوہ ایسے موقع پر اللہ

کی رضا کے لئے صدقہ و خیرات کرے۔

سورج گھن کی نماز:۔ سورج گہن کی نماز سنّتِ مؤکّدہ ہے۔ اور جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو تمام شرائط جو نمازِ جمعہ کے لئے ہیں۔ سوائے خُطبہ کے وہ اس نماز کے لئے بھی ہیں۔ نمازِ کسوف اس وقت پڑھیں جب سورج کو گہن لگا ہو تھوڑا یا زیادہ بلکہ گہن والے سورج پر ابر آ جائے جب بھی پڑھیں۔ البتہ اگر گہن ختم ہو گیا ہو تو اب نماز نہیں پڑھیں گے۔

اسی طرح ایسے وقت میں سورج کو گہن لگا جب نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یعنی زوال اور طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت تو نماز کسوف پڑھنا جائز نہیں۔ سورج گہن کی دو رکعت نماز پڑھے۔ جس طرح نفل پڑھتے ہیں۔ اس نماز کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔ اور نہ بلند آواز سے قراءت۔ دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ لی جائیں تو حرج نہیں۔ نماز کو طول دینے کے لئے طویل سورت پڑھے۔ ورنہ تخفیف کرے۔ البتہ دعا کو طول دے۔ امام دُعا کے لئے منبر پر نہ جائے۔ سورج گہن کی نماز کے وقت اگر نمازِ جنازہ آ جائے تو پہلے نمازِ جنازہ پڑھے بعد میں نماز کُسُوف پڑھے۔

چاند گھن کی نماز:۔ چاند گہن کے وقت کی نماز میں جماعت نہیں۔ مسلمان انفرادی طور پر نماز پڑھیں۔ چاند گہن کی نماز بھی نفل نماز کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ اور وقت کے لئے وہی مسئلہ ہے۔ جو سورج گہن کے بیان میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض مواقع اور بھی ہیں کہ اس وقت دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ ﴿۱﴾ تیز آندھی آئے ﴿۲﴾ دن میں سخت تاریکی ہو جائے ﴿۳﴾ رات میں خوفناک روشنی ہو جائے ﴿۴﴾ لگاتار کثرت سے بارش برسے ﴿۵﴾ بکثرت اولے برسیں (یعنی برف کی مانند چھوٹے چھوٹے گولے) جو فصلوں کو خصوصًا تباہ کرتے ہیں ﴿۶﴾ آسمان تیز سرخ ہو جائے ﴿۷﴾ آسمانی بجلیاں گریں ﴿۸﴾ بکثرت تارے ٹوٹیں ﴿۹﴾ طاعون یا دوسری

وَبا پھیل جائے ﴿۱۰﴾ زلزلے آئیں ﴿۱۱﴾ دشمن کا خوف ہو ﴿۱۲﴾ وحشتناک واقعہ ہوجائے۔ (بھار شریعت، الجزء الاول، حصہ چھارم صفحہ نمبر ۴۳۵، گھن کی نماز کا بیان، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.))

غرضیکہ بندۂ مومن ہر مصیبت پر نماز کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرے اور شکر بجا لائے۔ بے صبری کا اظہار نہ کرے۔

طُلوعِ آفتاب کے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَقَالَنَا یَومَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُ نُوبِنَاo

(مسلم شریف، کتاب صلاۃالمسافرین وقصرھا، باب ترتیل القراءۃ الخ رقم الحدیث..... دار ابن حزم بیروت)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آج کے دن ہمیں معافی دی اور ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں ھلاک نہ کیا۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سورج نکل آئے تو مذکورہ دُعا پڑھے کوئی شخص نہیں جانتا کہ میں کب مروں گا۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ مطلع کردے۔ لھذا مؤمن دن کی ابتدا کو پائے تو شکرِ الٰہی بجالائے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایام میں سے ایک یوم اور عطا فرمایا۔ اس نعمت کا شکر یوں کرے کہ توبہ سے اپنے گناہوں کی سیاہی کو دھوئے۔ اور عمل اخلاص سے اپنے نامۂ اعمال کو منوّر کرے اور عہد کرے کہ جب تک زندگی باقی ہے اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں گذارے گا۔ یہی دنیا آخرت کی فلاح وکامرانی کا تاج ہے۔

غروبِ آفتاب کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَااِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْ بَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَآئِکَ فَاغْفِرْلِیْo (تصحیفات المحدثین، الجزء الاول صفحہ نمبر ۳۰۶، رقم

الحدیث ۳۴۴۱،المطبعۃالعربیہ الحدیثۃقاہرہ)

ترجمہ:-یاالٰہی یہ رات کے آنے اوردن کے جانے کا وقت ہے۔اور تیرے پکارنے والوں(مؤذّنوں) کی آواز(اذان) کاوقت ہے۔پس مجھے بخش دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مغرب کی اذان کے وقت یعنی بعدِغروبِ آفتاب مذکورہ دُعاپڑھے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دُعا(جو تحریر کی گئی)مغرب کی اذان کے وقت پڑھنی بتلائی۔

ستارہ ٹوٹتا دیکھتے وقت کی دُعا

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ (ابن السنی)

ترجمہ:-جواللہ تعالےٰ چاہے۔کوئی قوت نہیں مگراللہ تعالیٰ کی(مدد)سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بعض دفعہ رات کے وقت ہمیں آسمان سے ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ایسے وقت میں مذکورہ دُعاپڑھنی چاہیئے۔

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ (ترمذی شریف،کتاب الدعوات،باب مایقول اذادخل السُوق،رقم الحدیث ۳۴۳۹ الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۷۱ دارالفکر)

ترجمہ:-اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ یکتا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اس کی بادشاہت ہے۔اوراسی کے لئے حمد ہے۔وہی جِلاتا اور مارتا ہے۔وہ(ایسا)زندہ ہے۔جسے موت نہیں۔تمام بھلائیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں۔اوروہ ہر چیز پر قادر ہے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب بازار میں داخل ہوتو مُتذ َکّرہ دُعا پڑھے۔اس دُعا کے پڑھنے کی بہت فضیلت حدیث شریف میں آئی ہے۔

الحدیث :۔ جوشخص بازار میں داخل ہوتے وقت (جو دُعا تحریر کی گئی) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ اوراس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا۔ اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا۔اوراس کے لئے ایک گھر جنّت میں بنائے گا۔

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات،باب مایقول اذادخل الخ،رقم الحدیث ۳۴۴۰ الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۷۱ دارالفکربیروت)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جب وہ بازار میں داخل ہوتو مُتذ َکّرہ دُعا پڑھے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو بازار میں کچھ کام نہ بھی ہوتا تو بازار چلے جاتے تا کہ اس دُعا کی فضیلت کو پائیں۔یعنی صرف دُعا پڑھ کر اجروثواب پانے کے لئے۔

پھل لیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ کَمَآ اَرَیْتَنَآ اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا آخِرَهٗ ٥

ترجمہ:۔یاالٰہی جس طرح تو نے ہمیں اس کا اول دکھایا ہے تو اس کا آخر دکھا۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی پھل کا ھدیہ پیش کرے تو درود شریف پڑھ کر پھل کو آنکھوں اور ہونٹوں پر لگائے اور پھر مُتذ َکّرہ دعا پڑھے۔

الحدیث :۔ بیہقی نے دعوات ِکبیر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب نیا پھل حضور کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا تو اسے آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ دُعا (یعنی مُتذ َکّرہ دعا) پڑھتے۔ پھر جو بچہ حاضر ہوتا اسے دیتے۔(بحوالہ بہار شریعت)

وضو سے پہلے کی دُعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

ترجمہ:۔اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الطھارہ،باب التسمیة علی الوضوء،رقم الحدیث ۱۰۱، الجزء الاول صفحہ نمبر ۶۹ داراحیاء التراث بیروت)

﴿۲﴾ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ o

ترجمہ:-اللہ کے نام سے شروع تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے

(المعجم الصغیر،حرف الألف من اسمہٖ احمد،۱۹۶ الجزء ۱ صفحہ نمبر ۱۳۱، المکتب الاسلامی بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! وضو سے پہلے"**بِسْمِ اللّٰہ**" پڑھنے سے وضو میں بھی برکت ہو جاتی ہے۔

دَارِ قُطنِی اور بیہقی اپنی سُنَن میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔جس نے"**بِسْمِ اللّٰہ**" کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر"**بسم اللّٰہ**" پڑھ کر وضو کیا تو اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گذرا۔معلوم ہُوا جس نے"**بسم اللّٰہ**" پڑھ کر وضو کیا تو ایسی برکت ہوئی کہ بدن کے وہ حصے بھی پاک ہو گئے جو وضو میں نہیں دھوئے گئے۔لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوا تو یقین جانیئے اس میں ہمارا بہت بڑا فائدہ ہے۔وہ یوں مجھیئے امام مالک ونسائی۔حضرت عبداللہ منابجی سے راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے تو کُلّی کرنے سے منہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے۔اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھ

کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ناخنوں کے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں کے اور جب پاؤں کو دھویا تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں کی۔ معلوم یہ ہوا کہ وضو کرنے سے **مُتَوضّی** (وضو کرنے والا) کے گناہ جھڑتے ہیں مگر ان اعضاء کے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں لیکن جب **بِسۡمِ اللّٰه** پڑھی تو فرمایا گیا کہ تمام بدن پاک ہو گیا۔ بس معلوم ہوا کہ تمام بدن کے گناہ نکل گئے۔

سُبحَانَ اللّٰه! یہ بخششیں یہ فضیلتیں یہ عنایتیں مگر ان کے لئے جو اتباعِ رسول کو اپناتے ہیں جو تمام غلامیوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف غلامیٔ مصطفٰے کو قبول کرتے ہیں کیوں کہ وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ غلامیٔ مصطفٰی کو پا کر تمام غلامیوں سے آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسے سچّے غلاموں ہی کے لئے جہنّم سے آزادی کا مژدۂ جانفزا ہے۔

یاد رکھیئے کہ وضو سے حاصل ہونے والی نورانیت ایسی قائی و دائمی ہے کہ قیامت کے دن بھی ختم نہ ہوگی۔ اعضاءِ وضو سے آثارِ وضو کی ایسی نورانی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں گی جو دوسری امتوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہونگی کیوں کہ یہ اعزاز صرف **مُحَمَّد** مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو حاصل ہے۔

الحدیث:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہونگے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کر لے۔

(بخاری شریف، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغُرُّ الخ الجزء الاول صفحه نمبر ۲۵ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

الحدیث:- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے "**بسم الله**" نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔ (یعنی وضو کامل نہیں)

(ابن ماجه شریف، کتاب الطهاره، باب التسمیة فی الوضوء، رقم الحدیث ۳۹۸،

الجزء الاول صفحه نمبر ۲۴۲ دار المعرفه بیروت .)

لہٰذا وضو "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر شروع کریں۔

وضو کے درمیان پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ٥

ترجمہ:- اے اللہ مجھے بخش دے اور میرے گھر میں برکت وکشادگی دے اور میرے گھر روزی میں برکت عطا فرما۔ (عمل الیوم واللیلة للنسائی، مایقول اذاتوضاء، رقم الحدیث ۸۰، الجزء الاول صفحه نمبر ۱۷۲، مؤسسته ارساله بیروت)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! وضو کرتے وقت اس دُعا کی بہت ہی فضیلت ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا۔ آپ نے وضو شروع کیا اور میں نے سُنا کہ آپ وضو کرتے ہوئے فرمارہے تھے (**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ** الخ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ یہ دُعا پڑھ رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں نے کوئی چیز چھوڑ دی۔

(عمل الیوم واللیلة للنسائی، مایقول اذاتوضاء، رقم الحدیث ۸۰، الجزء الاول صفحه نمبر ۱۷۲، مؤسسته ارساله بیروت)

سُبْحَانَ اللّٰه ! معلوم ہوا کہ یہ دُعا ایسی فضیلت رکھتی ہے کہ اگر وضو کرتے ہوئے اسے پڑھا جائے تو گویا بندہ، بندہ نواز سے دنیا وآخرت کی تمام بھلائیں مانگ لیتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ٥ پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

الحدیث :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ جب تم وضو کرو تو "**بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰه**" پڑھ لیا کرو کہ جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (معجم الصغیر للطبرانی ،

حرف الالف من اسمہ احمد،الجزء الاول صفحہ نمبر ۱۳۱،المکتب الاسلامی بیروت.رقم۱۹۶)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث سے اس دُعا کی فضیلت بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ جب وضو کرنے والا اس دُعا کو پڑھ لے گا تو اس کا یہ وضو جب تک ختم نہ ہوگا اس وقت تک برابر کراماً کاتبین اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

مسجد کو دیکھتے وقت کی دُعا

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِo

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِo

(جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف جذب القلوب الخ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد کے پاس سے گزرتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے لہٰذا مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا میں ایک آسان اور مشہور و معروف صیغے والا درود لکھ دیا ہے اگرچہ اس کے علاوہ کوئی اور درود شریف پڑھنا چاہے تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعائیں

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلٰمُ عَلٰے رَسُوْلِ اللّٰہِo

ترجمہ:۔میں اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

(ابن ماجہ شریف، کتاب المساجد والجماعات،باب الدعاء عندخول المسجد،رقم الحدیث ۷۷۱،الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۲۵)

﴿۲﴾ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَo

ترجمہ:- یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔
(ابن ماجه شريف، كتاب المساجد الخ، باب الدعاء، الخ، رقم الحديث ۷۷۲، الجزء الاول صفحه نمبر ۴۲۶ مطبوعه دار المعرفه بيروت)

﴿۳﴾ **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ**o

ترجمہ:- یا اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (ابن ماجه شريف، كتاب المساجد الخ، باب الدعاء، الخ، رقم الحديث ۷۷۱، الجزء الاول صفحه نمبر ۴۲۵ مطبوعه دار المعرفه بيروت)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں داخل ہونے کے باب میں تین دعائیں تحریر کی ہیں۔ ان میں ایک دعا کا پڑھ لینا کافی اور اگر تینوں دعائیں پڑھنا چاہے تو اسی ترتیب سے پڑھے جیسے تحریر کی گئی ہیں۔

دعا نمبر تین کی فضیلت میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمارے لئے بامراد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھتے کہتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑھے گا وہ تمام دن شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (مشکوٰۃ)

مسجد میں داخِل ہونے کا طریقہ:-

جب بھی مسجد میں داخل ہو تو دایاں قدم اندر رکھ کر مسجد میں داخل ہو اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں قدم باہر رکھ کر مسجد سے نکلے۔

نفلی اعتکاف کی دُعا

نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ لِلّٰهِ تَعَالٰى o

ترجمہ:- میں نے سنّت اعتکاف کی نیّت کی اللہ تعالیٰ کے لئے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اعتکاف کی نیّت کر لینے والے یعنی معتکف کو کہ جب تک وہ مسجد میں رہے گا بغیر محنت اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ اعتکاف نفلی ہے لہٰذا مسجد سے خارج ہوتے ہی یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ چاہے مسجد سے حاجت کے لئے نکلے یا بلا ضرورت۔

دوسرا فائدہ معتکف کو یہ حاصل ہوگا کہ مسجد میں کھانا پینا اور سونا ناجائز ہے۔ لہٰذا جب اعتکاف کی نیّت کر لی ہوگی تو اس کے لئے مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز ہو جائے گا۔ لیکن اعتکاف کا مقصود حصول ثواب ہو پھر ضمناً یہ فائدہ حاصل ہوگا لیکن آدابِ مسجد ہمیشہ پیش نظر رہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مسجد جماعت میں (جہاں پنجوقتہ نماز جماعت سے پڑھائی جاتی ہو) مغرب اور عشاء کے درمیان اعتکاف کرے اور نماز و تلاوت قرآن کے سوا کلام نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ جنّت میں اس کا محل تیار کرے۔ (کَشْفُ الغمّہ)

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِo

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے (نکلتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

(ابن ماجه شريف، كتاب المساجد الخ باب الدعاء الخ رقم الحديث ۷۷۱ الجزء الاول صفحه نمبر ۲۵۴ دار المعرفه بيروت)

﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَo

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم شريف، كتاب صلوة المسافرين الخ، باب مايقول اذا الخ، رقم الحديث ۷۱۳، صفحه نمبر ۳۶۰ دار ابن حزم بيروت)

﴿۳﴾ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَo

ترجمہ:۔ اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (ابن ماجہ شریف، کتاب المساجد، باب الدعاء، رقم الحدیث ۷۷۱ الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۲۵ دارالمعرفه بیروت)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد سے جب نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور ان دُعاؤں میں سے کوئی ایک دُعا پڑھ لے۔ اور اگر تینوں دُعائیں اسی ترتیب سے پڑھ لے تو بہت ہی اچھا ہے۔

بعض لوگ مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنے کی بجائے پہلے دایاں پاؤں باہر نکالتے ہیں اس وجہ سے کہ پہلے سیدھا جوتا یا چپل پہننے کی عادت ہوتی ہے اور یہ عادت ہونی بھی چاہیئے کہ حدیث میں یہی آتا ہے۔ کہ جوتا پہنتے وقت ابتدا دائیں سے کریں، لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ مسجد سے پہلے بایاں قدم باہر نکالے تو اب کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ کہ دونوں باتوں پر عمل ہو جائے۔

کیونکہ مسجد سے باہر آتے وقت پہلے بایاں قدم نکالنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا (جب فاضل بریلوی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے باہر نکلتے) تو اس موقعہ پر بایاں قدم بائیں جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر دایاں پاؤں باہر نکال کر پہلے سیدھا جوتا پہنتے اور بعد میں الٹا جوتا پہنتے۔ اس طرح دونوں باتوں پر عمل ہو جاتا۔

نمازِ وتر کے بعد کی دُعا

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِo

(ابوداؤد شریف، کتاب الوتر، باب فی الدعاء بعدالوتر، رقم الحدیث ۱۴۳۰، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۹۳ داراحیاء التراث العربی بیروت۔)

ترجمہ:۔ ”تمام پاکیاں اس بادشاہ کے لئے (جو تمام جہانوں کا مالکِ حقیقی ہے) جو

عیوب سے منزّہ ومبّرا ہے۔''

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کو تین مرتبہ پڑھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز کے ساتھ ''**اَلْقُدُّوس**''میں جو واوٗمدّہ ہے اسے تین الف کے برابر کھینچ کر پڑھے۔

غور کیجئے جب بندۂ مومن اس بات کا اعلان کرے کہ میرا معبود وہ ہے جو ہر طرح کے عیوب ونقائص سے پاک ہے۔اور خود عیوب کا مجسّمہ بن جائے تو یہ بات قول وعمل میں موافقت کے خلاف ہے۔لہٰذا یہ دُعا اسے اس بات کا درس دیتی ہے۔کہ وہ اس بات کا عہد کرے کہ آئندہ وہ اپنے اعضاء کوتمام عیوب ونقائص سے پاک وصاف رکھنے کی سعی کرے گا۔تاکہ وہ اپنے معبود کی صفات کا مظہر بن جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر استقامت عطا فرمائے۔وتر کی نماز میں دُعائے قنوت پڑھنے کے بعد درود پڑھنا افضل ہے۔(درمختار،کتاب الصلوٰۃ،باب الوتر والنوافل،الجزء الثانی صفحہ نمبر ۲۴۴مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان.)

فجر کی سُنّتوں کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَ مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِo

ترجمہ:۔یاالٰہی جبرائیل ومیکائیل اور اسرافیل ومحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پروردگار میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مجمع الزوائد)

نماز فجر کے لئے نکلے تو اثنائے راہ میں پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًوَعَنْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًاوَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًاo

(بخاری. راوی حضرت عبدللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:۔ یاالٰہی میرے دل میں اور میری بینائی میں اور میری سماعت میں نور کردے اور میرے دائیں اور میرے بائیں نور کردے اور میرے پیچھے نور کردے اور مجھے سراپا نور کردے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُعا بڑی بابرکت ہے مگر ہم یہ دُعا جب ہی پڑھ سکتے ہیں جب ہم گھر میں فجر کی سنّتیں پڑھ کر مسجد میں نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے حاضر ہوں ویسے بھی سُنّت ونوافل گھر میں پڑھنا افضل ہیں۔

حضرت شیخ شہابُ الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جس آدمی کو اس دُعا پر مداومت کرتے دیکھا تو اس کے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی تھی۔(عوارف المعارف)

ہر نماز کے بعد کی دعائیں

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّیَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ o

(مجمع الزوائدومنبع الفوائد، کتاب الأذکار، باب الدُعاء فی الصلوۃ وبرورھا، رقم الحدیث ۱۶۹۷۱، الجزء العاشر صفحه نمبر ۱۴۴ دارالفکر)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! فرض نماز پڑھنے کے بعد دایاں ہاتھ پیشانی یعنی سر کے اگلے حصّے پر رکھے اور اس دعا کو پڑھے۔اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔ اِنْشَآءَ اللہ العزیز سر درد سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲﴾ سُبْحَانَ اللّٰهِ o ۳۳بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ o ۳۳بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ o ۳۳مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o پڑھے۔(مسلم شریف، راوی حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کی بڑی فضیلت ہے۔صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۳ بار اللہ اکبر کہے یہ کُل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ طیبہ (**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** الخ) پڑھ کر سو(۱۰۰ عدد کی تسبیح) پورا کرے تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی اگر چہ سمندر کے جھاگ کے مثل ہوں۔(بحوالہ بہار شریعت)

﴿۳﴾ آیت الکرسی، ایک بار(سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ یاد کیجئے)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیہقی شعب الایمان میں راوی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی منبر پر فرماتے سُنا جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اسے جنّت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں۔سوائے موت کے۔ (یعنی انتقال کے بعد جنّت میں داخل ہو) کیوں کہ بغیر موت کے جنّت میں داخلہ ممکن نہیں۔ (مدارج النبوت)

﴿٤﴾ **رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ**

(ابو داؤد شریف،ابواب صلوۃ السفر،باب مایقول الرجل اذاسلم،رقم الحدیث الجزء دار احیاء بیروت)

ترجمہ:-اے میرے پروردگار تو اپنے ذکر و شکر اور حسنِ عبادت پر میری مدد فرما۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! امام احمد۔ابوداؤد اور نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں بھی حضور کو محبوب رکھتا

ہوں۔ تو ارشاد فرمایا تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا (رَبِّ اَعِنِّی الخ) نہ چھوڑنا۔

(بحواله بهار شريعت)

حضرت علامہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث علماء کے نزدیک معروف ہے اور (وَاللّٰه اِنّی لا حبّك) کے ساتھ مسلسل ہے۔ اور یہ فقیر (یعنی علامہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی علماء کے طریقہ پر اس کی برکت سے مشرف ہوتا ہے۔ (مدارج النبوّت)

﴿۵﴾ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (مدارج النبوّت)

ترجمہ:۔ میں بخشش چاہتا ہوں اس ذاتِ مقدس سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور کارخانۂ عالم کا قائم رکھنے والا ہے۔ اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یاالٰہی تو سلام ہے۔ اور تجھ ہی سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی وعزت والے تو برکت والا ہے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علاّمہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کے اذکار میں پہلی دُعا استغفار ہے۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تین مرتبہ ان لفظوں سے پڑھتے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ الخ)

اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے یعنی سلام کہتے تو تین بار اِستغفار کرتے اور دُعا مانگتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

اس دُعا میں جو استغفار تحریر کیا گیا ہے اس کی فضیلت حدیث شریف میں یوں بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین بار استغفار پڑھے تو اس کے گناہ اگرچہ دریا

کے جھاگ، درختوں کے پتّے عالج کی (ایک صحرا کا نام ہے) ریت یا زمانہ کے برابر (یعنی دنوں کے) ہوں بخش دیئے جائیں گے۔

نمازِ فجر اور مغرب کے بعد کی دُعا

﴿۱﴾ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِo ترجمہ:-یاالٰہی مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔

(ابو دائود شریف، کتاب الأدب، باب مایقول اذاأصبح، رقم الحدیث ۵۰۷۹، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۴۱۵ داراحیاء التراث بیروت. صفحہ نمبر ۵۶۲ باب فی العمرۃ مطبوعہ دافغانستان اسلامی امارات)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو اسے نمازِ فجر و مغرب کے وقت سات مرتبہ پڑھے گا۔ اور اس دن یا رات میں اس کا وصال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ مگر یہ دُعا بغیر کسی سے بات کئے پڑھنی چاہیئے۔

الحدیث :- حضرت مسلم بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دُعا پڑھو **(اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ)** تم نے مغرب کے بعد یہ دُعا کی اور اسی رات میں تم کو موت آ گئی تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (المعجم الکبیر، من اسمہٖ مسلم، رقم الحدیث ۱۰۵۱، الجزء ۱۹، صفحہ نمبر ۴۳۳، مکتبۃ العلوم والحکم الموصل.)

اور یہی فضیلت بعد نمازِ فجر پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

گویا اگر اس دُعا کو بعد نمازِ فجر بھی پڑھا جائے اور اس دن موت آ جائے تو پڑھنے والے کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ سبحان اللہ!

﴿۲﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ o لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌo

ترجمہ:- اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کی بادشاہت (تمام جہانوں پر) ہے۔اسی کے لئے تمام تعریفیں اُسی کے قبضۂ قدرت میں تمام خیرو بھلائی ہے۔وہی جلا تا اور مارتا ہے۔اور وہی (ذاتِ مقدس) ہر چیز پر قادر ہے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کی فضیلت حدیث میں یوں بیان فرمائی گئی کہ:-

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔مغرب اور صبح (فجر) کی نماز کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے دس بار یہ دعا پڑھے (**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** الخ) تو اس کے لئے ہر ایک کے بدلے (یا تو ہر دُعا کے بدلے یا ہر کلمے کے بدلے واللہ اعلم) دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف کئے جائیں گے۔اور دس درجے بلند کئے جائیں گے۔اور یہ دُعا اس کے لئے ہر بُرائی و شیطان رجیم سے حفظ (حفاظت) ہے۔اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوائے شرک کے۔اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے۔مگر وہ جو اس سے افضل کہے۔(لازمی بات ہے جو زیادہ عمل کرے گا اس کا ثواب بھی زیادہ ہوگا)

(ترمذی، راوی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بحوالہ بہار شریعت)

نماز چاشت کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَ بِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۝ (صحیح ابن حبان)

ترجمہ:- یاالٰہی میں تیری ہی مدد سے ارادہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمن پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد میں لڑتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! چاشت کی نماز پڑھنے کے بعد اس دُعا کو پڑھے اس کے علاوہ نماز چاشت سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

(**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ**۝) ایک سو(١٠٠) بار پڑھنا بھی ماثور ہے۔(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا کی حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔)(مدارج النبوّت)

چاشت کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اور افضل بارہ رکعتیں ہیں۔احادیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔(ترمذی)

نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔زوال سے پہلے پہلے یہ نماز پڑھ لینا چاہئے۔اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے نماز چاشت کو پڑھے۔

(عالمگیری بحوالہ سُنی بھشتی زیور)

دو ترویحہ کے درمیان پڑھنے کی دُعا

سُبۡحَانَ ذِی الۡمُلۡكِ وَالۡمَلَكُوۡتِo سُبۡحَانَ ذِی الۡعِزَّةِ وَالۡعَظۡمَةِ وَالۡهَيۡبَةِ وَالۡقُدۡرَةِ وَالۡكِبۡرِيَآءِ وَالۡجَبَرُوۡتِo سُبۡحَانَ الۡمَلِكِ الۡحَيِّ الَّذِیۡ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوۡتُo سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوۡحِo لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ نَسۡئَلُكَ الۡجَنَّةَ وَنَعُوۡذُبِكَ مِنَ النَّارِo (فتاوٰی شامی، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۴۹۷ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان.)

ترجمہ:- پاک ہے ملک وملکوت والا۔ پاک ہے عزت و بزرگی والا۔ قدرت و بڑائی والا۔ پاک ہے بادشاہ حقیقی جو زندہ ہے اور مرتا نہیں ہے۔ پاک مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم اللہ سے مغفرت چاہتے ہیں (اے اللہ) ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ میں پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِيَةَ فِی الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِo

ترجمہ:- الٰہی میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی۔

الحدیث :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان وقفے کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقفہ میں کیا دعا مانگا کریں۔ فرمایا (یعنی مُتذِ کّرہ بالا دعا تعلیم فرمائی)

(ترمذی شریف، احادیث شتّٰی، باب فی العفو والعافیة، رقم الحدیث ٣٦٠٥، الجزء الخامس صفحہ نمبر ٣٤٢ دار الفکر بیروت.)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ اَلدُّعَآءُ لَایُرَدُّ بَیْنَ الْاَذانِ وَالْاِقَامَةِ o

ترجمہ:۔ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔

(ترمذی شریف، باب الصلوٰۃ باب ماجاء فی ان دُعاء لایرد، رقم الحدیث ٢١٢، الجزء الاول صفحہ نمبر ٢٥٤ دار الفکر بیروت.)

انگوٹھے چومتے وقت کی دُعا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِo

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِo

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِo

ترجمہ:۔ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر اللہ تعالیٰ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے (کی قوت سے) فائدہ اٹھانے والا کر۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب مؤذن اذان میں پہلی مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً ا رَّسُوْلُ اللّٰہِ o کہے تو سننے والا دونوں انگوٹھے چوم کر دونوں آنکھوں پر رکھے اور ان الفاظ میں درود پڑھے یعنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِo پھر جب مؤذن دوبارہ کہے۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِo تو دوبارہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور یہ کہے۔ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ

بِالسَّمۡعِ وَالۡبَصَرِ o

فائدہ:۔ اس عمل پر مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اندھا نہ ہوگا۔اور ضعف بَصر اگر ہوئی تو دور ہو جائیگی (بشیر القاری شرح صحیح البخاری)

قرآن پڑھتے وقت کی دُعا

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ o

ترجمہ:۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ o

(قرآن مجید، سورۃ النحل آیۃ نمبر ۹۸، پارہ نمبر ۱۴)

ترجمہ:۔ تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو، شیطان مردود سے۔

جب قرآن پاک کی تلاوت کی جائے تو مذکورہ بالا تعوّذ پڑھا جائے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعوذ کے یہی الفاظ ہونے چاہئیں۔

(تفسیر نعیمی، یحبث اعوذ باللہ، الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۱، مطبوعہ مکتبہ نعیمی کتب خانہ گجرات.) البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی استعاذہ جائز ہے۔

ختم قرآن شریف کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اٰنِسۡ وَحۡشَتِیۡ فِیۡ قَبۡرِیۡ o اَللّٰهُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ بِالۡقُرۡاٰنِ الۡعَظِيۡمِ o وَاجۡعَلۡهُ لِیۡ اِمَامًا وَّ نُوۡرًا وَّ رَحۡمَةً o اَللّٰهُمَّ ذَكِّرۡنِیۡ مِنۡهُ مَا نَسِيۡتُ وَعَلِّمۡنِیۡ مَا جَهِلۡتُ وَارۡزُقۡنِیۡ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ o وَاجۡعَلۡهُ لِیۡ حُجَّةً يَّا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ o اٰمِيۡن! (کنز الایمان مع خزائن العرفان، صفحہ نمبر ۱۰۸۷ مطبوعہ پاک کمپنی اردو بازار لاہور.)

ترجمہ:۔ الٰہی میری قبر میں میری پریشانی کو دور فرما۔ اور قرآن عظیم کے وسیلے سے مجھ پر

رحم فرما۔اور قرآن کو میرے لئے پیشوا اور باعثِ نور اور سببِ ہدایت بنا اور قرآن میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں یاد دلا۔اور جو کچھ قرآن میں سے میں نہیں جانتا وہ سکھلا دے اور رات دن مجھے اس کی تلاوت نصیب کر اور (قیامت کے دن) اس کو میرے لئے دلیل بنا۔اے عالم کے پرورش کرنے والے میری دعا قبول فرما۔

ہر سورۃ کی ابتدا سے پہلے پڑھنے کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

ترجمہ:۔اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ (کنز الایمان)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہر سورۃ کی تلاوت کے وقت **بِسۡمِ اللّٰه** شریف پڑھنا سنت ہے سوائے سورۂ براءت (سورۂ توبہ) کے۔البتہ اگر تلاوت کی ابتدا ہی سورۂ براءت سے کی ہے تو اب **اَعُوۡذُ بِاللّٰه** کے بعد **بِسۡمِ اللّٰه** پڑھ سکتا ہے مگر وصل نہیں کرے یعنی **بِسۡمِ اللّٰه** پڑھنے کے بعد سانس توڑ دے پھر سورۂ براءت کی تلاوت کرے۔وصل کی صورت میں **بِسۡمِ اللّٰه** شریف جو آیتِ رحمت ہے اس کا سورۂ براءت کی آیت سے جو آیت غضب ہے وصل ہو جائے گا جو جائز نہیں۔

شبِ قدر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ○

ترجمہ:۔الٰہی تو بہت معاف فرمانے والا ہے۔معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، بابٌ، رقم الحدیث ۳۵۲۴، الجزء الخامس صفحه نمبر ۳۰۶ دار الفکر بیروت.)

دُعا کی قبولیّت پر شکر کرنے کی دُعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ○

ترجمہ:۔تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جس کے غلبہ و بزرگی کے سبب اچھے کام پورے

ہوجاتے ہیں۔ (المستدرک علی الحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر، الخ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی اسلامی بھائی یہ محسوس کرے کہ میری دُعا قبول ہوگئی جیسے بیمار اچھا ہوگیا۔ یا سفر سے خیرو عافیّت سے لوٹ آیا اسی طرح کوئی دوسری حاجت پوری ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر مذکورہ بالا الفاظ میں کرے۔

کوئی گناہ کر بیٹھے توسچّے دِل سے توبہ کرتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ (المستدرک علی الحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر،)

ترجمہ:۔الٰہی تیرا عفو و درگزر میرے گناہوں سے بے حدوحساب بڑھا ہوا ہے اور مجھے اپنے عمل کے بجائے تیری رحمت ہی سے بہت امید ہے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے حتی المقدور بچتے رہنا چاہیئے کہ گناہوں کی بیماری بہت ہی خطرناک ہے۔ اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ ہوجائے تو اس کی تلافی کرے اگر حقوق العباد میں سے ہے تو اسے معاف کرائے اور خلوص کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں توبہ کرے اور مذکورہ بالا دُعا پڑھے۔

دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

کثرت کے ساتھ درود وسلام کے نورانی گلدستے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنا۔

(کتب عامہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا اس سے بڑی معراج ہمارے لئے اور کیا ہوسکتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم درود وسلام کے نورانی گجرے

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرتے رہیں کہ دیدار مصطفےٰ ﷺ کے لئے یہ ایک بہت انمول عمل ہے لیکن اس بات کو بھی نہ بھولیں کہ جس ذاتِ مقدسہ ﷺ پر درود وسلام بھیجیں کبھی بھی انکی اطاعت و پیروی سے منحرف نہ ہوں یعنی اپنی خواہشاتِ نفسانی کو فنا کر دیں تا کہ بقا حاصل ہو اس موقع پر حضراتِ صوفیا کرام کے اقوال میں ایک قول عرض کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

اے عزیز جب تو دنیا سے نکل کر قبر میں جائے گا تو تجھے دیدار مصطفےٰ ﷺ ہوگا۔ پھر تو دیدار مصطفےٰ ﷺ کا آرزومند ہو کر یہ نہیں سوچتا کہ تو دنیا میں رہ کر اگر دنیا سے نکل جائے (یعنی خلافِ شرع کام) تو تجھے دیدارِ مصطفےٰ ﷺ ہوگا۔

بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ تمام اسلامی بھائیو کو دیدارِ مصطفےٰ ﷺ کی دولتِ سرمدی عطا ہو۔ آمین!

﴿یا رب العٰلمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلّم﴾

کھانا سامنے آئے اس وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَارَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ ○

ترجمہ:- یا الٰہی تو نے جو رزق ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمارے لئے برکت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ (شمائل ترمذی شریف)

کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ○

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ زندہ (اور) اے قائم رہنے والے۔

(دیلمی. راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

﴿۲﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ٥

ترجمہ:۔اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(بخاری. راوی حضرت عمر و بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ)

﴿۳﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ٥

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ کے نام سے (کھاتا ہوں) اور اللہ کی برکت پر

(حاکم، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! کھانا کھانے سے پہلے ان دُعاؤں میں سے کوئی ایک دُعا پڑھ لینا کافی ہے۔اب ان دُعاؤں کے بارے میں ایک الگ الگ مختصر بیان کیا جاتا ہے۔ پہلی مُتذِ کّرہ دعا کو پڑھنے کی حدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

الحدیث :۔دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کھائے پیئے تو یہ کہہ لے(بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِی الخ) پھر اس (یعنی غذا) سے کوئی بیماری نہ ہوگی اگر چہ اس (غذا چاہے کھانے کی ہو یا پینے کی) میں زہر ہو۔

الحدیث :۔بن ماجہ نے اسماء بنت یزید (رضی اللہ عنہا) سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا۔حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے ہم پر پیش فرمایا ہم نے کہا ہمیں حاجت نہیں ہے۔فرمایا بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا نہ کرو۔(یعنی اگر بھوک ہو تو کھالے) ورنہ برکت کی دُعا کرے یہ کہنا بھوک نہیں بھوک اور جھوٹ کو جمع کرنا ہے۔سراسر نقصان دہ ہے۔اسی طرح جب کھانا کھانے کو پوچھا جاتا ہے تو جواب میں بسم اللہ کرو وغیرہ کہتے ہیں یہ سخت ممنوع ہے۔اس وقت اگر کھانا نہ چاہے تو برکت کی دُعا کرے اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب انہیں کھانا کھانے کے لئے کہا جاتا ہے تو بھوک کے ہونے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بھوک نہیں

ہے یا کھا کر آئے ہیں لہٰذا یاد رہے کہ بھوک وخواہش کے باوجود یہ بات کرنا جھوٹ ہے اوراس سے دنیاوآخرت کا نقصان ہے۔(یعنی کھانے سے بھی محروم رہااور جھوٹ بول کر گناہ گار ہوا)

اسی طرح آج کل ہم غیروں کی تقلید میں کھڑے ہوکر کھانا کھاتے ہیں۔اس سے مسلمانوں کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ جب کھڑے ہوکر کھائیں گے تو جوتے کیسے اتاریں گے۔اور ہمارے پاؤں حدیث کے مطابق راحت کیسے پائیں گے۔گویا ہم جوتے نہ اتار کر اپنے پاؤں کو راحت دینا نہیں چاہتے۔ (فضیلت دعا)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شخص زہر لایا اور کہا اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت باقی رہے تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچا دین ہے آپ نے بسم اللہ پڑھ کر وہ زہر پی لیا اور اللہ کے فضل سے کچھ اثر نہ ہُوا وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔

(تفسیر نعیمی ،الجزء الاول،بحث بسم اللہ کے فوائد،صفحہ نمبر ۵۳مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات.)

اگر پہلی دُعا یاد نہ ہو تو دوسری دُعا پڑھ لے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور بلاشبہ سنت ادا ہو جائے گی۔بسم اللہ شریف کے بڑے فضائل ہیں۔ یہاں صرف ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

بادشاہ ُروم ہِرقَل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا۔کہ مجھے درد سر کی بہت شکایت ہے۔ کچھ علاج کیجئے۔آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی۔ جب بادشاہ ٹوپی اوڑھتا تو درد جاتا رہتا تھا اور جب اتار دیتا تو درد شروع ہو جاتا اس کو سخت تعجب ہُوا۔اس نے ٹوپی کو کھلوایا تو اس میں ایک پرچہ نکلا جس پر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**o لکھا تھا۔

(تفسیر نعیمی ،الجزء الاول،بحث بسم اللہ کے فوائد،صفحہ نمبر ۵۳مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات.)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جو کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے۔ تو وہ دردِ شکم سے محفوظ رہے گا۔

فضیلت دُعا نمبر ۳: - ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضراتِ شیخین (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم) ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ اس پر ان انصاری (جو صحابی رسول تھے) نے آپ کی میزبانی کا شرف حاصل کیا اور تر و تازہ چھوارے اور گوشت اور ٹھنڈے و میٹھے پانی سے خوب خاطر و مدارت کی۔ جب خورد و نوش سے فارغ ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (صحیح مسلم شریف)

یہ بات صحابہ کرام علیہم الرضوان کو دشوار معلوم ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تمہیں ایسی چیز ملے اور تم کھانا شروع کرو تو " **بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ** " کہو اور جب سیر ہو جاؤ تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ** ٥ کہو بے شک یہ کہنا اس کا (یعنی جو غذا کھائی) بدلہ ہے۔

پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دُعا

یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ (شمائل ترمذی)

ترجمہ:- اے بہت بخشنے والے (اپنی رحمت سے میری بھی بخشش فرما)

ہر لقمہ کھاتے وقت کی دُعا

یَا وَاجِدُ (حصن حصین)

ترجمہ:- اے بہت بڑے غنی (بلا شبہ مخلوق محتاج ہے اور خالق عزوجل غنی ہے)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے اس صفاتی نام کو ہر لقمہ کے کھاتے وقت پڑھ

لینا دل میں نور پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی معرفت سے منوّر فرمائے۔

(حصن حصين)

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانا کھانے کے دوران ہمارا کوئی عزیز رشتہ دار آ جاتا ہے تو ہم اسے حسبِ رواج کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ کیوں کہ اگر کھانے کا نہ پوچھا جائے تو طعن کیا جاتا ہے۔ کہ فُلاں کے گھر گیا اور انہوں نے کھانے کو پوچھا تک نہیں۔ حالانکہ ایسا نہ ہونا چاہیے۔ ہوسکتا ہے اس کے پاس وہی کھانا ہو اور آپ کے شریک کر لینے پر وہ بھوکا رہ جائے۔ اور بھوکا رہنے کی وجہ سے وہ اپنا کام صحیح طور پر انجام نہ دے سکے۔

اگر کھانا کھانے والا دوسرے کو کھانے کا پوچھے تو محض نمائش کے طور پر نہ پوچھے کہ دل میں کھلانے کی آرزو نہ ہو اور زبان سے کھلانے کا اظہار کرے۔ یہ ظاہر و باطن میں تضاد ہے۔ اس سے بچے اور اس طرح پوچھنے پر وہ کھانے بیٹھ گیا تو کھانا بھی کھلایا اور ثواب سے بھی محروم رہ گیا۔ لہٰذا جب دعوتِ طعام دے تو خلوص سے دے۔ اس طرح بعض لوگوں میں عادت ہے کہ جب انہیں کھانے کے لئے پوچھا جاتا ہے تو وہ جواب میں بسم اللہ کرو وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ سخت ممنوع ہے۔ اس وقت اگر کھانا نہ چاہتا ہو تو برکت کی دُعا کرے اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ان کو کھانے کے لئے کہا جاتا ہے تو بھوکے ہونے کے باوجود کہہ دیتے ہیں ہمیں بھوک نہیں ہے۔ یا کھا کر آیا ہوں۔ لہٰذا یاد رہے کہ بھوک و خواہش کے باوجود یہ بات کرنا جھوٹ ہے۔ اور اس سے دنیا و آخرت کا نقصان ہے (یعنی کھانے سے محروم رہا اور جھوٹ بول کر گناہگار ہُوا)

کھانے کے بعد کی دُعا

﴿۱﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ٥

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الاطعمه، باب مایقول الرجل اذا طعم، رقم الحديث ۳۸۴۹ ، الجزء الثالث صفحه نمبر ۵۱۳ دار احیاء)

﴿۲﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ۝

ترجمہ:-اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں سیر اور سیراب کیا اور ہم پر انعام و فضل کیا۔

(حاکم۔ راوی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ کھانے کے بعد یہ دُعا (یعنی پہلی مُتذ کرّہ دُعا) پڑھ لی جائے کافی ہے اور دوسری دُعا کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جب تم سیر ہو جاؤ تو (دوسری مُتذکرّہ دُعا) کہو بے شک یہ کہنا اس کا (یعنی جو غذا کھائی) بدلہ ہے۔(حاکم)

دعوت کھانے کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۝

ترجمہ:-یاالٰہی اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا

(مسلم شریف، کتاب الأشربہ، باب اکرام الضیف الخ، رقم الحدیث ۲۰۵۵، صفحہ نمبر ۱۱۳۷ دار ابن حزم بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے کسی مسلمان بھائی کے گھر دعوت میں جائیں تو کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور پھر اپنے مسلمان بھائی کے لئے دُعا کریں جس کا طریقہ اس دُعا میں ہمیں تعلیم فرمایا گیا ہے۔

الحدیث :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی سے اس کی پیاس بجھائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جہنم سے سات خندقوں کے فاصلے پر رکھے گا۔اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کے سفر کا فاصلہ ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ و السلام کھانا تناول فرمانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے

اس سے پہلے کہ رومال سے پونچھتے۔اور بعض روایتوں میں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا حکم بھی آیا ہے۔ (مدارج النبوت،الجزء الاول،باب یازدھم درعبادات وطعام وشراب وغیرہ،صفحہ نمبر ۶۲۴نوریہ رضویہ پبلشنگ لاھور.)

الحدیث :- امام احمد وترمذی وابن ماجہ نے نوبشیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کھانا کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لئے استغفار کرے گا۔رزین کی روایت یہ بھی ہے کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھ کو شیطان سے نجات دی۔

انگلیوں کو چاٹنے اور برتن کو انگلیوں سے چاٹنے میں حکمت یہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے لہٰذا ہم انگلیوں پر لگے ہوئے کھانے کو یا برتن میں بچے ہوئے کھانے کو صاف نہ کریں یونہی چھوڑ دیں تو عین ممکن ہے کہ کھانے کے اسی حصہ میں برکت ہو اور ہم اس سے محروم رہ جائیں۔

بعض روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پہلے بیچ کی انگلی چاٹ لیتے تھے اس کے بعد شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھا چاٹتے۔

الحدیث :- ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دستر خوان چنا جائے تو کوئی شخص دستر خوان سے نہ اٹھے جب تک دستر خوان نہ اٹھالیا جائے۔

دستر خوان اٹھاتے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ٥

ترجمہ:- سب تعریفیں عمدہ بابرکت حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اس پر کفایت ہو اور نہ اس کو چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے نیازی ہو اے ہمارے رب (ہماری حمد اپنی بارگاہ میں قبول فرما)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے سے مکمّل طور پر فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے کہ یہ سنّت ہے۔

(بھار شریعت،الجزء الثالث،حصه شانزدهم،حظر و اباحت کابیان صفحه نمبر ۱۸ ،مطبوعه مکتبه رضویه آرام باغ کراچی.)

کھانے سے فارغ ہوکر ہاتھوں کو دھونے کے بعد ہاتھ مُنہ اور سر کا مسح کر لے یا کپڑا وغیرہ ہو تو ہاتھوں کو اس سے پونچھ ڈالے۔

الحدیث :- ترمذی نے حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کی اس حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد پانی لایا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے مُنہ اور کلائیوں اور سر پر مسح کیا اور فرمایا عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا ہو (یعنی جو چیز آگ سے پکائی گئی ہو) اس کے کھانے کے بعد یہ وضو (یعنی ہاتھ کی تری سے مسح کرنا) ہے۔

کھانے کے بعد ھاتھ دھوتے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَآءٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلا مُکَافٍٔ وَلا مَکْفُوْرٍ وَّلا مُسْتَغْنًی عَنْهُ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعُمْیِ وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ٥ (نسائی. حضرت ابو هُریره)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا ہم پر احسان کیا کہ ہمیں ھدایت دی اور ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور اچھی نعمت سے ہمیں نوازا۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا شکر ہے جو نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ بدلہ دیا گیا ہے اور نہ ناشکری کی گئی ہے اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے کھانے سے پیٹ بھرا اور پینے سے پیاس بجھائی اور برہنگی میں کپڑا پہنایا اور گمراہی سے ہدایت دی اور اندھے سے بینا (بصارت والا) کیا اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

کھانا کھانے سے قبل "بسم اللّٰہ" بھول جائے تو کیا دُعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ o

(ابو دائود شریف، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، رقم الحدیث ۳۷۶۷ الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۸۷ داراحیاء)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے آخر۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث سے اندازہ لگایئے کہ کھانے سے پہلے اگر "**بِسْمِ اللّٰهِ**" شریف بھول جائے تو تاکید کی گئی کہ جب یاد آئے تو اس طرح دُعا پڑھ لے کیونکہ کھانے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** نہ پڑھنے سے شیطان بھی کھانے میں شامل ہوجاتا ہے۔

الحدیث :- ابوداؤد نے حضرت اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ایک شخص بغیر "**بِسْمِ اللّٰه**" پڑھے کھانا کھا رہا تھا۔ جب کھا چکا صرف ایک نوالہ باقی رہ گیا تو یہ لقمہ اٹھایا اور کہا "**بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ**" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔ (اُگل دینے کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ **بسم اللّٰہ** کہنے سے کھانے کی جو برکت چلی گئی تھی واپس آ گئی)

(بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدھم، حظر و اباحت کا بیان صفحہ نمبر ۵، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی۔)

مریض کے ساتھ کھاتے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيۡهِ ○ (ابو دائود. راوی حضرت جابر)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ کے نام سے اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے (کھاتا ہوں)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں۔مثلاً کوڑھ وغیرہ ایسے مریض کے ساتھ جب کھانا کھائیں تو اس دعا کو پڑھ لیں۔مگر کمزور ایمان والا ایسے مریض کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرے۔کیوں کہ اگر اس کو بھی یہ مرض لاحق ہو گیا تو یہی خیال کرے گا کہ اگر اس مریض کے ساتھ نہ کھاتا تو یہ مرض نہ ہوتا۔لہٰذا یہ دُعا اس بات کا رد کرتی ہے کہ بیماری اڑ کر ایک دوسرے کو نہیں لگتی بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔کیونکہ وہی موَثر حقیقی ہے۔اور کامل و اکمل موَمن اسی کی ذاتِ اقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے تمام چھوت چھات کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔

پانی پیتے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○(ترمذی. راوی حضرت ابن عباس رضی الله عنهما)

پانی پینے کے بعد کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○(ترمذی. راوی حضرت ابن عباس رضی الله عنهما)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر پانی پینے سے پہلے صرف "**بِسم اللّٰه**" اور پینے کے بعد "**الحمدلِلّٰه**" بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پانی بیٹھ کر پیئے۔کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہِ تنزیہی ہے۔سوائے دو پانی کے یعنی آبِ زم زم اور وضو کا بچا ہُوا پانی۔حضرت علامہ امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ہے۔(بهار شریعت)

مراۃ شرح مشکوٰۃ میں حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بزرگوں کا جھوٹا بھی کھڑے ہوکر پینا چاہیئے۔ **(واللہ اعلم)**

الحدیث:۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیئے۔اور جو بھول کرایسا کر گذرے وہ قے کردے۔ **(بہار شریعت،الجزء الثالث،حصہ شانزدھم، پانی پینے کابیان صفحہ نمبر ۳۳،مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا تو ارشادفرمایا اس پانی کو قے کردے۔اس شخص نے کہا کہ قے کس لئے کروں۔تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ بلّی پانی پیئے۔اس شخص نے کہا میں اسے اچھانہیں سمجھتا۔

اس پر آپ نے ارشادفرمایا۔ بلا شبہ تیرے ساتھ جس نے پانی پیا وہ بلّی سے بھی بدتر ہے۔کہ وہ شیطان ہے اس واقعہ کونقل فرماتے ہوئے حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،لہٰذا جو کھڑے ہوکر پانی پیئے اسے مستحب ہے کہ صریح و صحیح حدیث کے بموجب قے کردے،خواہ بھول کے پیئے یا قصداًاور حدیث میں بھولنے کی تخصیص اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومن سے جس چیز کا ترک افضل واَولیٰ ہے وہ فعل اس سے قصدًا کیسے واقع ہوگا۔

(مدارج النّبوت،الجزء الاول،باب یازدھم درعبادات وطعام وشراب وغیرہ،صفحہ نمبر۴۶۷ نوریہ رضویہ پبلشنگ لاہور.)

پانی پینے کا برتن سیدھے ہاتھ میں لے کر پانی پیئے جیسا کہ ابن ماجہ شریف کی حدیث میں آتا ہے۔

پانی پینے سے پہلے پانی کو دیکھ لے(یعنی اس لئے کہ کوئی کیڑا یا کچرہ وغیرہ نہ ہو)

الحدیث:۔ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ برتن میں کبھی کوڑا

(یعنی تنکا وغیرہ) دکھائی دیتا ہے۔ارشاد فرمایا اسے گرادو۔ (ترمذی)

جب پانی پیئے تو **بِســـم اللّٰه** پڑھ لے۔تین سانس میں پانی پیئے اور برتن میں سانس نہ لے۔

الحدیث :۔ مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

پانی چوس کر پیئے (یعنی چھوٹے چھوٹے گھونٹ) اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں غٹا غٹ نہ پیئے۔

الحدیث :۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی کو چوس کر پیئو کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔اور بیماری سے بچاؤ ہے۔ پانی پینے کے بعد اللہ کی حمد بجالا ئیے۔

سبحان اللہ! کتنا اچھا ہے وہ گھرانہ اور کتنی اچھی ہے وہ تقریب جہاں پر حضور سید دو عالم علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت کے مطابق احباب کھاتے اور پیتے ہیں۔کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق خوردونوش کرنا آخرت میں اجروثواب کا باعث ہے اور دنیا میں جسمانی استحکام کا ذریعہ اور برکت کا موجب ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مؤمن اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہے۔

الحدیث :۔ضیاء نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ارشاد فرمایا آدمی کے سامنے کھانے رکھے جاتے ہیں اور اٹھانے سے قبل اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ جب کھانا رکھا جائے (یعنی جب کھائے) تو **(بِسْمِ اللّٰه)** کہے اور جب اٹھایا جانے لگے (یعنی جب کھا چکے) تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہے۔(بہار شریعت،الجزء الثالث ، حصہ شانزدھم،صفحہ نمبر ۹ ،مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

الحدیث :۔ضیاء نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔ اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔ (بہار شریعت)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی وہی پاتے ہیں جو اتباعِ نبی ﷺ پر اپنی زندگی گذارتے ہیں۔

دودھ پینے کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لَنَا فِیۡہِ وَزِدۡنَا مِنۡہُ ٥ (ابو داؤد شریف، کتاب الأشربه، باب مایقول اذاشرب اللبن، رقم الحدیث ۳۷۳۰، الجزء الثالث صفحه نمبر ۴۷۶)

ترجمہ: یا الٰہی ہمارے لئے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! دودھ ایک ایسی غذا ہے جس میں کھانے اور پینے دونوں کی ضرورت مہیا کرنے کی تاثیر ہے۔ اسی لئے بچہ پیدا ہو کر کافی عرصہ دودھ پر گذارہ کرتا ہے کیونکہ کھانے پینے کی ضرورت فقط دودھ سے پوری ہو جاتی ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ دودھ بذاتِ خود برکت والی نعمت ہے۔ جب بندہ اس نعمت کو استعمال کرے تو تعلیم دی گئی کہ وہ برکت کی دُعا مانگے۔ پھر بات یہیں تک محدود نہیں کی بلکہ فرمایا گیا کہ اور زیادہ برکت کی دُعا مانگو کیونکہ جس ذات سے تم برکت کی التجا کر رہے ہو وہ اس بات پر قادر ہے۔

افطار کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ٥

ترجمہ:۔ یا الٰہی میں نے تیری رضا و خوشنودی کے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے حلال رزق سے روزہ افطار کیا۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الصوم، باب القول عندالفطار، رقم الحدیث ۲۳۵۸، الجزء الثانی صفحه نمبر ۴۴۷ دار احیاء التراث بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا سے معلوم ہوا کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی

کے لئے رکھنا چاہیئے۔ نمود و نمائش کے لئے روزہ رکھنا ایسا ہے کہ دن بھر بھوکا و پیاسا رہا اور اجر و ثواب کچھ نہ ملا۔ لیکن بندہ مؤمن کی یہ شان ہے کہ وہ روزہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے رکھتا ہے اور جب روزہ افطار کرتا ہے تو رزقِ حلال سے روزہ افطار کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ حرام رزق کی نحوست و خباثت بڑی قبیح و شنیع ہے۔ اس موقع پر ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ بڑا ایمان افروز ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے عرض کی کہ اے شیخ اسم اعظم کے بارے میں علماء کا بہت اختلاف ہے۔ آپ اللہ کے ولی ہیں ارشاد فرمایئے کہ اسم اعظم کیا ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے پیٹ کو حرام سے پاک رکھ اور اپنے نفس کو بُری خواہشات سے محفوظ رکھ پھر تو جس نام سے اللہ تعالیٰ کو پکارے گا وہی اسمِ اعظم ہوگا۔ (یعنی تیری دُعا اللہ رب العٰلمین کی بارگاہ میں مستجاب ہوگی)

افطار کے بعد کی دُعا

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَبْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ٥

ترجمہ:- پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاءاللہ العزیز ثواب بھی ضرور ملے گا۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الصوم، باب القول عندالفطار، رقم الحدیث ۲۳۵۷، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۴۴۷ دار احیاء التراث بیروت۔)

دعوت میں افطار کرتے وقت کی دُعا

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ٥

ترجمہ:- روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے

تمہارے لئے دُعا کریں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بندہ مؤمن جب کسی کے ہاں روزہ افطار کرے تو یہ دُعا پڑھے اس دُعا میں غور کیجیئے کہ روزہ افطار کرنے والا اپنے میزبان کے لئے دُعا کر رہا ہے کہ اے میرے میزبان جیسے میں نے تیرے یہاں روزہ افطار کیا ہے یونہی دوسرے نیک لوگ بھی تیرے یہاں روزہ افطار کریں کیوں کہ اس میں تیرا مال ضائع نہ ہوگا بلکہ آخرت میں یہ مال جو تو خرچ کرے گا تیرے لئے بہترین ذخیرہ ہوگا۔

الحدیث :- نسائی و ابن خزیمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان کردے اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

(بہار شریعت، الجزء الاول، حصہ پنجم صفحہ نمبر ۱۳۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی۔)

الحدیث :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! (اے کھلانے والے) تیرا کھانا صرف نیک ہی کھائیں۔(مکاشفۃ القلوب)

آخر میں افطار کرنے والا میزبان کے لئے دُعا کرتا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے معصوم فرشتے تیرے لئے دُعائے خیر کریں۔ اس دُعا سے ہمیں محبّت و مودّت کا سبق ملتا ہے۔ مگر آج کل حالت کچھ یوں ہے کہ میزبان کا مال ہڑپ کرنے کے بعد اس بات کا پرچار کرتا پھرتا ہے کہ میاں فُلاں کے ہاں افطار پارٹی تھی کرایہ خرچ کر کے اس کے وہاں گئے مگر کھانے میں کچھ بھی نہ تھا۔ بس معمولی سا انتظام تھا اس سے تو اچھا گھر ہی میں روزہ کھول لیتا۔

آب زم زم پیتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّ شِفَآءً

مِنْ کُلِّ دَآءٍ○

ترجمہ:- یاالٰہی میں تجھ سے علمِ نافع کا اور رزق کی کُشادگی کا اور مقبول عمل کا اور بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔(بھار شریعت،الجزء الاول،حصه ششم صفحه نمبر ۶۵ مطبوعه مکتبه رضویه آرام باغ کراچی.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تو یہ دُعا فرماتے تھے۔

خدا کرے ہمیں حج کی سعادت نصیب ہو۔اور ہم آب زم زم تک پہنچیں تو خوب سیر ہو کر پینے سے پہلے اس دُعا کو پڑھ لیں کہ یہ دُعا بڑی جامع ہے۔یہ دعا پڑھنے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ لیں۔اور آب زم زم پینے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہیں آب زم زم کھڑے ہو کر قبلہ رُو ہو کر پینا مستحب ہے۔ (بھار شریعت،الجزء الاول،حصه ششم صفحه نمبر ۶۵ مطبوعه مکتبه رضویه آرام باغ کراچی.)

اس موقع پر آپ کا جو مقصد ہو وہ دل میں رکھیئے۔کیوں کہ اس پانی کی تاثیر ہے کہ جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد اللہ تعالےٰ کے فضل سے پورا ہوگا گویا آبِ زم زم ایسا بابرکت ہے کہ اس کو جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے وہ اُسی مقصد کے لئے ہے۔

اگر آج کوئی ہم سے کہے کہ تم جس مقصد سے ہمارے پاس آ ؤ گے تو تمہارا وہی مقصد پورا ہوگا۔تو ہمارے یہ مقاصد ہوں گے کہ ہمیں کار چاہیئے۔کوٹھی چاہیئے اور سرمایہ چاہیئے وغیرہ یعنی دنیا کی طرف ہمارا دھیان ہوگا۔مگر جو اللہ تعالیٰ کے نیک و پاکیزہ بندے ہوتے ہیں وہ ہر لمحہ آخرت کی فکر میں رہتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے آبِ زم زم پینے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو کر کہا۔یاالٰہی ہم سے ابنِ ابوموال نے محمد بن مُنکَدِر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آبِ زم زم جس مقصد کے واسطے بھی پیا

جائے اسی مقصد کے لئے ہے۔لہٰذا میں آب زم زم قیامت کے دن کی پیاس کے لئے پیتا ہوں۔اور پھر پانی پی لیا۔ بے شک جو دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ قیامت کے دن محفوظ و مامون ہوگا۔

حدیث قدسی:- میں اپنے بندے پر دو ڈر اور دو امن جمع نہیں کرتا۔ جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے قیامت میں ڈراؤں گا۔

(مکاشفۃ القلوب،الباب الثانی فی الخوف من اللّٰہ تعالٰی أیضًا،صفحہ نمبر ۱۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت.)

میزبان کے گھر سے چلتے وقت مہمان کی میزبان کیلئے دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

ترجمہ:-الٰہی تو جو انہیں روزی دے اس میں برکت دے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔(مسلم شریف، کتاب الأشربہ،باب استحبابو ضع النوی الخ رقم الحدیث ۲۰۲۴،صفحہ نمبر ۱۱۳۰ دارابن حزم بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کے والد صاحب کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے کھانا اور کھجور کے حلوے سے نبی کریم ﷺ کی مہمان نوازی کی۔اللہ اکبر کتنے خوش نصیب میزبان ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی مہمان نوازی سے مشرف ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رخصت ہونے لگے تو حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں دُعا کی درخواست کی تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے لئے دُعا فرمائی (یعنی وہ دعا جو لکھی گئی ہے۔)

بد ھضمی کے وقت کی دُعا

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ o (قرآن مجید، سورۃ المرسلٰت آیۃ نمبر ۴۳، ۴۴، پارہ نمبر ۲۹)

ترجمہ:- کھاؤ اور پیو رچتا ہوا اور اپنے اعمال کا صلہ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (کنز الایمان)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو وہ اِس آیتِ کریمہ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اُسے اپنے پیٹ پر پھیرے اور کھانے وغیرہ پر دم کر کے کھانا کھایا کرے اِن شآءَ اللہ بدہضمی کی شکایت دور ہو جائے گی۔

لباس اتارتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ o ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)

(ابن ابی شیبہ بحوالہ حصن حصین، راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ جب کپڑے اُتارے تو جِنّوں کی آنکھوں اور اس کی (یعنی کپڑے اُتارنے والی کی) برہنگی کے درمیان پردہ ہے کہ (بِسْمِ اللّٰهِ) کہے۔

معلوم ہوا کہ ہم اگر بغیر دُعا کے کپڑے اُتاریں گے تو ہمارا برہنہ جسم جِنّوں کی نگاہوں میں رہے گا اور ان سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن جب دُعا پڑھنے کے بعد کپڑے اُتارے جائیں گے تو دُعا کی برکت سے ہمارے اور جنّوں کے درمیان پردہ ہو جائے گا اور وہ ہمارے سَتر کو نہ دیکھ سکیں گے۔ یہ دعا کپڑے اتارنے سے قبل پڑھیں۔

سَترِ عورت ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔ یعنی اس حصہ کا چھپانا فرض

ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں ہے۔(در مختار، بحواله هماری نماز)

عورتوں کے لئے سارا بدن سَترِ عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے سوائے چہرے کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے۔

اب آپ اندازہ لگایئے کہ جس جنس کا نام ہی عورت ہے (یعنی چھپانے کی چیز) وہ عورت آج کل کس طرح اپنے آپ کو اُجاگر کر رہی ہے۔ اور بے حیائی کو معاشرہ میں پھیلا رہی ہے۔ جس کی ساری ذمہ داری ان کے سر پرستوں پر عائد ہوتی ہے اس سے یہ بھی نہ سمجھا جائے کہ صرف سر پرستوں ہی کی پکڑ ہوگی۔ اور وہ عورت جو بے حیائی کا مجسّمہ بنی ہوئی ہے چھٹکارا حاصل کرے گی ایسا نہیں ہے۔ بلکہ بے حیائی کا پرچار کرنے والی عورت کو بھی سزا ملے گی اور اگر اپنی قوت و طاقت کے مطابق اس عورت کے سر پرست نے اسے بے حیائی سے نہ روکا تو وہ بھی قابل سزا ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو عورتیں لباس پہن کر بھی ننگی ہی رہتی ہیں۔ دوسروں کو رجھاتی ہیں اور خود بھی دوسروں پر مائل ہوتی ہیں۔ اور بُختی اونٹ (ایک قسم کا بڑا اونٹ) کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلتی ہیں۔ اور ہرگز جنّت میں داخل نہ ہوں گی۔ (یعنی اگر مسلمان عورت ہے تو سزا پانے سے پہلے داخلِ جنت نہ ہوگی) اور نہ جنّت کی بُو پائے گی (بلکہ بے حیائی کے جرم کی پاداش میں داخلِ جہنم کر دی جائے گی)

(مسلم شریف، کتب اللباس و الزینة،باب النساء الکاسیات العاریات الخ،رقم الحدیث۲۱۲۸ ،صفحه نمبر۱۱۷۷ دار ابن حزم بیروت.)

فقہائے کرام فرماتے ہیں عورت کے سر سے نکلے ہوئے بال (کنگھی کرنے سے جو بال نکلتے ہیں) اور پاؤں کے کٹے ہوئے ناخن بھی غیر مرد نہ دیکھے۔

(فتاویٰ شامی بحواله اسلامی زندگی)

اس بات سے اندازہ لگایئے کہ عورت کے لئے پردہ کتنا ضروری ہے۔ سیدنا فاروق

اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

اپنی عورتوں کو ایسے کپڑے نہ پہناؤ جو جسم پر اس طرح چُست ہوں کہ سارے جسم کی بناوٹ نمایاں ہو۔ (المبسوط، بحوالہ ھماری نماز)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے معاشرہ سے بے حیائی کو ختم کریں اور ایمان کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

الحدیث :۔ **اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ** o ترجمہ:۔ حیاء ایمان سے ہے۔

(المعجم الأوسط، من اسمہ محمد، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۱۹۳، رقم الحدیث ۵۰۵۵، مطبوعہ دار الحرمین القاھرہ۔)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:۔

الحدیث :۔ **اَلْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ** o ترجمہ:۔ حیاء ایمان کی شاخ ہے۔

(الصحیح المسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد الایمان الخ رقم الحدیث ۵۸، صفحہ نمبر ۳۹ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت۔)

لباس پہنتے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِیْ وَلَا قُوَّۃٍ o (ابو داؤد شریف، کتاب اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدًا، رقم الحدیث ۴۰۲۳. الجزء الرابع صفحہ نمبر ۶۰ دار احیاء)

ترجمہ:۔ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا میں بندہ کتنی عاجزی و انکساری کا اظہار کر رہا ہے کہ دُعا پڑھنے والا پروردگارِ عالم کی بارگاہ اقدس میں عرض کر رہا ہے **یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن** جو

لباس میں زیبِ تن کرر ہا ہوں اسے تو نے بغیر میری قوت کے عطا فرمایا ہے۔

حالانکہ مسلمان محنت ومشقت کی حلال کمائی سے کپڑا خرید کر سلواتا ہے۔ اتنی مشکلات کے باوجود مومن صادق عرض کرتا ہے۔ یاالٰہی یہ لباس تو نے ہی اپنے فضل و کرم سے عطا فرمایا ہے کیوں کہ اگر ذرا سی بھی عقلِ سلیم ہو تو یہ بات سورج کی شعاعوں سے بھی زیادہ روشن ہے کہ انسان اور اس کے اعضاءِ جوارح، عقل وشعور سب کو اللہ تعالیٰ ہی نے تو تخلیق کیا ہے۔ اس کو قوت وطاقت کا سرچشمہ بھی اللہ تعالیٰ ہی نے عطا فرمایا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں یہ اللہ تعالےٰ ہی کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں حلال کمائی سے خریدا ہوا لباس عطا فرمایا۔ یاد رہے کہ حرام کمائی سے خریدے ہوئے لباس کی نحوست بہت قبیح ہے۔

الحدیث :۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سُنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (مشکوٰۃ)

مُتذِ کّرَہ دُعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو اس دُعا کو پڑھے گا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے۔ (ابو دائود)

نیا لباس پہنتے وقت کی دُعا

﴿۱﴾ اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِیٓ کَسَانِیٓ مَآ اُوَارِیٓ بِہٖ عَورَتِیٓ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیٓ حَیَاتِیٓ ٥ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب، رقم الحدیث ۳۵۷۱، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۳۲۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت۔)

ترجمہ:- تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا سَتر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔

﴿۲﴾ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ o

ترجمہ:- اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بُرائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اتنا لباس جس سے سَترِ عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے اور اس سے زائد سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو اس کی نعمت کا اظہار ہو یہ مستحب ہے۔(ردالمختار، بحوالہ بھار شریعت)

اتنا لباس کا ہونا جس سے سَترِ عورت ہو سکے یہ ہم پر دینی تقاضا ہے۔ معلوم ہوا کہ لباس دینی ضرورت ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنا سترِ عورت چھپا کر فرض پر عمل کرتے ہیں اور حرام سے بچتے ہیں۔ کیوں کہ بلا عذر دوسروں کے سامنے سترِ عورت کھولنا حرام ہے۔ اس کے علاوہ ادائیگی نماز کے لئے اہم ضرورت کیوں کہ لباس موجود ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ انسان کی زینت بھی ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ عمدہ اور اچھا لباس پہنے تو غرور اور تکبّر کو دل میں جگہ نہ دے بلکہ مقصود یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ نے دیا ہے تو اس کی نعمت کا اظہار ہو یہاں یہ بات بھی بیان کر دی جائے تو بہتر ہو گا کہ جس طرح ہم اپنے بدن کو لباسِ ظاہری سے آراستہ کرتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی روح کو لباسِ تقویٰ سے آراستہ کریں۔ معاذ اللہ اگر ہم نے لباسِ تقویٰ کو گناہوں کے سبب تار تار کر کے رکھ دیا ہے تو اب بھی وقت ہے کہ اللہ رب العٰلمین کی بارگاہ میں

خالص توبہ کریں۔ تاکہ وہ لباس تقویٰ جو تار تار ہو گیا ہے ایسا رفو ہو جائے کہ نشان بھی باقی نہ رہے۔

لباس پہنتے وقت کی دُعا کے عنوان میں جو دو (۲) دُعائیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کا پڑھ لینا کافی ہے۔ اگر دونوں پڑھیں تو خوب تر ہے۔ پہلی دُعا کی تشریح مختصراً ہو چکی ہے۔ دوسری دُعا کی تشریح اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہے اللہ تعالےٰ ہمیں تعلیماتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم فرمائی ہوئی دوسری دعا بڑی جامع ہے۔ اس دعا کو پڑھنے والا بندہ گویا اپنے معبود کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا ہے۔ کہ یا الٰہی جو لباس میں نے زیب تن کیا ہے اسے میرے لئے بھلائی اور باعثِ خیر بنا اور جس غرض کے لئے بنایا ہے اس میں بھی میرے لئے بھلائی فرما یعنی کپڑے میں خیر یہ ہے کہ آرام و راحت میسّر ہو اور تکلیف دہ چیز سے محفوظ رہے۔ مثلاً موسمِ سرما میں سردی سے اور موسمِ گرما میں سورج کی حِدّت سے اور جس غرض کے لئے بنایا گیا ہے اس میں بھی بھلائی عطا ہو۔ کپڑا بدن چھپانے اور زیب و زینت کی نیت سے جس میں اظہارِ نعمت ہو پہننے کی توفیق عطا فرما اور اپنے فضل و کرم سے نیتِ فاسدہ سے محفوظ رکھا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ التجا بھی کی جارہی ہے کہ اس کپڑے کے شر سے بھی بچا یعنی کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کپڑے میں الجھ کر گر پڑتا ہے تو اس پریشانی سے مامون فرما اور جس غرض کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کی برائی سے عافیت دے یعنی ایسا نہ ہو کہ میں نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر اپنے اندر غرور و تکبّر کو بسالوں۔ غور کیجئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہمارے نفسوں کا کتنا تزکیہ ہے۔ مگر افسوس آج ہم نے اس کے برخلاف عمل کر کے اپنے دلوں کو کس قدر زنگ آلود کر لیا ہے۔

آج ہمارے دل غرور و تکبّر بغض و عناد نمود و نمائش سے پراگندہ ہیں۔ اگر ہم چاہتے

ہیں کہ ہمارے قلوب ہر بُرائی سے پاک و صاف ہو جائیں ہمارے ظاہر و باطن میں موافقت ہو جائے۔ تو اس کا واحد حل یہ ہی ہے کہ ہم خلوص کے ساتھ متبعِ رسول ﷺ بن جائیں۔

الحدیث :۔ ترمذی نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب قمیص پہنتے تو داہنے سے شروع فرماتے۔

لہٰذا جب بھی لباس پہنا جائے تو ابتدا دائیں طرف سے کی جائے۔ مثلاً کُرتا پہنے تو پہلے داہنی آستین میں ہاتھ ڈالے پھر بائیں آستین میں اس کے بعد گردن میں اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت پہلے دائیں پائنچے میں پاؤں داخل کرے پھر بائیں میں اور شلوار یا پائجامہ وغیرہ بیٹھ کر پہنے اور لباس اتارتے وقت اس کے برعکس کرے مگر شلوار یا پائجامہ وغیرہ اب بھی بیٹھ کر اتارے گا۔ شلوار وغیرہ کھڑے ہو کر نہ پہنے۔ اور مرد عمامہ بیٹھ کر نہ باندھے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ وہ ایسے مرض میں گرفتار ہوگا جس کا علاج نہیں۔

(سنی بھشتی زیور)

عمامہ کھڑے ہو کر باندھے بیٹھ کر عمامہ نہ باندھنا چاہئے عمامہ مسجد میں باندھے یا خارج مسجد ہر صورت میں کھڑے ہو کر باندھے اور کھولے تو پیچ در پیچ کھولے جیسے باندھا تھا۔

دوست کو نیا کپڑا پھنے دیکھتے وقت کی دُعا

تُبلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ ٥ (ابو دائود، راوی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے پہننا اور پھاڑنا نصیب کرے (اور) زیادہ دے۔

نیا عمامہ یا نئی چادر پھنتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَہٗ ٥

(ابو دائود. ترمذی. راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو نے ہی مجھے (یہ چادر یا عمامہ) پہنایا ہے اور میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے بھی جس کے لئے اس کو بنایا گیا۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا دُعا کے سلسلے میں حدیث سماعت فرمالیں تاکہ اس دُعا کے پڑھنے کی وضاحت ہوجائے اور اسی تشریح کے تحت جوتے یا چپل پہنتے وقت کی دعا کی بھی وضاحت ہوجائے۔

الحدیث:- **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ! کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاِسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْرِدَآءً یَقُوْلُ** (یعنی دُعا پڑھتے جو پہلے لکھے جاچکی ہے)

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس (کپڑے) کا نام لیتے (یعنی) عمامہ یا قمیض یا چادر (وغیرہ) اور فرماتے (یعنی دُعا پڑھتے) (ابو دائود. ترمذی)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ امام محی الدین ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی (سنِ ولادت ۱۳۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ریاض الصالحین میں مُتذکّرہ حدیث مبارک کو باب **(مَایَقُوْلُ اِذَالَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا اَوْنَعْلًا اَوْنَحْوَہٗ)**

ترجمہ:- جب نیا کپڑا یا جوتا یا اس طرح کی دوسری چیز پہنے تو کیا کہے کے تحت تحریر فرمایا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ جو چیزیں بھی پہننے کے زمرے میں آتی ہیں ان کو پہنتے وقت اس دُعا کو پڑھے اگرچہ نئے جوتے یا چپل ہوں جیسا کہ آپ نے ریاض الصالحین کے باب سے

اندازہ لگالیا ہوگا۔ آخر میں جوتے یا چپل پہننے کے متعلق چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتارے کہ داہنا پہننے میں پہلے ہو اور اُتارنے میں پیچھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی. ابنِ ماجہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! کھڑے ہوکر پہننے کی ممانعت ان جوتوں کے متعلق ہے جن کو کھڑے ہوکر پہننے میں دِقّت ہوتی ہو یعنی تسمے والے جوتے ورنہ بغیر تسمے کے جوتے جن کو کھڑے کھڑے پہننے میں دِقّت نہیں ہوتی یونہی چپل وغیرہ لہٰذا ان کو کھڑے ہوکر پہننے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح جوتے پہننے سے قبل ان کو جھاڑ لیں تاکہ کوئی موذی کیڑا وغیرہ اگر داخل ہوگیا ہو تو اس پر اطلاع ہو جائے اور جسمانی اذیت سے محفوظگی رہے یونہی جس وقت جوتے اٹھانے کی نوبت پیش آئے تو انہیں بائیں ہاتھ سے اٹھائیں یہ تمام تعلیمات احادیث سے ثابت ہیں۔ مزید معلومات کے لئے بہارِ شریعت کا سولھواں حصّہ دیکھئے

سُرمہ ڈالتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ہمارا اسلام، حصہ اول، سبق نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۴۰ مطبوعہ فرید بُک اسٹال اردو بازار لاھور.)

ترجمہ:۔ الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند (فائدہ اٹھانے والا) کر۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! سماعت اور بصارت دونوں اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتیں ہیں لہٰذا ہمیں ان نعمتوں کا جائز استعمال کرنا چاہئے ناجائز استعمال سے احتراز کریں مثلاً غیر محرم عورت کو دیکھنا۔ فلم وغیرہ دیکھنا یونہی غیبت سننا اور فحش باتیں گانے

باجے وغیرہ سننا جبکہ رغبت کے ساتھ ہوں۔ البتہ ان نعمتوں کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم آنکھوں اور کانوں کا جائز استعمال کریں مثلاً قرآن پاک کی زیارت۔ علماء مشائخ کی زیارت وغیرہ اور کانوں کی قوت سماعت کو تلاوتِ قرآن اور نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام کی پیاری پیاری تعلیمات کو سننے میں استعمال کریں۔

الحدیث :- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُثْمُد سُرمہ لگایا کرو کہ وہ نگاہ میں جلا (روشنی چمک) دیتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ اور انہوں نے گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی جس میں سے ہر رات سرمہ لگاتے تھے تین سلائیاں اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں (یعنی داہنی اور بائیں چشمانِ مبارکہ میں) (ترمذی شریف، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، رقم الحدیث ۱۷۶۳، الزء الثالث صفحہ نمبر ۲۹۴، دار الفکر بیروت.)

اُثْمُد سُرمہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں مگر صاحب مراۃ علیہ الرحمۃ نے فرمایا زیادہ قوی قول یہ ہے کہ یہ ہلکے سرخ رنگ کا سرمہ ہوتا ہے جسے اصفہانی سرمہ کہا جاتا ہے۔

سُرمہ ڈالنے کا طریقہ:- سب سے پہلے داہنی آنکھ میں دو سلائیاں لگائے پھر بائیں آنکھ میں تین سلائیاں لگائے اور آخر میں پھر داہنی آنکھ میں ایک سلائی لگائے تاکہ ابتدا بھی داہنی طرف سے ہو اور انتہا بھی۔

رات کو سوتے وقت سرمہ لگانا فقیری (غربت) اور ضعفِ بصر کو دور کرتا ہے۔ دوپہر میں سوتے وقت سرمہ لگانا سنت نہیں ہے۔ البتہ جمعہ کی نماز کے لئے عیدین کے لئے سنت ہے۔ (مِراۃ المناجیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، (ملخصًا) الجزء السادس صفحہ نمبر ۱۷۹/۱۸۰ اضیاء القرآن لاھور.)

تیل لگاتے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الحدیث :- كُلُّ امْرِذِیْ بَالٍ لَایُبْدأُ فِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَهُوَ اَقْطَعُ (ابن حبان. خطیب راوی حضرت ابو هریره حضرت کعب بن مالک رضی الله عنهم)

ترجمہ:- شاندار کام کی ابتدا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ سے برکت حاصل کر کے نہ کی جائے گی وہ بے برکت رہے گا۔(بشیر القاری. شرح صحیح البخاری)

چونکہ تیل لگاتے وقت کی دُعا مجھے کتابوں میں نہیں ملی اس لئے مذکورہ بالا حدیث شریف تحریر کی جس میں ہر ذیشان کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کی تعلیم ارشاد فرمائی گئی لہٰذا سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سنت کے مطابق تیل لگانا بلا شک وشبہ ذیشان کام ہے پس تیل لگاتے وقت بِسْمِ اللہ شریف کو پڑھا جائے یونہی سنت کے مطابق ناخن تراشتے وقت بھی اور اسی طرح ہر ذیشان کام پر بسم اللہ پڑھنا باعثِ برکت اور حدیث شریف پر عمل ہے لہٰذا ہر اچھے کام کی ابتدا کرتے وقت اگر اس سلسلے میں کوئی دعا مذکور نہ ہو تو اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھی جائے۔

آخر میں تیل لگانے اور ناخن تراشنے کی سنت بیان کی جاتی ہے۔

تیل لگانے کی سنّت:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سرِ اقدس میں تیل لگانے کا ارادہ فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں برتن سے تیل انڈیلتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے پھر آنکھوں پر یعنی پلکوں پر پھر سر میں تیل لگاتے سر میں تیل لگاتے تو پہلے پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے اسی طرح جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر داڑھی میں لگاتے اور داڑھی مبارک میں تیل لگاتے وقت پہلے داڑھی مبارک کے اس حصہ میں تیل لگاتے جو گردن سے ملا ہوا ہے۔ (زاد المعاد)

بہتر یہ ہے کہ سر کے اوپر حصے میں جب تیل لگائے تو پہلے داہنی طرف لگائے پھر بائیں

طرف یونہی جب کنگھی کرے تو پہلے دائیں جانب کرے پھر بائیں طرف کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے مقدم رکھتے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی ترجّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۲۴، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۵۰۹ دار الفکر بیروت.)

سنت یہی ہے کہ سر کے بال بکھرے نہ رہیں بلکہ ان میں کنگھی کی جائے اور بالوں کے دو حصّے کیے جائیں اور مانگ بیچ سر میں ناک کے اوپر سے سیدھی نکالی جائے آج کل فیشن پرست مرد عورتیں ایک طرف سے مانگ نکالتے ہیں یعنی ٹیڑھی مانگ یہ خلافِ سنت ہے۔ (مِراٰۃ المناجیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، الجزء السادس صفحہ نمبر ۱۶۲ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور.)

مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگر چہ مونڈانا صرف احرام سے باہر ہونے کے وقت ثابت ہے دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کبھی نصف کان تک کبھی کان کی لو تک ہوتے اور جب بڑھ جاتے تو شانۂ مبارک سے چھو جاتے۔ (بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدھم، حظر و اباحت کا بیان، صفحہ نمبر ۱۹۸ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

پورے بال رکھنے کی صورت میں تیل لگانے اور مانگ نکالنے کی سنت کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے اور ویسے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عادتاً بال شریف رکھے لہٰذا افضل یہی ہے کہ بال رکھے جائیں اور بالوں کو مونڈوایا نہ جائے اگر چہ مونڈوانا بھی جائز ہے۔ جب احرام سے باہر ہوتے وقت بال مونڈوائے تو پہلے داہنی طرف سے مونڈوائے اس کے بعد بائیں طرف سے جیسا کہ حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ (ریاض الصالحین)

سر کے بالوں میں کنگھی کرنے میں افراط و تفریط سے کام نہ لینا چاہیئے یعنی نہ تو ایسا کرے کہ ہر وقت کنگھی کرنے اور بالوں کی زیبائش و آرائش کرنے ہی میں لگا رہے اور

نہ ایسا کرے کہ بالوں کو یونہی الجھے اور بکھرے ہوئے چھوڑ دے کیونکہ ان دونوں چیزوں کو احادیث میں پسند نہیں کیا گیا۔ البتہ داڑھی کے متعلق ہے کہ اگر مرد روزانہ داڑھی میں کنگھی کرے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ وضو کے بعد داڑھی میں کنگھی کرنا فقیری (غربت) کو دور کرتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روز داڑھی شریف میں دو بار کنگھی فرماتے۔

(مِرأة المناجيح، كتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، الجزء السادس صفحه نمبر ۱۶۳ ضياء القرآن لاهور.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے سرِ اقدس میں تیل ڈالا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی ترجل رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحديث ۳۴، الجزء الخامس صفحه نمبر ۵۰۹ دار الفكر بيروت.)

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ جب ہم تیل لگائیں تو تصورِ سنت پیشِ نظر ہو تا کہ اجر و ثواب پائیں اور ضمناً یہ فائدہ بھی حاصل ہوگا کہ تیل لگانا جسمانی طور پر بھی مفید ہے بعض لوگ کثرت سے تیل اس طور پر استعمال کرتے ہیں کہ قمیض کا کالر اور گردن کی طرف کا کپڑا نہایت ہی میلا کچیلا ہو جاتا ہے یہ نظافت کے خلاف ہے۔ کیونکہ سادگی یہ نہیں ہے کہ لباس میلا کچیلا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے اگرچہ کم قیمت یا پیوند لگا ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

﴿۱﴾ اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ○ (پاکیزگی ایمان سے ہے)

﴿۲﴾ اِنَّ اللّٰه تَعَالٰی طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ، نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ

(ترمذی شریف، كتاب الأدب، باب ماجاء فی النظافة، رقم الحديث ۲۸۰۸، الجزء الرابع صفحه نمبر ۳۶۵ دار الفكر بيروت.)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ پاک صاف ہے اور پاکی وصفائی کو پسند فرماتا ہے۔

علامہ ابنِ حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

بالوں کو آراستہ کرنا: ۔صاف ستھرا رکھنا۔درست کرنا اور کنگھی کرنا۔پاکیزگی اور ستھراپن سے تعلق رکھتا ہے۔اسی لیے یہ مندوب ہے۔

(شرح شمائل ترمذی از علامہ سید امیر شاہ قادری گیلانی)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو اچھی طرح یادرکھیں کہ نبی کریم ﷺ تیل کو اکثر استعمال فرماتے تھے مگر اس کے باوجود آپ کا لباس مبارک میلا کچیلا نہ ہوتا تھا چنانچہ ایک حدیث شریف سماعت فرمالیں اور ایک سنت بھی سن لیں۔

الحدیث :۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِکون ومکاں ﷺ اکثر سرِ اقدس میں تیل ڈالا کرتے تھے اور بسا اوقات داڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے۔اور اکثر سر بند (رومال کی طرح ایک کپڑا اسکے لئے عربی میں قِناع کا لفظ استعمال ہوتا ہے) باندھتے تھے یہاں تک کہ سر مبارک پر باندھنے کا کپڑا تیل والوں کے کپڑے کی طرح ہو جاتا تھا۔**(مشکوٰۃ شریف، کتاب اللباس ، باب الترجّل ،الفصل الثانی صفحہ نمبر ۳۸۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی.)**

اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ سرِ اقدس پر عمامہ شریف کے نیچے رومال کی طرح کا کپڑا باندھتے۔تاکہ عمامہ مبارک اور ٹوپی شریف تیل سے میلی نہ ہو۔ چونکہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کا مزاج شریف اور طبیعت شریف انتہائی نظافت پسند تھی اس لئے عمامہ مبارک اور ٹوپی شریف کو بھی تیل کی چکناہٹ سے بچانے کے لئے اور صاف ستھرا رکھنے کے لئے یہ کپڑا استعمال فرماتے اسی مضمون کو مراۃ شرح مشکوٰۃ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔**(شرح شمائل ترمذی)**

لہٰذا معلوم ہوا کہ سر اور عمامہ کے درمیان رومال کی طرح ایک کپڑا رکھنا بھی پیارے مصطفےٰ ﷺ کی پیاری سنت اور عامل کے لئے اجر ورحمت کے علاوہ باعثِ نظافت ہے۔

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ: -ناخن تراشنے کا آسان طریقہ جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد اب سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے اس صورت میں ناخن تراشنے کا عمل سیدھے ہاتھ سے شروع ہو کر سیدھے ہاتھ ہی پر ختم ہوگا۔(درمختار، کتاب الحظر باب الاستبراء وغیرہ،الجزء التاسع صفحہ نمبر ۵۸۲ امدادیہ ملتان.)

پائوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ: - پاؤں کی انگلیوں کے ناخن داہنے پاؤں کی سب سے چھوٹی انگلی سے تراشنے شروع کرے اور ترتیب کے ساتھ ناخن تراشتا ہوا بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ،الجزء التاسع صفحہ نمبر ۵۸۲ امدادیہ ملتان.)

جمعہ کے دن ناخن تراشنا مستحب ہے البتہ ناخن اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کے دن کا انتظار نہ کرے۔ کیونکہ ناخن تراشنے۔ مونچھیں تراشنے۔ زیرِ بغل اور زیرِ ناف کے بال صاف کرنے کی انتہائی مدت چالیس دن ہے لہٰذا چالیس دن سے زائد نہ چھوڑے کیونکہ یہ ممنوع ہے۔

الحدیث :- جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔

(بہار شریعت،الجزء الثالث،حصہ شانزدھم صفحہ نمبر ۱۸۵ ،باب حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

عطر لگاتے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○ (ماخوذ از حدیث)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ عطر لگانا بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور ذیشان

کام ہے لہٰذا عطر لگاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھی جائے جیسا کہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ "ہر اچھے کام کی ابتدا بسم اللہ سے نہیں کی جائے گی تو وہ بے برکت ہوگا۔"

(خطیب)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہندی کے پھول۔ مشک اور عود کی خوشبو بہت پسند تھی۔ (زادالمعاد)

حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام آخرِ شب اور سونے سے بیدار ہو کر قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو فرماتے اور پھر خوشبو لباس مبارک پر لگاتے یونہی آپ سرِ اقدس پر بھی خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آخر میں یاد ہے کہ عطر لگانا اُمتیوں کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا اقدس ایسی خوشبوؤں سے معطر تھا کہ کائنات کی کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضرت شیخ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمۃ وصائل الوصول میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اسحاق بن راہویہ علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے جو خوشبو آتی تھی وہ دوسری تمام خوشبوؤں سے مختلف ہوتی تھی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے پسینہ آتا تھا چہرہ مبارکہ پر پسینہ آتا تو موتیوں کی طرح محسوس ہوتا اور اسکی خوشبو مشک اور اذفر سے بھی زیادہ ہوتی۔ (شرح شمائل ترمذی)

خصائصِ کبریٰ میں بیہقی کی روایت ہے وہ اُمُّ المؤمنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تھا۔ اس دن میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارکہ پر رکھا تھا۔ اب بہت جمعے گزر چکے ہیں کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی بھی ہوں اور اسے دھوتی بھی ہوں مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے نہیں گئی۔

(شرح شمائل ترمذی)

گلاب کے پھول کو سُونگھتے وقت کی دُعا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِo
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَانُوْرَ اللّٰہِo

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! گلاب کا پھول سُونگھتے وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر مطلقًا درود پاک پڑھنا چاہیے۔اور یہاں آسان ترین درود پاک تحریر کر دیا ہے۔

الحدیث :- مَنْ شَمَّ الْوَرْدَالأحْمرَوَلَمْ یُصَلِّ عَلِیَّ فَقَدْ جَفَانِیْo

(نزھة المجالس، باب فضل الصلوۃ والتسلیم الخ، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۱۸۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت.)

ترجمہ:۔جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر درود نہ پڑھا اس نے مجھ پر جفا کی۔

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ پھول کو سونگھتے وقت درود شریف پڑھنا چاہیے تاکہ جفا کے بجائے وفا ہو اور انشاءاللہ ہر مرض کی دوا ہو۔

نکاح کے بعد دُولھا اور دُلھن کے لئے دُعا

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍo

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔(ابوداؤد شریف، کتاب النکاح، باب مایقال للمتزوج، رقم الحدیث ۲۱۳۰، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۳۵۱ داراحیاء الثرات بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! نکاح ہونے کے بعد دُلہا اور دُلہن کے لئے برکت کی دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ ان سے ہمارا دینی رشتہ اور نسبی رشتہ ہوتا ہے۔اور اسلامی مبارکبادی بھی یہی ہے کہ نکاح ہونے کے بعد فریقَین کے لئے دُعائے برکت کی جائے۔لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دُلہن سے اس کی سہیلیاں اور دولہا سے اس کے دوست احباب بجائے اس

کے کہ انہیں برکت کی دُعا دیں بڑے نازیبا کلمات کہتے ہیں جن کا تحریر کرنا نامناسب ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ فضول گوئی اور دوسری لغویات کے بجائے ان کے لئے دعائے برکت کریں۔

شبِ زفاف (سُہاگ رات) میں ملاقات کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ ٥

ترجمہ:- یاالٰہی میں تجھ سے اس کی (یعنی بیوی) بھلائی اس کی فطری عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی بُرائی سے اور اسکی فطری عادتوں کی بُرائی سے۔

(ابوداؤد شریف، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، رقم الحدیث ۲۱۶۰، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۲۶۲ دار احیاء الثرات بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب پہلی رات کو اپنی زوجہ کے پاس جائے تو نرمی کے ساتھ معمولی سے اس کی پیشانی کے بال ہاتھ میں لے کر یہ دُعا پڑھے۔ اگر ہم اس دُعا کے معنوں میں غور کریں تو اس میں ہمارے لئے کتنا امن وسکون کا پیغام ہے۔ لٰہذا اس دُعا کو اس خوشی کے موقع پر پڑھ لیں تو اللہ سے امید ہے کہ اپنی رحمت سے زوجین کا تعلق خیر و بھلائی کے ساتھ قائم و دائم رکھے گا۔ گویا یہ دُعا ہمیں درس دیتی ہے کہ کسی بھی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوں بلکہ ہر لحظہ اس کی رحمت کے طلبگار رہیں۔

بیوی کے ساتھ صُحبت کے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا٥

(بخاری شریف، کتاب التوحید، باب السئوال بأسماء اللہ تعالٰی ﷻ، الجزء التاسع صفحہ نمبر ۱۱۹ مطبوعہ دار طوق النجاۃ بیروت.)

ترجمہ:- اللہ کے نام سے۔ یاالٰہی ہمیں شیطان سے بچا اور اُسے (یعنی اولاد کو) شیطان

سے بچا جو تُو ہمیں عطا کرے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب بیوی سے صحبت کا ارادہ ہو تو برہنگی سے پہلے اس دُعا کو پڑھے اس دُعا میں اس بات کی نصیحت کی جارہی ہے کہ تمہارا اپنی بیوی کے ساتھ خلوت کرنا تلذذ و نفسانی خواہشات کے لئے نہ ہو بلکہ اس سے مقصود یہ ہو کہ ہم بے حیائی سے محفوظ رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اولاد عطا فرمائے۔ اسی لئے شیطانِ لعین سے اپنی اور اپنی ہونے والی اولاد کی محافظت- کی دعا اللہ رب العٰلمین سے کی جارہی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جو شخص صُحبت کے وقت یہ دُعا پڑھے گا اور اس کے لڑکا پیدا ہو تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

وقتِ انزال کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا٥

ترجمہ:۔ ''یا الٰہی شیطان کے لئے حصہ نہ بنا اس میں جو (اولاد) تُو مجھ کو عطا کرے''

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب اِنزال ہو تو اس دُعاء کو دل میں پڑھے۔ اس موقع پر اس دُعا کی تعلیم دینا بھی اس بات کی شہادت ہے کہ اسلام کامل و اکمل دین ہے۔ تاکہ مسلمان کسی بھی معاملے میں کسی دوسرے مذہب کا محتاج نہ رہے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسلمان ہر حال میں یادِ الٰہی میں مصروف رہے۔ اگر ہم اپنے اکابرین کے حالاتِ زندگی کو دیکھیں تو یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ کہ کسی ساعت ان سے یادِ الٰہی میں غفلت ہو جاتی تو وہ اس ساعت کی زندگی کو زندگی نہیں بلکہ پژمردگی تصور کرتے تھے۔

یہ بات یاد رکھیئے کہ ہونے والی (اگر مقدر میں ہے) اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعایوں کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے لیکن جب اولاد پیدا

ہو جائے اور اسے شیطانی کاموں سے نہ روکے اُسے امر بالمعروف ونھی عن المنکر نہ کرے تو بڑی عجیب بات ہوگی۔ پس آگاہ ہو جایئے کہ یہ دُعا ہمیں آئندہ کے لئے بھی لائحہِ عمل اور دعوتِ فکر دیتی ہے۔

جماع کرتے وقت ان باتوں کا ضرور خیال رکھیئے :-

جماع کرتے وقت کلام مکروہ ہے۔ بلکہ بچّے کے گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔ یونہی عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے کہ بچے کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور اس وقت مرد وعورت کپڑا وغیرہ اوڑھ لیں۔ جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے لئے بے شرم و بے حیا ہونے کا اندیشہ ہے۔ (عالمگیری. فتاویٰ رضویه)

بچہ کی ولادت کے بعد کی دُعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اذان)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اقامت)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بچہ کی ولادت ہو جائے تو مستحب یہ ہے کہ اس کے داہنے کان میں اذان کہے اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ چاہے مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔ اور جو بال بچے کے سر سے اتریں ان کے وزن کے برابر چاندی یا اللہ تعالیٰ نے اگر رزق میں کشادگی دی ہے تو سونا خیرات کرے۔

بچّہ کا اچھا نام رکھنا چاہیے۔ اولاد بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت ہے لہٰذا اس کے ملنے پر شکر گذاری کے کام کرنا چاہئیں۔ نہ کہ وہ کام جس میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہو۔ مثلاً گانا بجانا وغیرہ۔

اور عقیقہ اپنی حیثیت کے مطابق کرے۔ ادھار لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی نمود و

نمائش مقصود ہو۔

تحنیک کا طریقہ: - بچہ کی ولادت کے بعد کھجور یا میٹھی چیز لے کر اسے چبا کر بچے کے تالو میں ملیں اور خیر و برکت کی دعا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ تحنیک کرنے والا متقی و پرہیز گار ہو۔

عقیقہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) **دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَشَحْمُھَا بِشَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِاِبْنِیْ مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْھَا مِنْہُ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ نَّبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَ بِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ٥**

اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے گی

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ بِنْتِیْ (یہاں پر لڑکی کا نام لیا جائے) **دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَشَحْمُھَا بِشَحْمِھَا وَعَظْمُھَا بِعَظْمِھَا وَ جِلْدُھَا بِجِلْدِھَا وَشَعْرُھَا بِشَعْرِھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِبِنْتِیْ مِنَ النَّارِ وَ تَقَبَّلْھَا مِنْھَا کَمَا تَقَبَّلْھَا مِنْ نَّبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ٥**

جب اس دُعا کو پڑھ لے تو **بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھ کر جانور کو ذبح کرے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! عقیقہ کرنا سنتِ موٴکدّہ نہیں ہے۔مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے رزق میں وسعت دی ہے تو کرے کہ بچے کے لئے باعثِ برکت ہے لڑکے کے لئے دو بکرے لڑکی کے لئے ایک بکری ذبح کرنا سنت ہے۔اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کیا تو جب چاہے کرے عمر کی قید نہیں۔اور جو عوام میں مشہور ہے کہ جس کا عقیقہ نہ ہو وہ قربانی نہیں کرسکتا بے اصل ہے۔اگر قربانی واجب ہے تو قربانی کا اس پر کرنا واجب ہے۔عقیقہ سے اس کا تعلق نہیں۔اسی طرح یہ مسئلہ جو مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت دادا۔دادی۔والدین اسی طرح نانا۔نانی نہیں کھا سکتے بے اصل ہے۔ (تفصیلی مسائل کیلئے ملاحظہ کریں بہار شریعت حصہ پانزدھم)

بچّہ کی پیدائش کے وقت دشواری پر دُعا

یَا خَالِقَ النَّفْسِ وَیَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَ یَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِصْهَا ٥ (مدارج النبوت،باب ششم معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،رقیہ عسر ولادت،الجزء الاول صفحہ نمبر ۲۳۵ نوریہ رضویہ)

ترجمہ:۔اے نفس کے پیدا کرنے والے اور اے نفس کو نفس سے نجات دینے والے اور اے نفس سے نفس کو نکالنے والے اس (یعنی دردِزہ میں مبتلا عورت) کو آزاد کردے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک ایسی عورت پر ہوا جس کا بچّہ رحم (بچّہ دانی) میں مر گیا تھا اس عورت نے عرض کی اے کُلمۃ اللہ (یعنی اللہ کی بات مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام) میرے لئے دُعا فرمایئے کہ حق تعالیٰ مجھے اس دشواری سے نجات دے اس پر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے دُعا کی (یعنی مُتذ کّرہ دعا کی) لہٰذا اس عورت کے ہاں بچّہ بلا تکلیف تولد ہوگیا۔شیخ مرجانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب کوئی عورت دردِزہ میں مبتلا

ہوتو اس کے لئے یہ دُعا لکھ کر دے۔

طلبِ اولاد کی دُعا

رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًاوَّ اَنْتَ خَیْرُالْوَارِثِیْنَ

(قرآن مجید،سورۃ الانبیاء آیۃ نمبر ۸۹،پارہ نمبر ۱۷)

ترجمہ:-اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

(کنز الایمان)

سفر شروع کرتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِیْرُ○

ترجمہ:-یاالٰہی میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔اور تیری ہی مدد سے پھرتا ہوں۔ (بزار. راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سفر کا ارادہ کرے تو اس دُعا کو پڑھ لے اور دو رکعت نماز سفر کی پڑھ لے نمازِ سفر پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو دو رکعت نماز نفل کا ہے طبرانی کی حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقتِ ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔(بہار شریعت،الجزء الاول،حصہ چہارم،نماز سفر و واپسئی سفر،الخ،صفحہ نمبر ۲۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازِ سفر گھر میں پڑھے۔آئینہ،سرمہ، کنگھا اور مسواک اپنے پاس رکھے کہ سنّت ہے جب سفر کو جائے تو جمعرات پیر یا ہفتہ کا دن ہو۔اور صبح کا وقت مبارک ہے۔اور اہلِ جمعہ کو جمعہ کے دن سفر کرنا اچھا نہیں۔(بہار شریعت)

اگر آسانی ہو تو ان ایّام میں سفر کرے ورنہ ضرورۃً دوسرے دنوں میں بھی سفر کرسکتا ہے۔بس بندۂ مومن کی نظر اس طرف رہے کہ مؤثر (حقیقی کارساز) اللہ تعالیٰ ہے۔

سفر کے وقت کی دعا

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ٥

ترجمہ:۔اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الجہاد، باب فی الدُعاء عندالوداع، رقم الحدیث ۲۶۰۰،

الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب سفر کو جائے تو رخصت کرنے والا مسافر کے لئے یہ دُعا کرے۔آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے۔کہ ہمارا کوئی عزیز دوبئی یا کویت وغیرہ جاتا ہے۔تو ہماری زبان تو حرکت کرتی ہے۔لیکن فرمائش کے لئے کہ میرے لئے فُلاں چیز بھیج دینا یا فلاں چیز واپسی پر لیتے آنا۔لیکن اس دُعا کو پڑھنے کے لئے (جو مسافر کیلئے ایک حصار کی مانند ہے) ہماری زبان حرکت نہیں کرتی۔اس دُعا میں ہمیں بتلایا گیا ہے کہ سفر میں جانے والے اپنے مسلمان بھائی کے لئے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کی دُعا کرے کیوں کہ اکثر سفر میں حادثات ہوتے رہتے ہیں۔

مسافر کی رخصت کرنے والے کے لئے دُعا

اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تُخَیِّبُ اَوْلَا تُضَیِّعُ وَدَائِعَہٗ

ترجمہ:۔میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں بے کار یا ضائع نہیں ہوتی ہیں۔ (طبرانی، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب رخصت کرنے والا مسافر کے لئے دُعا کرے تو جواب میں مسافر رخصت کرنے والے کے لئے یہ دُعا کرے۔اگر رخصت کرنے والے زیادہ ہوں تو اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ کی بجائے اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ کہے۔

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ o ترجمہ:-اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں)

(ابوداؤد شریف، کتاب الجہاد، باب مایقول الرجل اذا رکب، رقم الحدیث ۲۶۰۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء التراث بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب گھوڑے یا اونٹ یا موجودہ رائج سواری مثلاً بس یا ریل وغیرہ پر سوار ہونے لگے تو پہلی صورت میں رکاب میں پاؤں رکھتے وقت اور دوسری صورت میں پائیدان پر پاؤں رکھتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دُعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ o (ابوداؤد شریف، کتاب الجہاد، باب مایقول الرجل، الخ، رقم الحدیث ۲۶۰۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء التراث بیروت.)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اسے (سواری کو) مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سواری کے جانور کی پیٹھ پر بیٹھ جائے یا بس یا ریل وغیرہ کی سیٹ پر بیٹھ جائے تو یہ دُعا پڑھے۔ یاد رہے کہ اکثر اوقات ریل یا بس میں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی لہٰذا کھڑے ہو کر سفر کرنا پڑتا ہے لیکن یہاں پر کھڑے ہو کر بھی یہ دُعا پڑھے اس دُعا کو پڑھنے کے بعد **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** تین بار اور **اَللّٰہُ اَکۡبَرُ** تین بار اور آخر میں **سُبۡحَانَکَ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ اِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ o** پڑھے۔ (ابوداؤد شریف، کتاب الجہاد، باب مایقول الرجل الخ، رقم الحدیث ۲۶۰۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء التراث بیروت.)

بے شک جولوگ سواری پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ان کے لئے بڑا اجر وثواب ہے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے جوشخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت **بِسْمِ اللّٰه** اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** پڑھ لے تو اس جانور کے اٹھتے ہوئے ہر قدم پر اس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (تفسیر نعیمی،الجزء الاول،بحث بسم اللہ کے فوائد،صفحہ نمبر ۵۲،مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات.)

اور اسی طرح جوشخص کشتی (بحری جہاز) میں سوار ہوتے وقت **بِسْمِ اللّٰه** اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** پڑھ لے تو جب تک وہ اس میں سوار رہے گا اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔(تفسیر نعیمی،الجزء الاول،بحث بسم اللہ کے فوائد،صفحہ نمبر ۵۲،مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات.)

جو کوئی سوار چلتے وقت خالی ہو کر (یعنی تمام دیگر جھمیلوں سے بچ کر) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے ایک فرشتہ سوار کر دیتا ہے۔(یعنی فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے)۔اور اگر شر (یعنی برے شعار جو خلافِ شرع ہوتے ہیں۔) میں مشغول ہوتا ہے۔تو اس کے پیچھے ایک شیطان سوار کر دیتا ہے۔(طبرانی)

کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہونے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ ۝ وَمَا قَدَرُو االلّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝

(طبرانی. راوی حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہم)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔بے شک میرا رب بخشنے والا رحم والا ہے۔اور انہوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہیئے تھی نہ کی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی مُٹھی میں ہے۔اور آسمان لپیٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔وہ پاک اور برتر ہے اس سے جسے اس کا شریک بتاتے ہیں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کشتی یا بحری جہاز پر سفر کریں تو مندرجہ بالا دُعا پڑھیں۔ان کے علاوہ کلمہ شہادت بھی پڑھ لیں۔

ایک دفعہ منوڑا کا تبلیغی دورہ تھا جس کی قیادت امیر دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہٗ نے کی۔ کشتی کے سفر میں آپ نے مُتذکّرہ دعا پڑھنے کے بعد کلمہ شہادت بھی پڑھایا۔ استفسار کرنے پر ارشاد فرمایا کہ کل بروزِ قیامت یہ پانی بھی ہمارے کلمۂ شہادت پڑھنے کی گواہی دیگا۔

جب سفر شروع کر دیے اس وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ ○(مسلم شریف، کتاب الحج، باب مایقول اذارکب الخ، رقم الحدیث ۱۳۴۲، صفحہ نمبر ۷۰۰/۱ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت،)

ترجمہ:- یاالٰہی ہم اپنے سفر میں تجھ سے نیکی و پرہیز گاری اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں۔ یاالٰہی ہم پر ہمارا سفر آسان کردے۔ اور اس کا فاصلہ طے کردے۔ الٰہی تو ہی سفر میں مالک اور گھر والوں کے لئے نگہبان ہے۔ یاالٰہی میں تجھ سے سفر کی مشقت اور ناپسندیدہ منظر اور مال اور اہل و اولاد میں واپسی پر خرابی سے پناہ مانگتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سفر شروع کردے تو اس دُعا کو پڑھے اور اسی سفر سے لوٹتے وقت واپسی پر بھی اسی دُعا کو پڑھ کر یہ کلمات زیادہ کرے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ○

ترجمہ:- ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔(مسلم شریف، کتاب الحج،باب مایقول اذار کب الخ،رقم الحدیث ۱۳۴۲ ،صفحه نمبر ۵۰۲مطبوعه دارابن حزم بیروت.)

سفر سے بخیریت واپس آنے کی دُعا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۤدُّکَ اِلٰی مَعَادٍo

(قرآن مجید،سورۃ القصص آیة نمبر ۸۵،پارہ نمبر ۲۰.)

جانور کوٹھوکر لگتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِo (نسائی، راوی حضرت ابو ملیح رضی الله عنه)

ترجمہ:-اللہ تعالیٰ کے نام سے (مدد چاہتا ہوں)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اگر سواری کے جانور کوٹھوکر لگے تو یہ دُعا پڑھے۔آج کل بس یا دوسری سواریوں میں سفر کیا جاتا ہے لہٰذا اس میں اگر بریک وغیرہ لگے تو یہ دُعا پڑھے۔اس میں کوئی حرج نہیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ حادثات سے تحفظ کا ذریعہ ہوگا۔

بلندی پر چڑھتے وقت کی دُعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُo (بخاری. حضرت جابر رضی الله عنه)

ترجمہ:-اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے (بے شک سب بڑائی اسی کے لئے ہے۔)

بلندی سے اترتے وقت کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰہِo (بخاری. راوی حضرت جابر رضی الله عنه)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بلندی پر چڑھے تو (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے اور جب بلندی سے اترے تو (سبحان اللہ) گویا ان دُعاؤں میں اس بات کا درس دیا جارہا ہے کہ بلندی پر چڑھتے وقت اپنے نفس میں بڑائی کا تصور نہ رکھے بلکہ بندۂ مومن کے دل

میں یہ بات ہمیشہ رہے کہ تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔اور جب نیچے اترے تو اللہ پاک کی پاکی بیان کرے۔

کسی منزل میں قیام کرنے کے وقت کی دُعا

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ

ترجمہ:۔ میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ (کامل) کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔(ترمذی شریف، کتاب الدعوات،باب ماجاء مایقول اذا تزل مِنْزِلًا،رقم الحدیث ٣٤٤٨،الجزء الخامس صفحہ نمبر ٢٧٥ دارالفکر بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب دورانِ سفر کسی مقام پر ٹھہرے تو اس دُعا کو پڑھ لے۔ اس دُعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ اس دُعا کو پڑھ لینے سے جب تک وہ اُس جگہ سے کوچ نہیں کرے گا اس وقت تک کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچائے گی جب دورانِ سفر کسی منزل پر ٹھہرے تو راستے میں قیام نہ کرے اور جتنے احباب سفر میں ہیں سب مل جل کر ٹھہریں۔

الحدیث :۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کو منزل پر اترو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو۔کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے۔اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

(بہارشریعت،الجزء الثالث،حصہ شانزدھم،آداب سفر کا بیان،صفحہ نمبر ٢٥٠ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

الحدیث :۔ابوداوٗد نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ جب منزل پر اترتے تو متفرق ٹھہرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا متفرق ہو کر ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے۔اس کے بعد صحابہ کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔

(بہارشریعت،الجزء الثالث،حصہ شانزدھم،آداب سفر کا بیان،صفحہ نمبر ٢٥٠ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

شہر دیکھتے وقت کی دعا

اَسۡئَلُكَ خَيۡرَ مَافِيۡهَا وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِيۡهَاo

ترجمہ:- میں تجھ سے اس (شہر بستی یا گاؤں) کی بھلائی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔(طبرانی. راوی حضرت لبابہ بن ابو رفاعہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب اُس شہر کو دیکھے جس میں قیام کرتا ہے تو اس دُعا کو پڑھ لے اِنۡ شَاءَ اللہ العزیز اس شہر کے لوگوں سے بھلائی پائے گا۔اور بُرائی سے محفوظ رہے گا۔

شہر میں داخِل ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ لَنَا فِيۡهَا (تین مرتبہ) پھر اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنَا جَنَاهَا وَحَبِّبۡنَآ اِلٰى اَهۡلِهَا وَحَبِّبۡ صَالِحِيۡ اَهۡلِهَا اِلَيۡنَاo (طبرانی)

ترجمہ:- الٰہی برکت دے ہمیں اس (شہر یا گاؤں) میں یا الٰہی ہمیں اس (شہر یا گاؤں) کے ثمرات نصیب کیجئے اور ہمیں اس کے رہنے والوں کا محبوب کردے اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا دوست بنادے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب شہر میں داخل ہوں تو اس دُعا کو پڑھیں۔غور کیجیے کہ اس دُعا کے کلمات طیّبات ہمارے لئے کتنے بابرکت ہو سکتے ہیں مگر اس وقت جس وقت ہم دُعا کو پڑھ لیں۔تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ ہم جس کام کے لئے اس شہر میں گئے ہوں گے اس میں برکت ہوگی۔چاہے وہ دین کا کام ہو یا رزقِ حلال کا معاملہ اور پھر دُعا کی جارہی ہے کہ یا الٰہی اس شہر کے لوگ مجھ سے محبت رکھیں تاکہ میرا وہاں قیام سہل ہو

جائے اوراس کے نیک لوگ میرے ہم نشین بن جائیں۔ کیونکہ اچھا ہمنشین مل جانا بہت بڑی نعمت ہے۔ بُرے ہمنشین سے بہتر ہے۔ کہ آدمی تنہائی کواپنالے۔

الحدیث :۔ بیہقی نے شعب الایمان میں عمران بن حطان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملنے گیاتو انہیں کالی کملی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اے ابوذر یہ تنہائی کیسی، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تنہائی اچھی ہے بُرے ہمنشین سے۔اور صالح ہمنشین تنہائی سے بہتر ہے۔اوراچھی بات خاموشی سے بہتر ہے۔اور بُری بات بولنے سے چُپ رہنابہتر ہے۔(بہار شریعت)

سفر میں خوشحالی کی دُعا

﴿۱﴾ سورۂ **قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ**o ایک مرتبہ

﴿۲﴾ **اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ**o ایک مرتبہ

﴿۳﴾ **قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ**o ایک مرتبہ

﴿۴﴾ **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ**o ایک مرتبہ

﴿۵﴾ **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ**o ایک مرتبہ

ترجمہ:۔(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن) میں ان پانچوں سورتوں کاترجمہ دیکھئے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! سفرشروع کرنے سے پہلے ان پانچوں سورتوں کو پڑھے اوراسی ترتیب سے پڑھے جواوپرتحریر کی گئی ہے۔ان سورتوں کو **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**o سے پڑھناشروع کرےاورآخرمیں **بسم اللّٰہ** ہی پرختم کرےیعنی ہر سورت کی ابتداءمیں **بسم اللّٰہ** شریف پڑھےاور جب آخرمیں سورۃ **(النَّاس)** پڑھ چکےتو پھر **بسم اللّٰہ** پڑھے جوشخص ان سورتوں کوسفر سے پہلے پڑھ لےتواس کے لئے

سفر میں خوشحالی ہوگی۔

الحدیث :۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اے جبیر (رضی اللہ عنہ) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے دوستوں سے اچھی حالت میں رہو۔حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔جی ہاں (یعنی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو پھر یہ پانچ سورتیں (یعنی سورۃ الکٰفرون سے سورۃ النّاس تک) پڑھ لیا کرو۔اور ہر سورت کو بسم **اللّٰہ** شریف ہی سے شروع کرو۔اور بسم **اللّٰہ** شریف ہی پر ختم کرو۔ (دُرِّ مختار)

جب کوئی شگون دل میں کھٹکے اس وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَا یَأْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْت وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَo

ترجمہ:۔الٰہی تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا کوئی برائی دور نہیں کرتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت وطاقت نہیں۔مگر تیری (مدد) سے۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الطب،باب فی الطِیَرۃِ،رقم الحدیث ۳۹۱۹،الجزء الرابع،صفحہ نمبر ۲۵ داراحیاء التراث بیروت.)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! بدشگونی کی اسلام میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔مثلاً بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اگر ان کے سامنے سے کالی بلّی گزرے یعنی راستہ کاٹ کر گذر جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے بُرا ہوا ہم جس مقصد کے لئے جا رہے تھے۔وہ پورا نہ ہوگا لہٰذا واپس گھر لوٹ جاتے ہیں اور دوبارہ پھر جس مقصد کے لئے گھر سے نکلے تھے اس کام کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ اسلام میں ایسے توہّمات (وہم کی جمع) اور بدشگونیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے مسلمانوں نے یہ افعال ہندوؤں،مشرکوں سے سیکھے ہیں۔لہٰذا ایسے تمام توہمات و بد

شگونیات سے اجتناب کرنا چاہیئے اگر دل میں کبھی ایسی بات کھٹکے تو مُتذ َکّرہ دُعا کو پڑھے۔ کہ اس دعاء میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ مؤثِّر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے یہی بات اگر بندۂ مومن ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھے تو تمام توہمات اور بدشگونیات سے چھٹکارا ہو جائے۔

نظرِ بَد لگنے پر پڑھنے کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذۡهِبۡ حَرَّهَا وَبَرۡدَهَا وَوَصَبَهَاo

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے یا الٰہی اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت دور کر دے۔ (نسائی. راوی حضرت جابر بن ربیعه رضی الله عنه)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کو نظر لگ جائے یا خود اپنے آپ کو ہی نظر لگ جائے تو یہ دُعا پڑھ کر دم کرے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کلمات سے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہوں۔ دم (جھاڑ پھونک) کرنا جائز ہے۔

جانور کو نظر لگ جانے پر پڑھنے کی دُعا

لَا بَأۡسَ اَذۡهِبِ الۡبَأۡسَ رَبَّ النَّاسِ اِشۡفِ اَنۡتَ الشَّافِیۡ لَا یَکۡشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنۡتَo (ابن ابی شیبه راوی حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عنه)

ترجمہ:- کوئی ڈر نہیں ہے (اے) انسانوں کے رب بیماری دور کر دے اور شفا دے کیوں کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی نقصان دور نہیں کر سکتا۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مُتذَکّرہ دُعادَ آبَّۃ (یعنی ہر چوپایہ جانور بالخصوص وہ چوپائے جن سے سواری یا بوجھ لادنے کا کام لیتے ہیں اسی طرح وہ چوپائے جن سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے) کو نظر لگنے پر پڑھی جائے۔

پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جانور کو نظر لگی ہو اس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین بار پھونکے پھر اس دُعا کو پڑھے۔

آگ بجھانے کی دُعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ o (ابو لیلیٰ. راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (بے شک تمام بڑائیاں اسی کے لئے ہیں)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب آگ لگی دیکھے تو مُتذکّرہ دُعا کو بار بار پڑھے اور اس کے ساتھ جو اسباب دنیا آگ بجھانے کے لئے کئے جاتے ہیں ان کو بروئے کار لائے تو اِنْشاء اللہ العزیز آگ جلد ہی بجھ جائے گی۔

پیشاب بند ہو جانے یا پتھری ہوجانے پر پڑھنے کی دُعا

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی ھٰذَ الْوَجْعِ فَیَبْرَأُo

(ابو داؤد شریف، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم الحدیث ۳۸۹۲، الجزء الرابع، صفحہ نمبر ۷ ا دار احیاء التراث بیروت.)

ترجمہ:۔ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس کا ظہور آسمانوں میں ہے تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمان وزمین میں جاری ہے جس طرح تیری رحمت آسمانوں میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں کر دے۔ اور بخش دے ہمارے گناہ اور خطائیں تو رب ہے اچھے لوگوں کا پس اُتار دے شفا اپنے خزانۂ شفاء سے اور رحمت اپنے خزانہ رحمت سے اس درد پر کہ

یہ اچھا ہو جائے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا کسی کو پتھری ہو جائے تو اس دُعا کو پڑھ کر دم کرے اکسیرِ اعظم ہے۔

جل جانے پر پڑھنے کی دُعا

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شَافِىْ اِلَّا اَنْتَ ۝ (نسائی. راوی حضرت محمد بن حاطب)

ترجمہ:۔اے انسانوں کے رب تکلیف دور فرما شِفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی جل جائے تو مُتذکّرہ دعا پڑھ کر دم کرے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ دینِ اسلام میں ادویہ، ادعیہ اور آیاتِ قرآنیہ دونوں طریقوں سے علاج جائز ہے۔

الحدیث :۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ ایک شہد اور دوسرا قرآن (یعنی قرآنی آیات وسورت سے) (مشکوٰۃ شریف، کتاب الطب والرقی، الفصل الثالث صفحہ نمبر ۳۹۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی.)

آج کل زیادہ تر ادویہ سے علاج پر توجہ دی جاتی ہے۔ لہٰذا مرکب علاج زیادہ بہتر ہے۔ یعنی ادویات بھی استعمال کرے اور ادعیات وقرآنی آیات بھی لیکن یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ حرام اشیاء سے علاج نہ کرے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔

الحدیث :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوا میں شراب ڈالنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ مرض ہے علاج نہیں۔ (ابو داؤد)

دوسری روایت میں ہے کہ جس نے شراب سے علاج کیا اسے اللہ تعالیٰ شفا نہ دے۔ (زادالمعاد)

مبلّغین حضرات کو چاہیئے کہ ہر بیماری کی دُعا بیان کرتے وقت اس مختصر سی تشریح کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں۔

پھوڑے اور زخم وغیرہ کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ تُرۡبَۃُ اَرۡضِنَا بِرِیۡقَۃِ بَعۡضِنَا لِیُشۡفٰی سَقِیۡمُنَا بِاِذۡنِ رَبِّنَا ○

(مسلم شریف، کتاب السلام، باب استحباب الرقیة الخ، رقم الحدیث ۲۱۹۴، صفحہ نمبر ۱۲۰۵ دار ابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی سے جو ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ ملی ہوئی ہے ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار شفایاب ہو۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب خود کو یا کسی اور کو پھوڑے پھنسی کا عارضہ ہو۔ تو اپنی شہادت کی انگلی پر تھوک لگا کر زمین پر رکھے تا کہ کچھ مٹی وغیرہ لگ جائے اس کے بعد انگلی پھوڑے پھنسی پر پھیرے اور مُتذ کرّہ دعا پڑھے۔

پاؤں سُن ہونے کے وقت کی دُعا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ "صَلَّے اللّٰہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ"

(ماخوذ ابن سنی. راوی حضرت عبداللہ ابن عباس)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ابن سنی کی روایت میں آتا ہے کہ جب کسی کا پاؤں سُن ہو

جائے تو اپنے محبوب ترین انسان کو یاد کرے۔ بلا شبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبوب ترین اور کون ہوسکتا ہے۔ کہ آپ انسانیت کی جان ہیں۔ حُسنِ کائنات ہیں۔

الحدیث :۔ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اُسے اس کے والد۔ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (فیوض الباری)

لہٰذا جب پاؤں سُن ہو جائے تو درود شریف کی کثرت کرے۔

بچھّو اور دوسرے موذی کیڑوں سے محفوظ رہنے کی دُعا

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ o

(بحوالہ اسلامی زندگی. مصنفہ علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمة)

ترجمہ:۔ میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ کے کلماتِ تامّہ (کامل واکمل) کی تمام مخلوق کی برائی سے۔ نوح علیہ السلام پر سلام ہو جہاں والوں میں۔

درس :۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی مقام پر ٹھہرے تو مُتذ کّرہ دعا کو پڑھ لے اِنشاء اللہ العزیز بچّھو اور سانپ وغیرہ موذی حشرات الارض کی اذیّت سے محفوظ رہے گا۔

بعض مشائخ اس دعا کی فضیلت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ طوفان نوح کے وقت سانپ بچھّو وغیرہ نے نوح علیہ السلام سے یہ عرض کیا تھا کہ آپ ہمیں کشتی میں سوار کر لیں ہم آپ سے عہد کرتے ہیں کہ جو آپ کا نام لے گا اور (**سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْن**) پڑھے گا ہم اس کو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔

اگر خدانخواستہ کبھی بچھّو وغیرہ ڈنک ماردے تو نمک اور پانی لے کر دونوں کو ڈنک مارنے کی جگہ ملتے جائیں اور سورت (الکٰفرون) اور سورت (الفلق) اور سورت

(الناس) پڑھتے جائیں اِنْشاء اللہ العزیز زہر کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

(طبرانی فی الصغیر. راوی حضرت علی)

یہ عمل حدیث شریف سے ثابت ہے۔ لہٰذا دوسرے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج کا یہ طریقہ بھی ہمارے پیشِ نظر رہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ: - حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں مسلمانوں نے افریقہ پر حملہ کیا تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے کچھ علاقے فتح کر لینے کے بعد ایک فوجی چھاؤنی قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اسلامی لشکر کے فراست دانوں نے مشورہ دیا کہ فوجی چھاؤنی کے لئے ایک جگہ بڑی مناسب ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اس جگہ بڑا گھنا جنگل ہے۔ درندوں اور موذی جانوروں کی وہاں بڑی کثرت ہے۔ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے یہ بات سُن کر اپنے لشکر سے تمام صحابہ کو جمع کیا جن کی تعداد تقریباً اٹھارہ تھی۔ اور ان کو اپنے ہمراہ لے کر اس جنگل کی طرف روانہ ہوئے جنگل کے کنارے پہنچ کر آپ نے بآواز بلند چند کلمات ارشاد فرمائے۔ جن کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ جنگل میں افراتفری پھیل گئی۔ وہ کلمات یہ تھے کہ ارشاد فرمایا۔

یَآاَیُّهَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ نَحْنُ اَصحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُجُوْامِنْ هٰذَاالْبِرِ○

ترجمہ:-اے جنگل کے درندو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اس زمین سے نکل جاؤ۔

اللہ اکبر اس آواز میں کیا تاثیر تھی۔ کہ کائنات نے دیکھا اور تاریخ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ بات سنہری حروف سے اپنے اندر سمو لی۔ کہ آپ کی آواز سُن کر شیر اپنے بچوں کو لئے ہوئے بھیڑیا اپنے پلّے کو لئے ہوئے۔ اژدھا اپنے سنپولیوں کو لئے اس جنگل سے

کوچ کر گئے اور اسلامی لشکر نے اس جنگل کو کانٹ چھانٹ کرنے کے بعد فوجی چھاونی کی شکل دے دی آج بھی اس علاقے کو **قَیْرُوان** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ سب صدقہ ہے اطاعت رسول کا کیوں کہ آپ کی اطاعت درحقیقت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔ اور جو خالق کا مطیع ہو جاتا ہے تو خالق کائنات مخلوق کو اس کا مطیع بنا دیتا ہے۔

(تاریخ اسلام)

آشوبِ چشم (آنکھ کا دُکھنا) کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ شَأْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ٥

(حاکم. راوی حضرت انس رضی الله عنه)

ترجمہ:۔ یاالٰہی مجھے فائدہ دے ساتھ میری بینائی کے۔ اور اس کو میرا وارث بنا اور مجھے دشمن میں میرا بدلہ دکھا اور مجھے فتح دے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! آنکھ بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔ اگلی امتوں میں ایک بندۂ خدا بیچ سمندر ایک پہاڑ پر جہاں انسان کا گذر نہ تھا رات و دن عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ رب تعالےٰ نے اس پہاڑ پر ان کے لئے انار کا درخت اگایا اور شیریں چشمہ نکالا۔ وہ بزرگ انار کھاتے اور پانی چشمہ سے پیتے اور ہمہ وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ چار سو برس اسی طرح گذارے (اندازہ لگائیے جب انسان بالکل تن تنہا زندگی بسر کرے اور کوئی دوسرا نہ ہو تو نہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ نہ کسی کی غیبت و چغلی کر سکتا ہے نہ چوری نہ کوئی جرم و گناہ کر سکتا ہے۔ جس کا تعلق حقوق العباد سے ہو) غرض کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو بزرگ کہنے لگے کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں تازہ وضو کر کے دو

رکعت نماز پڑھ لوں۔ جب دوسری رکعت کے سجدہ میں جاؤں تو میری روح قبض کر لینا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا تمہیں اتنی مہلت دی گئی ہے۔ چنانچہ دوسری رکعت کے سجدہ میں ان کی روح قبض کر لی گئی۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی ہم جب آسمان سے اترتے یا آسمان کو جاتے ہیں تو اس بندۂ خدا کو اسی طرح سربسجود دیکھتے ہیں۔ یہ بندۂ خدا جب قیامت کے دن حاضر ہوں گے عبادت کے سوا نامۂ اعمال میں کوئی گناہ تو ہوگا ہی نہیں حساب و میزان کی حاجت کیا، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

اِذْھَبُوْا بِعَبْدِیْ اِلٰی جَنَّتِیْ بِرَحْمَتِیْ۝

(میرے بندے کو میری رحمت سے میری جنّت میں لے جاؤ)

اُس بندۂ خدا کے منہ سے نکلے گا۔ اے میرے رب بلکہ میرے عمل سے (یعنی میں نے عمل ہی ایسے کئے ہیں جن کی وجہ سے مستحق جنت ہوں) ارشاد باری تعالیٰ ہوگا۔ اس کو لوٹاؤ اور میزان کھڑی کرو اور اس کی چار سو برس کی عبادت ایک پلّے میں اور ہماری نعمتوں میں سے جو ہم نے اسے چار سو برس میں دیں صرف آنکھ کی نعمت دوسرے پلّے میں رکھو۔ جب وزن کیا جائے گا تو اس کے چار سو برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زیادہ ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا:۔

اِذْھَبُوْا بِعَبْدِیْ اِلٰی نَارِیْ بِعَدْلِیْ۝

(میرے بندے کو جہنّم میں لے جاؤ میرے عدل سے)

اس پر وہ بندۂ خدا گھبرا کر عرض کریں گے نہیں اے رب میرے بلکہ تیری رحمت سے (یعنی اے میرے رب میں تجھ سے تیرا فضل ہی مانگتا ہوں) ارشادِ ربّی ہوگا۔ میرے بندے کو میری رحمت سے جنّت میں لے جاؤ۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۴۳/۴۴ مطبوعہ مشتاق بُک کارنر لاہور۔)

معلوم ہُوا کہ آنکھ کی بصارت بڑی نعمت ہے جب کہ بصارت ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی ہو۔ اگر آنکھ کی بصارت کا غلط استعمال کیا تو یہی نعمت ہمارے لئے باعثِ زحمت بن جائے گی۔ لہٰذا جہاں ہم آنکھ میں ظاہری تکلیف ہونے پر علاج کرتے ہیں وہاں ہمارے لئے لازمی ہے کہ اگر ہماری بصارت روحانی مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کا علاج بھی کریں کیوں کہ بصارت کو خلافِ شرع استعمال نہ کرنے ہی سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ اور مومن کی شان یہی ہے کہ اس کا قلب بصیرت سے مزیّن ہوتا ہے اِس دُعا میں اس بات کا درس دیا جارہا ہے۔ کہ جہاں پر یہ دُعا ظاہری تکلیف کو ختم کرنے کے لئے کارگر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں جو دُعا بندہ اپنے معبود کی بارگاہ میں کر رہا ہے۔ اس کی ثمرات و برکات پانے کے لئے اس کا عاملِ کامل بن جائے گا۔

بخار آجانے کے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡكَبِيۡرِ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ مِنۡ شَرِّ كُلِّ عَرۡقٍ نَّعَّارٍ مِّنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ؇ (حاکم. راوی حضرت عبداللہ ابن عباس)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے نام سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ عظمت والے کو خون سے جوش مارنے والی ہر رگ کی برائی سے آگ کی حرارت کے شر سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی بندۂ مومن کو کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ بے صبری کرنے اور گلہ شکوہ کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ اس بیماری سے ملنے والے اجر و ثواب سے بندہ محروم ہو جاتا ہے کیوں کہ بندۂ مومن ہر لحاظ سے فائدے میں ہے۔ بیماری بھی اس کے لئے نعمت ہے جب کہ صبر کرے تندرستی بھی اس کے لئے نعمت ہے جب کہ شکر کرے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیمار ہونے پر علاج نہ کرنا یہ صبر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح علاج نہ کرانا جائز ہے اسی طرح علاج

کرانا بھی جائز ہے۔

الحدیث :- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی اُتاری اور ہر مرض کی لئے دوا پیدا کی اس لئے دوا کرو۔ البتہ حرام چیز سے علاج مت کرو۔ (زادالمعاد)

معلوم ہُوا کہ بیماری کا علاج کرنا حدیث سے ثابت ہے البتہ حرام اشیاء سے علاج نہ کرے۔ کیوں کہ اس کی ممانعت ہے۔ تو جو شخص بیماری پر صبر کرے اور علاج بھی کرے تو وہ بھی صابرین کی فہرست میں ہے اور اس کے لئے اجر وثواب کی خوشخبری ہے۔

الحدیث :- صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ حضرتِ اُمّ اُلسّائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہُوا۔ جو کانپ رہی ہے۔ عرض کیا بخار ہے۔ خدا اس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو کہ وہ آدمی (یعنی بخار بندۂ مؤمن ومؤمنہ) کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو (دور کرتی ہے) (مسلم شریف، کتاب البر والصلة، باب ثواب المریض الخ، رقم الحدیث ۲۵۷۵، صفحہ نمبر ۱۳۹۲ دار ابن حزم بیروت.)

کان بجتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَکَرَاللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ ٥

ترجمہ:- یاالٰہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمتِ کاملہ نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے بھلائی سے یاد کیا۔

(ابن السنّی. راوی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

جزام (کوڑھ) اور دوسرے موذی امراض سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُزَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ

سَیِّئِ الْاَسْقَامِ۝ (ابو داؤد)

ترجمہ:- یاالٰہی میں تجھ سے برص اور جزام اور جنون اور دوسری بیماریوں سے پناہ چاہتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! برص ایک بیماری ہے جس میں جِلد پر سفید داغ آ جاتے ہیں اور جزام ایک بیماری ہے جس میں جسم کی کھال پھوڑوں کی وجہ سے سڑ جاتی ہے اور جنون پاگل پن کو کہتے ہیں ان بیماریوں اور دوسری موذی بیماریوں سے بچنے کے لئے مُتذ کرّہ دُعا کو کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے اِنشاء العزیز ان بیماریوں سے حفاظت رہے گی۔

فالج سے حفاظت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّمَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۝

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ماجآء فی الدُعآءِ اذا اصبح، رقم الحدیث ۳۳۹۹، الجزء الخامس صفحه نمبر ۲۵۱ دار الفکر)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

تمام امراض سے شفایابی کی دُعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ

﴿۱﴾ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۝

(مسلم شریف، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدهٗ الخ، رقم الحدیث ۲۲۰۲، صفحه نمبر ۱۲۰۹ مطبوعه دار ابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ کی اور اس کی قدرت کی اُس (تکلیف کی) برائی سے جو میں پاتا ہوں۔ اور جس کا اندیشہ کرتا ہوں۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عثمان بن ابو عاص کہتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی آپ نے مجھے یہ عمل (یعنی مُتذ کرہ دُعا) ارشاد فرمایا میں نے اس کو کیا تو اللہ نے شفا دی لہٰذا درد وغیرہ ہو تو اس مقام پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ کر پہلے تین مرتبہ **بِسْمِ اللّٰہِ** پڑھے پھر سات مرتبہ بعد کی دعا پڑھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقتاً راحت کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اس کے ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری تکلیف جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری امراضِ روحانیہ ہیں اس کو مرضِ مہلک سمجھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ اس مرض سے لاپرواہی برتتے ہیں۔ اس کے برعکس معمولی چھینک آنے پر ہم ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور روحانی امراض کہ ہم نے اپنے آپ کو گناہوں سے لتھڑا ہوتا ہے۔ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی سعی نہیں کرتے یہ مقامِ عبرت ہے رہا ظاہری بیماری کا علاج تو بڑے رتبے والے تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔ مگر ہم جیسوں کو چاہیئے کہ کم ازکم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع وفزع، گِلہ وشکوہ نہ کر کے آنے والے ثواب سے محروم نہ ہوں یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت و بیماری دور نہیں ہوتی پھر مصائب و آلام میں صبر کا دامن چھوڑ کر ثواب سے محروم ہو جانا کہاں کی دانش مندی ہے۔ یہ تو دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو بیماری و مصیبت میں معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں تو یہ لوگ بالکل ہی **خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ** کے مصداق بن جاتے ہیں۔ یعنی (دنیا و آخرت میں نُقصان اٹھانے والے) لہٰذا یاد رکھئے مؤمن کے لئے جہاں تندرستی ایک نعمت ہے وہاں بیماری بھی ایک نعمت ہے اس ضمن میں

چند احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

الحدیث :- صحیح بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ وابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو تکلیف اور حزن وغم پہنچے۔ یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چُبھے تو اللہ تبارک تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم شریف، کتاب البر والصلة، باب ثواب المریض، رقم الحدیث ۲۵۷۳، صفحہ نمبر ۱۳۹۲ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت.)

الحدیث :- ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت میں اہلِ بلا (جن پر دنیا میں مصائب وآلام آئے) کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت (جن پر دنیا میں مصائب وآلام نہیں آئے) والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں (تا کہ ہمیں بھی یہ اجر وثواب ملتا) اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ مصیبت پر صبر کرنے والا کس قدر ثواب کا مستحق ہوگا۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا۔ تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے۔ اور پاک کر دیتا ہے۔ اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ اور رحم فرماتا ہے۔ سبحان اللہ ایک بندۂ مومن جو تندرستی میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنی جسمانی قوتوں کو صرف کرتا تھا مگر بیماری میں عذر شرعی کی وجہ سے بعض نیک اعمال جو پہلے یعنی تندرستی میں کرتا تھا اب اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے بیماری میں وہی نیک اعمال لکھ جو وہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں صبر کرنا آخرت میں اجر وثواب کا باعث ہے۔ اور حقیقت میں صبر نہ کرنا خود ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قضا

پر راضی رہتے ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کی بزرگی بیان کرتے ہیں وہی لوگ فضیلت ومرتبہ کے مستحق ہیں۔

بیماری کی حالت میں
آتشِ جہنّم سے بچنے کی دُعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ٥ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ٥ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ٥ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ٥ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ٥

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے حمد ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی طاقت نہیں اور نہ کوئی قوّت مگر اللہ تعالیٰ کی (مدد) کے ساتھ۔

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب مایقول العبداذامرضَ ملخصًا، رقم الحدیث ٣٤٤١، الجزء الخامس صفحہ نمبر ٢٧٢ دار الفکر)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو بیماری میں اس دُعا کو پڑھے اور اس کا انتقال ہو جائے تو حدیث شریف میں ہے ایسے شخص کے لئے خوشخبری ہے کہ اسے آتشِ جہنّم نہیں جلائے گی۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو مسلمان بیماری میں (آیتِ کریمہ) **لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥** چالیس مرتبہ پڑھ کر دُعا مانگے اور اُسی بیماری میں مر جائے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اگر شفایاب ہوگا تو اس حالت میں اچھا ہوگا کہ اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

(حاکم. راوی حضرت سعدبن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دُعا

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ٥

ترجمہ:۔اے حَیُّ و قَیّوم! تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(ترمذی راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز غمگین کرتی تو آپ (مذکورہ بالا) دُعا پڑھتے۔

خوشی پیش آنے یعنی مرضی کے موافق بات ہونے پر دُعا (جب کہ خلاف شریعت نہ ہو)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ٥ (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کے انعام سے اچھی چیزیں کمال کو پہنچتی ہیں۔

ناگواری اور خلافِ مرضی بات ہونے پر دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ٥ (ابن ماجہ، حصن حصین)

ترجمہ:۔اللہ رب العزت کا شکر ہے ہر حال میں۔

دانت کے درد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ مَایَجِدُ وَ فُحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِیِّكَ الْمُسْكِیْنِ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ ٥ (بیہقی راوی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:۔الٰہی (جو تکلیف یہ محسوس کر رہا ہے) اس کو اور اس کی تکلیف کو دور فرما دے اپنے نبی مسکین کی دعا سے جو تیرے نزدیک مبارک ہے۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دانت کے درد کی شکایت کی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ اقدس کو ان کے اس رخسار پر جس طرف دانت میں درد تھا رکھ کر سات مرتبہ متذکرہ دعا

پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک اٹھانے سے پہلے درد کو دور فرما دیا۔ (مدارج النّبوۃ)

کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ o

ترجمہ:۔اے اللہ ہم ان (کفار و مشرکین) کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔(احمد. ابو داؤد. راوی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ)

سخت خطرے کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَتِنَا o

ترجمہ:۔الٰہی ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی واطمینان سے بدل دے۔ (مسند احمد. راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ)

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا دُعاؤں میں سے پہلی دُعا اُس موقع پر پڑھنے کی ہے جب اطلاع مل جائے کہ کفار و مشرکین مسلمانوں پر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور دوسری دُعا اُس وقت پڑھنے کی ہے جب کفار و مشرکین سے سخت خطرہ لاحق ہو جائے کیونکہ دوسری دُعا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہٗ خندق کے موقع پر تعلیم فرمائی جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہٗ خندق کے موقع پر جب کفار و مشرکین مدینہ منورہ کے اطراف کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مخالفینِ اسلام کی طرف سے خطرے کے بارے میں عرض کیا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا تعلیم فرمائی لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ مسلمان کفار و مشرکین سے مقابلے کے لئے کوئی جنگی تیاریاں ہی نہ کریں بلکہ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو اور اسلامی سلطنت کی حفاظت کے لئے مسلمان اعلیٰ قسم کی جنگی تیاریاں

کریں تا کہ دشمنانِ اسلام کے حملے کی صورت میں انھیں منہ توڑ جواب دیا جا سکے اور ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ جنگی مشقیں اور تیاریاں ان کا تعلق اسباب سے ہے اور اسباب سے قطع تعلق کرنا نادانی ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مسلمان بھروسہ اسباب پر نہیں بلکہ اللہ رب العٰلمین کی ذات پر کریں یہی فرق ایک مسلمان اور کافر کے مابین ہے کہ کافر ہوا میں اڑنے والے راکٹ پر اور پانی میں چلنے والے ایٹمی بیڑے پر اور زمین پر چلنے والے ٹینکوں پر بھروسہ کرتا ہے جب کہ مسلمان اس ذاتِ اقدس پر بھروسہ کرتا ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہوا، پانی اور زمین ہے۔ گویا کافر فقط اسباب پر بھروسہ کرتا ہے اور مسلمان مُسبِّبُ الْاَسْبَابُ پر۔

کفر و فقر سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡكُفۡرِ وَالۡفَقۡرِo (نسائی)

ترجمہ:- الٰہی میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور فقیری سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ مبارک میں فقیری سے مراد ایسے بے صبروں کی محتاجگی ہے جو فقیری کی وجہ سے چوری، دھوکہ فریب اور جھوٹی گواہیاں وغیرہ دیتے ہیں اور سخت گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات ایسے لوگ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایتاً ایسے الفاظ بول دیتے ہیں جو کفریہ ہوتے ہیں (معاذاللہ) البتہ وہ فقیری جو اللہ کے نیک بندوں کو ملتی ہے بلکہ وہ خود فقر کو اختیار کرتے ہیں اِن صابروں کے لئے تو وہ فقر قربِ الٰہی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

دردِ سر کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡكَبِيۡرِ وَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ مِنۡ كُلِّ عَرۡقٍ نَعَّارٍ وَّمِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِo (مدارج النبوۃ. حمیدی)

ترجمہ:- اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ بزرگ کی ہر اُچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

ستّر بلاؤں سے عافیت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۝

(مدارج النبوۃ راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- اللہ کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور قوت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر عظمت والے کی مدد سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کو دس مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ اس کی فضیلت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور دنیا کی ستّر بلاؤں سے مثلاً جنون و جذام و برص و ریح وغیرہ سے عافیت دی جاتی ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد اول)

ناک سے بہتے خون کو روکنے کی دُعا

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ۝ (قرآن مجید، سورۃ ھود آیۃ نمبر ۴۴، پارہ نمبر ۱۲۔)

اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا۔ (کنز الایمان)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جس کی نکسیر پھوٹ جائے تو یہ آیتِ کریمہ شہادت کی انگلی سے اُس کی پیشانی پر لکھیں بہت مجرب عمل ہے بعض جاہل اسے نکسیر سے بہنے والے خون سے لکھتے ہیں یہ جائز نہیں کیونکہ بہنے والا خون نجس ہوتا ہے اور اس سے کلامِ الٰہی لکھنا جائز نہیں۔ (مدارج النبوۃ جلد اول)

زبان کی لُکنت کی دُعا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ o یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ o

(قرآن مجید، سورۃ طٰہٰ آیۃ نمبر ۲۵ تا ۲۸، پارہ نمبر ۱۶)

ترجمہ:- اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔ (کنزالایمان)

مَوت مانگنے کی جائز دُعا

اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَاکَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ o (بخاری. راوی حضرت انس رضی الله عنه)

ترجمہ:- یاالٰہی جب تک میرے لئے جینا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ مصیبت و بیماری کی وجہ سے گھبرا جاتے ہیں موت کی تمنّا کرتے ہیں بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔ مگر حالات کیسے ہی سنگین ہو جائیں۔ مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ثبات واستقامت کی آہنی دیوار بن جائے۔ موت کی دُعا ہرگز نہ کرے کیوں کہ اس کی ممانعت ہے۔ اگر موت مانگنی ہے تو پھر مُتذ کّرَہ دُعا کرے جو تعلیم فرمائی گئی ہے۔ اور بندۂ مؤمن کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں موت (یعنی شہادت) کی دُعا کرے۔

الحدیث:- جو شخص سچائی اور صدقِ دل کے ساتھ شہادت طلب کرے گا تو اس کو شہادت کا مرتبہ دیا جائے گا اگرچہ اپنی موت (یعنی بظاہر وہ اپنے بستر پر) مرا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہادت کی دُعا یوں مانگتے تھے۔ یاالٰہی مجھے اپنے راستے میں

شہادت نصیب فرما اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مجھے موت دے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں آپ کی دعا قبول ہوئی اور شہرِ مدینہ میں شہادت کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخر میں چند اعمال لکھے جاتے ہیں جن کے کرنے والوں کے لئے آخرت میں شہادت کے اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔ جب کہ دل میں شہادت کی سچّی آرزو ہو۔ اور بلا عذر جہادِ شرعی سے اجتناب نہ کیا ہو۔

﴿۱﴾ علمِ دین کی طلب میں انتقال ہو جائے

﴿۲﴾ مؤذن کہ طلبِ ثواب کے لئے اذان کہتا ہو۔

﴿۳﴾ راست گو تاجر جو تجارت میں ایمانداری کرتا ہو۔

﴿۴﴾ جو چاشت کی نماز پڑھے۔

﴿۵﴾ جو ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔

﴿۶﴾ جو صبح و شام اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ٥ تین مرتبہ پڑھ کر سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اور اس دن یا رات میں انتقال ہو جائے۔

﴿۷﴾ جو باطہارت سوئے اور انتقال ہو جائے۔

﴿۸﴾ جو ہر رات اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ ٥ فِيْمَآ بَعْدَ الْمَوْتِ ٥ پچیس (۲۵) بار پڑھے۔ ترجمہ:- یاالٰہی میرے لئے موت میں برکت فرما اور موت کے بعد میں بھی (برکت فرما)

﴿۹﴾ جو ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک (۱۰۰) سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوئے اور فسادِ اُمت کے وقت سنّت پر عمل کرنے والا اس کے لئے تو سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

عیادت کرتے وقت کی دُعاء

دعا نمبر ۱ :- لَابَأسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه ۝ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ ۝ ۲

ترجمہ:- کوئی حرج کی بات نہیں انشاءاللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے یاالٰہی اسے شفادے یاالٰہی اسے تندرست فرما۔

(بخاری و ترمذی، راوی حضرت عبداللہ ابن عباس و حضرت علی رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ دُعا کو دو حصوں میں لکھا گیا ہے۔اگر پہلا ہی پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔بعض کتابوں میں طُهُوْرٌ کی جگہ طَهُوْرٌ لکھا گیا ہے وہ بھی درست ہے۔ مُتذَکَّرہ دعا میں بیماروں کے لئے تسلّی ہے کہ بیماری گناہگاروں کے لئے کفارہ سیٔات اور نیکوکاروں کے لئے رفیعِ درجات ہے۔

عیادت کے وقت کی بہت سی دُعائیں احادیث میں وارد ہیں۔طوالت کے پیشِ نظر صرف ایک دُعاء اور لکھی جاتی ہے۔

دُعا نمبر ۲ :- اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ ۝

(ابو داؤد شریف، کتاب الجنائز، باب الدُعاء للمریض عندالعیادۃ، رقم الحدیث ۳۱۰۶، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۲۵۱)

ترجمہ:- اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے کہ تجھے شفادے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کی عیادت کو جائے اور اس وقت اس بیمار پر نزع کا وقت نہ ہو سات مرتبہ مُتذَکَّرہ دُعا پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز بیمار شفایاب ہو جائے گا۔

الحدیث :- ابوداوٗد و ترمذی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے (اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمِ الخ) اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شِفا ہو جائیگی۔ (ابوداؤد شریف، کتاب الجنائز، باب الدُعاء للمریض الخ، رقم الحدیث ۳۱۰۶، الجزء الثالث صفحہ نمبر 251 دار احیاء التراث.)

مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے احادیثِ کریمہ میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

الحدیث :- ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے۔ آسمان سے منادی ندا کرتا ہے (اے مریض کی عیادت کے لئے جانے والے) تو اچھا ہے۔ اور تیرا چلنا اچھا ہے۔ جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنالیا۔ (ابن ماجہ شریف، کتاب الجنائز، باب ماجآء فی ثواب من الخ رقم الحدیث ۱۴۴۳، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۱۹۲ دار المعرفہ بیروت.)

الحدیث :- ابوداوٗد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی طرح وضو کر کے اپنے بھائی (مسلمان) کی عیادت کو جائے۔ تو وہ جہنم سے ستّر برس کی راہ دور کر دیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ الخ، رقم الحدیث ۳۰۹۷، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۲۴۸ دار الحیاء التراث.)

لہٰذا جب بھی مریض کی عیادت کو جائے تو حصولِ ثواب اور سنت کی نیت سے جائے کہ اس میں قُربِ جنت اور بُعدِ جہنّم ہے۔ یہ خیال ذہن میں نہ آئے کہ فُلاں بیمار ہے چلو اس کی عیادت کرلوں۔ اگر میں بیمار ہوگیا تو میری عیادت کو کون آئے گا۔ یا فُلاں میری عیادت کو آیا تھا۔ اب وہ بیمار ہے لہٰذا میں بھی اس کی عیادت کرلوں۔ یا ذاتی اغراض و مقاصد یا جھوٹی محبت دکھانے کی نیت سے عیادت نہ کرے۔ بلکہ خالص نیت سے اپنے

مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے کہ ایسے لوگوں ہی کے لئے اجروثواب کی بشارت ہے۔

الحدیث :- ابوداؤد و ترمذی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جو شام کو جائے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنّت میں ایک باغ ہوگا۔

(ترمذی شریف، کتاب الجنائز، باب ماجآء فی عیادة المریض، رقم الحدیث ۹۷۱، الجزء الثانی صفحه نمبر ۲۹۰ دارالفکر بیروت.)

عیادت کرنے والا چند باتوں کا خیال رکھے :-

﴿۱﴾ جس مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے لئے کوئی ھدیہ بالخصوص پھول وغیرہ لے جائے۔

﴿۲﴾ اگر کھانے کی چیز ہو تو مریض کو بغیر ڈاکٹر یا حکیم کی اجازت کے نہ کھلائے۔

﴿۳﴾ زیادہ دیر عیادت کے لئے نہ بیٹھے البتہ مریض کو آپ کا بیٹھنا راحت وسکون دیتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

﴿٤﴾ عیادت کے وقت خوش دلی کی باتیں کرے۔

﴿۵﴾ ایسی حرکات وسکنات نہ کرے جس سے مریض کو مایوسی یا تکلیف پہنچتی ہو۔

﴿٦﴾ عیادت کے وقت کلماتِ خیر ادا کرے۔ کیوں کہ اس وقت ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

﴿۷﴾ مریض سے اپنے لئے دُعا کرائے کیوں کہ مریض کی دُعا ملائکہ کے مانند ہوتی ہے۔

جانکنی کے وقت مرنے والا کیا دُعا کرے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ؋

(بخاری. راوی حضرت عائشه رضی الله عنها)

ترجمہ:- یاالٰہی میری بخشش فرما۔ اور مجھ پر رحم فرما۔ اور مجھے رفیقِ اعلٰی کے ساتھ ملادے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب موت کا وقت قریب آجائے تو مرنے والا یہ دُعا

کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انتقال کے وقت حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک پر یہی دُعا تھی۔

جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دُعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ٥ ترجمہ:-اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(مسلم شریف، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتٰی الخ، رقم الحدیث ۹۱۶ صفحہ نمبر ۴۵۶ دار ابن حزم بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی ہو مرنے والے کو تلقین کریں۔

تلقین کرنے کا طریقہ:- تلقین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرنے والے کے قریب بآواز بلند کلمۂ طیبہ پڑھیں تا کہ وہ سُن کر پڑھ لے یعنی مرنے والے کو پڑھنے کا حکم نہ دیں۔ ہوسکتا ہے کہ موت کی سختی کی وجہ سے وہ معاذ اللہ پڑھنے سے انکار کردے۔

الحدیث :-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا آخری کلام (یعنی دنیا سے رخصت ہونے والے کا) **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** (یعنی کلمۂ طیبہ) ہو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، رقم الحدیث ۳۱۱۶. الجزء الثالث صفحہ نمبر ۲۵۵ دار احیاء التراث بیروت.)

جب مرنے والا کلمہ طیّبہ پڑھ لے تو تلقین موقوف کردے۔ البتہ پھر کوئی بات کرے تو دوبارہ تلقین کرے۔ تلقین متقی و پرہیز گار کرے۔ اور اس موقع پر کوئی بُرے کلمات منہ سے نہ نکالیں اور نہ ہی خلافِ شریعت حرکات کریں مثلاً بعض لوگ چیخ و پکار کے ساتھ روتے ہیں گریبان چاک کرتے ہیں بالوں کو نوچتے ہیں ان تمام جاہلانہ حرکتوں سے اجتناب کریں۔

موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں مرنے والے کے قریب ہو سکتی ہیں۔ البتہ وہ عورتیں جن کا حیض و نفاس منقطع ہو چکا ہے یا جُنب کو نہ آنا چاہیئے جب کہ غسل نہ کیا ہو۔ اگر نزع میں سختی دیکھے تو سورۂ یٰسین اور سورۂ رعد کی تلاوت کرے۔ ایسے موقعہ پر اگر بتّی لوبان سلگانے میں کوئی حرج نہیں۔

جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں نرمی کے ساتھ سیدھے کر دیئے جائیں۔

میّت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ (یہاں مرنے والے کا نام لے) **وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ٥**

(مسلم شریف، کتاب الجائز، باب فی اغماض المیّت والدُعاء الخ، رقم الحدیث ۹۲۰، صفحہ نمبر ۴۵۸ دارابن حزم بیروت.)

ترجمہ:۔ یا الٰہی (مرنے والے کا نام) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند کر۔ اور اس کے پس ماندگان میں اس کا کارساز ہو جا۔ اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے اس کی قبر کشادہ کر دے۔ اور (اپنے نور سے) اسے منوّر فرما۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب مرنے والے کی آنکھیں بند کرے اس وقت مُتذکرہ دُعا پڑھے اس دعا میں جہاں لائن لگائی گئی ہے وہاں پر مرنے والے کا نام لے کیوں کہ اس وقت میت کی آنکھیں بند کرنے والے کی دُعا پر فرشتے آمین کہتے

ہیں۔لہٰذا اے خاکی انسان اس مصیبت کے موقع پر صبر و تحمل سے کام لے اور بجائے اس کے کہ تیری زبان سے خلافِ شرع کلمات کا صدور ہو۔ اپنے اور مرنے والے کے لئے دُعا کر کہ اللہ تعالیٰ کے نورانی فرشتے تیری دعا پر آمین کہتے ہیں۔

مصیبت کے وقت کی دُعا

اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَo

اَللّٰھُمَّ اَجِرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَاَخۡلِف لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَاo

(مسلم شریف، کتاب الجائز ،باب مایقال عند المصیبة،رقم الحدیث٩١٨،صفحه نمبر٤٥٧ مطبوعه دارابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔یا الٰہی میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس بدلہ میں مجھے خیر عطا فرما۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! میّت کے گھر والے اور دوسرے اعزّہ واقربا جن کو موت کی خبر پہنچے تو متذ کرّہ دُعا پڑھیں۔ اسی طرح ہر مصیبت کے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے مصیبت پر صبر و تحمل کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔

الحدیث:-جب کسی مسلمان کا بچّہ مر جاتا ہے۔تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچّہ کی روح قبض کر لی۔ وہ عرض کرتے ہیں،ہاں! اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔میرے بندے نے کیا کہا۔وہ کہتے ہیں اس نے تیرا شکر ادا کیا۔اور (اِنَّالِلّٰـہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن) پڑھا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھول توڑلیا۔وہ عرض کرتے ہیں۔ہاں! اے پروردگار۔تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

میرے بندے کے لئے جنت میں ایک مکان بناؤ اور اس کا نام (بیت الحمد) رکھو۔

(ترمذی شریف، کتاب الجائز ،باب فضل المصیبة الخ،رقم الحدیث١٠٢٣،الجزء الثانی صفحه نمبر٣١٣ دارالفکر بیروت.)

تعزیت کے وقت کی دُعا

اِنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَآ اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ○ (بخاری راوی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز ایک مقررہ وقت تک ہے۔ پس تمہیں صبر کرنا چاہیئے۔ اور ثواب کی امید رکھنا چاہیئے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! تعزیت مسنون ہے۔ حدیثِ کریمہ میں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجہ شریف، کتاب الجائز، باب ماجاء فی ثواب من الخ، رقم الحدیث ۱۶۰۱، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۲۹۳ دار الفکر بیروت۔)

تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا۔ البتہ اگر جس کی تعزیت کی جائے یا تعزیت کرنے والا موجود نہ ہو۔ مثلاً تعزیت کرنے والا موت کے وقت دوسرے ملک یا شہر میں تھا کچھ عرصہ بعد جب آیا اور تعزیت کی تو حرج نہیں۔ دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ تعزیت دفن کے بعد کرے۔

جنازہ اٹھاتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ○ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے (اٹھاتا ہوں)

(ابن ابی شیبہ راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب میّت کو کفن دینے کے بعد اٹھا کر ڈولی یا چارپائی پر رکھے تو اٹھاتے وقت مذکورہ دُعا پڑھے جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ

اٹھایا۔ (جوھرہ بحوالہ بھار شریعت)

حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ اٹھا کر چلے گا اس کے چالیس (۴۰) کبیرہ گناہ مٹا دئے جائیں گے نیز دوسری روایت میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔ (عالمگیری بحوالہ بھار شریعت)

جنازہ دیکھتے وقت کی دُعا

سُبۡحَانَ الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَایَمُوۡتُ ۝ (کتاب الادعیہ)

ترجمہ:۔ پاکی ہے اس ذات (اللہ تعالیٰ) کو جو زندہ ہے جسے موت نہیں۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی جنازہ آتا دیکھے تو مُتذکّرہ دُعا پڑھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھ کر یہی دُعا پڑھتے تھے۔ بعض لوگ بیٹھے ہونے کی صورت میں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ٹوپی وغیرہ سروں پر رکھ لیتے ہیں یہ ضروری نہیں ہے۔ ہاں اکرامِ میّت کے لئے کھڑا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ رہا ننگے سر کو ٹوپی سے ڈھانپنے کا مسئلہ تو مسلمانوں کو تو ننگے سر رہنا ہی نہیں چاہیئے بلکہ اپنے سروں کو عمامہ کی سنت سے مزّین کرنا چاہیئے۔

نماز جنازہ میں بالغ مرد و عورت کے لئے دُعا

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَ صَغِیۡرِنَا وَکَبِیۡرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنۡثَانَا ط اَللّٰھُمَّ مَنۡ اَحۡیَیۡتَہٗ مِنَّا فَاَحۡیِہٖ عَلَی الۡاِسۡلَامِ وَمَنۡ تَوَفَّیۡتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الۡاِیۡمَانِ ۝

(ترمذی شریف، کتاب الجنائز، باب مایقول فی الصلوٰۃ علی المیّت، رقم الحدیث ۱۰۲۶، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۳۱۴ دار الفکر بیروت.)

ترجمہ:۔ اے اللہ تو بخش دے ہمارے زندہ اور مُردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور

ہمارے چھوٹے اور بڑے اور مَرد اور عورت کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔

نماز جنازہ میں نابالغ لڑکے کے لئے دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا٥

ترجمہ:۔ اے اللہ تو اس (لڑکے) کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعۃ کر دے۔

نماز جنازہ میں نابالغہ لڑکی کے لئے دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً٥

ترجمہ:۔ اے اللہ تو اس (لڑکی) کو یہاں ہمارے لئے پیشرو کر اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنیوالی اور مقبول الشفاعۃ کر دے۔

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ٥ (ترمذی شریف، کتاب الجائز، باب مایقول الرجل اِذا الخ، رقم الحدیث ۱۰۵۵، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۳۲۹ دار الفکر بیروت.)

ترجمہ:۔ اے قبر والو تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے۔ اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔

درس:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب قبرستان میں داخل ہوں تو مُتذکِّرہ دُعا پڑھے اس دُعا میں وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ٥ بھی درست ہے۔ قبرستان میں جائے تو آدابِ قبرستان ملحوظ رکھے۔ قبرستان میں ہمیشہ اس راستہ سے گذرے جو پرانا ہو۔ نیا راستہ اختیار نہ کرے۔ اگر نیا

راستہ قبروں پر نہ ہو تو پھر حرج نہیں۔ قبروں پر قدم رکھنا چلنا یا بیٹھنا یا ٹیک لگانا، پاخانہ و پیشاب کرنا حرام ہے قبرستان میں جُوتیاں پہن کر نہ جائے۔ اگر موذی کیڑے یا کانٹوں کا خوف ہو تو حرج نہیں۔ زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعرات یا جمعہ ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے۔ سب سے افضل دن جمعہ کو وقتِ صبح ہے۔ اَولیاء کرام کے مزارات کی حاضری کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔ عورتوں کو بھی بعض فقہاء نے جائز بتایا ہے۔ کہ وہ زیارتِ قبور کے لئے جاسکتی ہیں۔ درمختار میں یہی قول اختیار کیا گیا ہے۔ مگر عزیزوں کی قبر پر جائیں گی تو رونا پیٹنا کریں گی۔ اور صالحین کی قبور کا پاسِ ادب نہ کرسکیں گی۔ لہٰذا عورتوں کے لئے ممانعت ہے۔ ہاں اگر رونا پیٹنا نہ کریں اور صالحین کی قبور کا پاس وادب رکھیں اور پردہ شرعی کا خیال رکھیں تو حرج نہیں بعض علماء نے جائز لکھا ہے نبی کریم ﷺ کی قبرِ اقدس کی زیارت ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے باعثِ برکت ہے مگر عورت کو تین دن یا زیادہ کا سفر بغیر شوہر یا محرم کے ناجائز ہے۔

میّت کو قبر میں رکھتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (اسے دفن کرتا ہو)

(ابو دائود شریف، کتاب الجائز، باب في الدُعاء للميت الخ، رقم الحديث ۳۲۱۳، الجزء الثالث صفحه نمبر ۲۸۷ دار احیاء.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب میّت کو قبر میں اُتارے تو مذکورہ دُعا پڑھے قبر میں اتارنے والے دو یا تین یا جو مناسب ہو اس میں تعداد معیّن نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ قوی ہوں جسمانی طور پر اور روحانی طور پر بھی (یعنی متقی و پرہیز گار) میّت کو قبر کے کنارے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے اور میّت کو قبلہ ہی کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔ عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں۔ اگر یہ نہ ہوں تو دوسرے رشتہ دار جو نیک ہوں وہ اُتاریں

عورت کی قبر کو سلیپ لگانے تک چادر وغیرہ سے ڈھانکے رکھیں۔ اور مرد کی قبر کو نہ ڈھانکیں۔

میّت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کردیں۔ اور میّت کو قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں مٹی دینے سے پہلے اگر لٹانے میں کوئی بھول ہو جائے یا کفن کی بندش نہ کھولی ہوں تو درست کرلیں لیکن مٹی ڈالنے کے بعد ویسے ہی رہنے دیں۔ اب ضرورت نہیں کہ مٹی ہٹا کر درستگی کی جائے۔

قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دُعا

مِنهَا خَلَقنٰكُم ۝[۱] وَفِيهَا نُعِيدُكُم ۝[۲] وَمِنهَا نُخرِجُكُم تَارَةً أُخرٰى ۝[۳] (حاکم. راوی حضرت ابو امامه)

ترجمہ:- اسی سے ہم (اللہ تعالیٰ) نے پیدا کیا۔ اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ تم کو نکالیں گے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! سلیپ یا تختے وغیرہ قبر پر لگانے کے بعد مٹی دیں۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار (**مِنهَا خَلَقنٰكُم**) کہیں اور دوسری بار (**وَفِيهَا نُعِيدُكُم**) کہیں اور تیسری بار (**وَمِنهَا نُخرِجُكُم تَارَةً أُخرٰى**) کہیں۔ مٹی دیتے وقت جو مٹی ہاتھ میں لگی ہوا سے جھاڑ دیں یا دھولیں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تمہارا کوئی بھائی انتقال کر جائے اور تم اس کو مٹی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے۔ یا فُلاں بن فُلاں۔ وہ (مُردہ) سُنے گا۔ اور جواب نہ

دے گا۔ پھر کہے یافُلاں بن فُلاں۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے۔ یافُلاں بن فُلاں۔ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے (یعنی تلقین کے وقت کی دُعا پڑھے جو نیچے درج ہے۔)

تلقین کے وقت کی دُعا

اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) نَبِیًّنا وَّ بِالْقُرْآنِ اِمَامًاo (طبرانی فی الکبیر)

ترجمہ:- تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

الحدیث :- (جب تلقین کرنے والا دعا پڑھ لے گا تو) نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے اس پر کسی نے عرض کیا اگر ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ ارشاد فرمایا حوا (رضی اللہ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔

(طبرانی بحوالہ بہار شریعت)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! میّت کو دفنانے کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر میّت اور اس کی والدہ کا نام لے کر دفنانے کے بعد کی جو دعا تحریر کی گئی اس دُعا کے ساتھ تلقین کرے اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کا نام لے بعدِ دفن اذان دینا بھی مستحسن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

دفن کرنے کے بعد اتنی دیر قبر کے پاس ٹھہرنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ کیوں کہ احباب کے رہنے سے میت کو اُنس ہوگا اور منکر نکیر کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی۔ اتنی دیر قرآن پاک کی تلاوت اور مردے

کے لئے دعا واستغفار کریں۔

مستحب ہے کہ قبر کے سرہانے الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ (البقرہ آیت نمبر ا تا نمبر ۵) اور قبر کی پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پڑھیں۔(قرآن مجید، سورۃ البقرہ آیۃ نمبر ا تا ۵، پارہ نمبر ا، سورۃ البقرۃ آیۃ نمبر ۲۸۵، ۲۸۶، پارہ نمبر ۳.)

انتقال کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَاَلْحِقْنِىْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ۝

(بخاری و مسلم راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

ترجمہ:- الٰہی مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملادے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جان کنی کے وقت حواس درست ہوں تو یہ دُعا پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ وقتِ مرگ ہمارے حواس کو برقرار رکھے اور ہمیں ایمان پر موت نصیب فرمائے۔ آمین۔

سوالاتِ قبر کی آسانی کے لئے دُعا

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عَلٰى سُوَالِ مُّنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ ۝ (کتاب الادعیه)

ترجمہ:- الٰہی تو ثابت رکھ مُنکر نکیر کے سوال پر۔

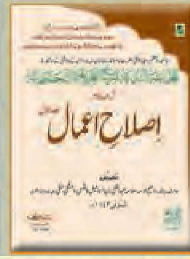
ایمان کی کسوٹی

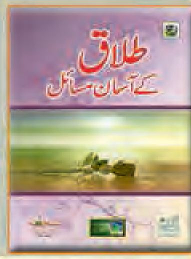
سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا؟" فرمایا، "جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا۔" اُس نے عرض کیا، "میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی؟" فرمایا، "جب تو اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے گا۔" پھر عرض کیا، اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے میری محبت کب ہوگی؟ فرمایا، "جب تو اُن کی راہ پر چلے گا اور اُن کی سنت کی پیروی کرے گا اور اُن سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت اور اُن سے بغض رکھنے والوں کے ساتھ بغض رکھے گا اور کسی سے محبت کرے تو اُن کی محبت کی وجہ سے کرے اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو بھی اُن کی ہی وجہ سے رکھے۔"

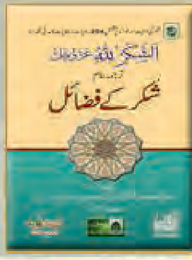
پھر فرمایا، "لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی اُتنا ہی اُس کا ایمان قوی ہوگا۔ یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بغض زیادہ ہوگا اُس کا کفر بھی اُتنا ہی بڑا ہوگا۔" پھر فرمایا، "خبردار! جس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔ خبردار! جس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اُس کا ایمان نہیں۔ خبردار! جس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اُس کا ایمان نہیں۔" (دلائل الخیرات)

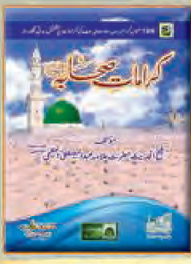
مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں صلی اللہ علیہ وسلم

(حضور مفتیِ اعظم ہند رضی اللہ عنہ)









اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزار طیبہ (سرگودھا) نیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net